بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

آرٹ اینڈ ماڈل ڈرائنگ

9

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

جملہ حقوق بحق پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔
اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپرز، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

مصنّف

ڈاکٹر سعدیہ مرتضیٰ

لاہور کالج فار ویمن یونیورسٹی، لاہور

ایڈیٹر

محترمہ سدرہ لیاقت

لاہور کالج فار ویمن یونیورسٹی، لاہور

ریویو کمیٹی

- پروفیسر احمد بلال: پروفیسر، یونیورسٹی کالج آف آرٹ اینڈ ڈیزائن، پنجاب یونیورسٹی، لاہور
- پروفیسر صائمہ شریف: اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج برائے خواتین، سمن آباد، لاہور
- سعدیہ ذکا: لیکچرار، حضرت عائشہ صدیقہ ماڈل ڈگری کالج، نکلسن روڈ، لاہور

ماہرِ زبان:
- ڈاکٹر جمیل الرحمان، سینئر ماہر مضمون (اردو)، پی سی ٹی بی، لاہور
- محمد ظہیر کاشر، ماہر مضمون (اردو)، پی سی ٹی بی، لاہور

نگرانِ طباعت:
- سیدہ انجم واصف، ماہر مضمون، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

ڈائریکٹر (مسوّدات): محترمہ ریحانہ فرحت

ڈپٹی ڈائریکٹر (گرافکس): سیّدہ انجم واصف

فہرست

باب 1:	آرٹ اور ڈرائنگ کا تعارف	1
1.1	آرٹ کیا ہے؟	1
1.2	آرٹ اور ڈرائنگ کے بنیادی عناصر	2
1.3	بنیادی اشکال اور اجسام	5
1.4	آرٹ کے بنیادی اصول	6
باب 2:	ڈرائنگ اور خاکہ کشی "Sketching-1"	7
2.1	ڈرائنگ کی اہمیت اور استعمال	7
2.2	ٹولز اور مٹیریل	7
2.3	ڈرائنگ کی مشق	13
	ڈرائنگ کی مشق نمبر 1 : بنیادی شکلوں کا مشاہدہ کریں	14
	ڈرائنگ کی مشق نمبر 2: دوسڈول یا ایک جیسی اشیا کی ڈرائنگ	17
	ڈرائنگ کی مشق نمبر 3: متناسب اشیا (Symmetrical Objects)	18
	ڈرائنگ کی مشق نمبر 4: اسٹل لائف ڈرائنگ	19
	ڈرائنگ کی مشق نمبر 5: پھلوں کے ساتھ ڈرائنگ	22
	ڈرائنگ کی مشق نمبر 6: سخت اشیا کے ساتھ ڈرائنگ	27
	ڈرائنگ کی مشق نمبر 7 : باغ اور باغیچوں میں استعمال ہونے والے اوزاروں کی اسٹل لائف	32
	ڈرائنگ کی مشق نمبر 8: تازہ پھول	36
	ڈرائنگ کی مشق نمبر 9: لینڈ اسکیپ "Landscape"	40
باب 3:	پینٹنگ مشق-1	46
3.1	پینٹنگ کیا ہے؟	46
3.2	فریسکو پینٹنگ (Fresco Painting)	46
3.3	ٹیمپرا پینٹنگ (Tempra Painting)	47
3.4	آئل پینٹنگ (Oil Painting)	48
3.5	آبی رنگ اور گواش (Gouache)	48
3.6	ایکریلکس (Acrylics)	49

Web version of PCTB textbooks

3.7	پیسٹلز (Pastels)	50
3.8	سپرے پینٹس (Spray Paints)	50
3.9	مکس میڈیا (Mix Media)	51
3.10	ڈیجیٹل پینٹنگ (Digital Painting)	52
	پینٹنگ کی مشق نمبر 1: آبی رنگوں اور قلم سیاہی کا استعمال۔ چائے کی کیتلی اور کپ	54
	پینٹنگ کی مشق نمبر 2: آبی رنگ اور پکی مٹی کے گملے	61
	پینٹنگ کی مشق نمبر 3: رنگین شیٹ پر پیسٹل کے ساتھ لینڈ اسکیپ بنانا	73
باب 4:	**گرافک ڈیزائن کا تعارف**	80
4.1	کیلی گرافی یا فنِ خطّاطی	80
4.2	اُردو فنِ خطّاطی	80
4.3	انگریزی خطّاطی	104
4.4	پوسٹر سازی	114
4.5	ریپیٹ پیٹرن	116
	ٹیکسٹائل کے لیے ریپیٹ پیٹرن	116
	بارڈر ریپیٹ پیٹرن	119
	سرکلر ریپیٹ پیٹرن	121
	تصویری حوالہ جات	122
باب 5:	**پاکستان میں فنِ تعمیر کی تاریخ**	125
5.1	موہنجودڑو میں ایک بڑا حمام	125
5.2	جولین خانقاہ	126
5.3	مغلیہ دور کا شاہی قلعہ، لاہور	128
5.4	بادشاہی مسجد (74-1673)	134
5.5	محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کا مقبرہ	136
5.6	مینارِ پاکستان	140
باب 6:	**جنوبی ایشیا میں مصوّری کی تاریخ**	145
6.1	اجنتا کی غاروں میں فنِ مصوّری	145

Web version of PCTB textbooks

6.2	مغلیہ مصوّری	148
6.3	پاکستان کے باکمال مصوّر	152
i۔	حاجی محمد شریف	152
ii۔	عبدالرحمٰن چغتائی	153
iii۔	استاد اللہ بخش	155
iv۔	شاکر علی	157
v۔	صادقین	159
vi۔	ظہور الاخلاق	161
vii۔	اینا مولکا احمد	164
باب 7:	پاکستان کے ماہر خطّاط	169
7.1	صادقین	169
7.2	خورشید عالم گوہرِ عالم	174
7.3	گل جی	176
باب 8:	ٹیکسٹائل: بُنائی، چھپائی اور کڑھائی	178
8.1	بنائی	178
8.2	کھڈی	179
8.3	قالین	182
8.4	چھپائی	184
8.5	اجرک بلاک پرنٹنگ	189
8.6	کڑھائی	191
8.7	رلّی کا کام	197
	کتابیات	202
	امتحانات کل نمبر	204
	امتحانی سوالات کا نمونہ	205
	فرہنگ	213

دیباچہ

یہ کتاب آرٹ اور ماڈل ڈرائنگ گریڈ 9 کے مضمون کے لیے پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کے منظور شدہ نصاب کے مطابق تیار کی گئی ہے۔
اس کتاب میں پیش کیا گیا مواد اس موضوع کے عملی استعمال کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ پیش کردہ مواد پاکستان میں آرٹ، ڈیزائن اور فنِ تعمیر کی ضرورت، پریکٹس اور متعلقہ تاریخ کو بھی بیان کرتا ہے۔ اس کے اغراض و مقاصد کی بہتر تفہیم کے لیے اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلے حصے (باب 1 سے 4 تک) کا مقصد موضوع کے عملی پہلوؤں کے بارے میں مناسب معلومات اور سمجھ فراہم کرنا ہے: جیسے ڈرائنگ اور اسکیچنگ، پینٹنگ اور ڈیزائن۔ دوسرے حصے (باب 5 سے 8 تک) کا مقصد پاکستان یا اس کے گردونواح میں موجود آرٹ، ثقافت اور قدیم تعمیراتی عمارتوں کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ہے۔ ذیل میں ہر باب کی مختصر تفصیل پیش کی جاتی ہے:

باب 1: ایک تعارف ہے جو آرٹ کے عناصر اور آرٹ کے اصولوں کے بارے میں بنیادی معلومات بیان کرتا ہے۔

باب 2: ڈرائنگ اور اسکیچنگ کے بارے میں ہے۔ یہ باب مختلف طریقوں سے ڈرائنگ اور خاکہ نگاری کی مشق کے لیے متعدد مشقیں فراہم کرتا ہے جس سے طلبہ کی مہارت میں اضافہ ہو سکتا ہے اور وہ یہ سمجھ سکتے ہیں کہ وہ ڈرائنگ اور خاکے کی مشق کے ذریعے مطلوبہ تصاویر یا آرٹ کیسے حاصل کر سکتے ہیں۔

باب 3: پینٹنگ کی مشق کے بارے میں ہے۔ طلبہ اس کے ذریعے سے پینٹنگز کی اقسام کے بارے میں اپنے علم میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ یہ باب مختلف مواد کے ساتھ پینٹنگ کی مشق کے لیے متعدد مشقیں بھی پیش کرتا ہے۔

باب 4: خطّاطی (لکھنے کا فن) کے دو طریقوں کے ساتھ ساتھ گرافک ڈیزائن کا ایک تعارف ہے۔ اس میں اردو اور انگریزی خطاطی کی متعدد مشقیں، پوسٹر سازی اور مختلف اقسام کی پیٹرن سازی شامل ہے۔

باب 5: پاکستان میں عہدِ قدیم سے لے کر موجودہ یادگاروں تک کچھ انتہائی اہم تاریخی عمارتوں کے بارے میں معلومات پیش کرتا ہے۔

باب 6: جنوبی ایشیا میں مصوّری کی تاریخ کا ایک مختصر جائزہ ہے اور پاکستان کے چند منتخب مصوّروں پر شذرات پیش کرتا ہے۔

باب 7: پاکستان میں چند اہم اور نمایاں خطّاطوں کے بارے میں معلومات فراہم کرنے پر مرکوز ہے۔

باب 8: پاکستانی دستکاری کا بیان ہے۔ یہ ٹیکسٹائل، بُنائی، پرنٹنگ اور کڑھائی کے بارے میں عام معلومات فراہم کرتا ہے۔

امید ہے کہ یہ کتاب طلبہ، اساتذہ اور آرٹ میں دل چسپی لینے والے حضرات کی بنیادی ضرورت کو پورا کرے گی۔ آپ کی تجاویز اور مفید مشوروں کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

(ادارہ)

Web version of PCTB textbooks

باب 1

آرٹ اینڈ ڈرائنگ کا تعارف
(Introduction to Art and Drawing)

1.1 آرٹ کیا ہے؟

آرٹ ایک ایسا مضمون ہے جس کا تعلق مختلف قسم کی انسانی سرگرمیوں سے ہے۔ یہ تخلیقی نظریات اور آرٹ کے فن پاروں کی صورت میں انسانی جذبات، تصورات اور فنی مہارت کا اظہار کرتا ہے۔

عام طور پر اس کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے جیسے بصری آرٹس (Visual Arts): مصوری، ڈرائنگ، مجسمہ سازی، سرامکس، خطاطی اور گرافک ڈیزائن وغیرہ (2) پرفارمنگ آرٹس جس میں تھیٹر، ڈانس، موسیقی، فلم وغیرہ شامل ہیں۔

انٹریکٹیو میڈیا (Interactive Media) آرٹس میں آڈیو اور ویڈیو گیمز، اشتہارات، متحرک تصاویر اور ڈیجیٹل میڈیا (Digital Media) شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ادب، فن تعمیر، ٹیکسٹائل، تاریخ وتنقید، جمالیات اور فلسفے کا مطالعہ بھی اس کی حد میں شامل کیے جاتے ہیں۔ سترھویں صدی تک آرٹ کو سائنس اور دستکاری سے الگ نہیں سمجھا جاتا تھا لیکن دورِ جدید میں آرٹ کو فنونِ لطیفہ (Fine Arts) کے طور پر اس کی جمالیاتی، آرائشی، تخلیقی اور تصوّراتی خصوصیات کی بنا پر ایک الگ درجہ دے دیا گیا ہے۔

مؤخرالذکر معنی کے حساب سے لفظ آرٹ متعدد چیزوں کا حوالہ دے سکتا ہے۔

(i) تخلیقی مہارت کا مطالعہ
(ii) تخلیقی مہارت کو استعمال کرنے کا عمل
(iii) تخلیقی مہارت کی پیداوار
(iv) تخلیقی مہارت کے ساتھ سامعین اور ناظرین کا تجربہ
(v) **تخلیقی فنون:** یہ قسم دراصل آرٹ کی متعدد سمتوں کی نشاندہی کرتی ہے جیسے آرٹ کے ذریعہ پیغام رسانی، ماحول کی عکاسی اور علامتوں، اشاروں کنایوں اور رنگوں کے ذریعے احساسات اور نظریات کو بیان کرنا وغیرہ۔

آرٹ بطور آرٹ دراصل نظم وضبط کا ایک ایسا مجموعہ ہے جو معاشرے میں افراد کے احساسات، جذبات، عقائد اور خیالات کو مختلف قسم کی تشبیہات اور استعاروں کی شکل میں اجاگر کرتا ہے۔ اس میں تصاویر، مختلف قسم کی اشیا اور کسی جگہ کو مخصوص معنوی انداز میں پیش کرتے ہوئے فن پاروں کو تخلیق کیا جاتا ہے۔

کانٹ (Kant) جیسے فلسفی کی نظر میں سائنس اور آرٹس کو اس طرح سمجھا جاسکتا ہے کہ سائنس علم کے دائرے کو واضح کرتی ہے جب کہ آرٹ معاشرے میں اظہارِ خیال کی آزادی کی نمائندگی کا نام ہے۔

Web version of PCTB textbooks

1.2 آرٹ اور ڈرائنگ کے بنیادی عنصر

i- لائن یا لکیر (Line)

لائن زیادہ تر ڈرائنگ میٹریل یا ٹولز کے ذریعے سے باریک نشان بنانے کو کہتے ہیں۔ آرٹ میں استعمال ہونے والے ٹولز اور میٹریل کسی بھی ساخت کو واضح کرنے کی بجائے لائن کو بآسانی بنا سکتے ہیں اور یقیناً ڈرائنگ کا لفظ خاکہ کشی یا لکیروں کے ذریعے نقش بنانے سے وابستہ سمجھا جاتا ہے۔ فطرت میں لکیریں موجود ہیں لیکن کسی بھی چیز کی وسعت یا شکل ظاہر کرنے کے لیے لائن کو ایک گرافک ٹول کی طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں لائن خلا میں چیزوں کی پوزیشن کی نشاندہی کرتی ہے۔ جہاں ایک چیز ختم اور دوسری شروع ہوتی ہے۔ ڈرائنگ میٹیریل کے استعمال سے قطع نظر، ایک سادہ لائن کسی چیز کی شکل واضح کرنے کے علاوہ بہت کچھ کر سکتی ہے۔ لائن پتلی یا موٹی، بھاری یا ہلکی، ترچھی یا سیدھی، مستقل یا ٹوٹی ہوئی ہو سکتی ہیں۔ ان سب سے نہ صرف کسی چیز کی شکل بلکہ اس پر پڑنے والی روشنی کی سمت، کوالٹی اور سطح کے معیار اور ساخت کی وضاحت کرنے میں مدد ملتی ہے۔ لائنوں کی مدد سے کسی بھی چیز کو حیرت انگیز حد تک مؤثر اور واضح دکھایا جا سکتا ہے۔ بظاہر لائنوں کے استعمال سے کسی چیز کی بیرونی شکل کی وضاحت کی جاتی ہے لیکن ایک خاص انداز میں ان کے استعمال سے کسی شے کی ہیئت، وسعت اور اندرونی ساخت کو واضح کیا جا سکتا ہے۔

Web version of PCTB textbooks

ii- رنگ یا رنگت (Hue/Color)

رنگ کو آرٹ کا سب سے زیادہ طاقتور عنصر سمجھا جاتا ہے۔ اس میں زبردست اظہار کی خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ رنگ اور استعمال سے واقفیت کسی بھی فن پارے کی تخلیق کے لیے اہم ترین سمجھی جاتی ہے۔ ڈیزائن کے لفظ رنگ یا رنگت سے مراد تمام رنگوں یعنی سرخ، نارنجی، پیلا، نیلا، سفید، سیاہ، بنفشی وغیرہ ہر ممکن امتزاج ہے۔ کسی بھی رنگ اور رنگت کو اس کی ویلیو کے لحاظ سے بیان کیا جا سکتا ہے۔

ویلیو کو رنگ کی ہلکی یا گہری رنگت کی بنیاد پر سمجھا جا سکتا ہے اور اسے آرٹسٹ یا ڈیزائنر کے لیے بہت اہم ٹول سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس سے کسی بھی شے یا ڈیزائن کی شکل اور ساخت کو واضح اور پرکشش بنایا جاتا ہے۔

بنیادی رنگ تین ہیں جنہیں کسی بھی دوسرے رنگ سے بنانا ممکن نہیں وہ رنگ سرخ، پیلا اور نیلا ہیں۔

بنیادی رنگوں کو ملا کر بنائے جانے والے رنگ 'ثانوی رنگ' کہلاتے ہیں۔ مندرجہ ذیل جدول میں بنیادی رنگوں کے امتزاج سے بننے والے ثانوی رنگوں کی ترکیب واضح کی گئی ہے۔

پیلا	+	نیلا	=	سبز
نیلا	+	سرخ	=	جامنی
سرخ	+	پیلا	=	نارنجی

جدول 1.1: بنیادی رنگوں سے بنائے جانے والے ثانوی رنگ

ثانوی رنگوں کے اختلاط سے مزید رنگ پیدا ہو سکتے ہیں جو نیچے دیے گئے کلر ویل (Color Wheel) میں دکھائے گئے ہیں۔

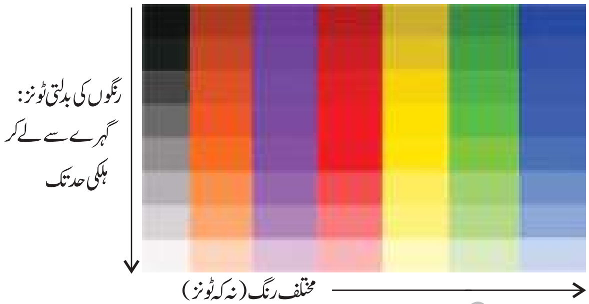

شکل 1.1: بنیادی رنگوں سے بنائے جانے والے ثانوی رنگ

ہر رنگ مختلف قسم کے ٹنٹ (Tint) تیار کر سکتا ہے۔ ایک رنگ کی ہلکی سے گہری حد تک مختلف قسم کے شیڈز کو ویلیو (Value) کہا جاتا ہے۔

iii- ٹون/ ویلیو (Tone/ Value)

رنگوں کی ویلیو یا ٹونز کے ذریعے سے کسی بھی شکل کی ساخت کو واضح کیا جاتا ہے۔ یہ سیکھنا ضروری ہے کہ کس طرح اس کے استعمال سے دو جہتی (Two Dimensional) شکلیں تین جہتی (Three Dimensional) شکلوں کا روپ لے لیتی ہیں۔ اس مقصد کے لیے رنگوں کی ویلیوز کو چیزوں کی لمبائی، چوڑائی اور گہرائی واضح کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

ٹون (Tone) کی وضاحت کسی شے پر پڑنے والی روشنی کے معیار، مقدار اور سمت سے ہوتی ہے۔ یہ رنگ کی شدت اور شے کی سطحی ساخت سے متاثر ہو سکتی ہے۔ ٹونز (Tones) کو سمجھنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ کسی بھی شے کی بلیک اینڈ وائٹ تصویر کو غور سے دیکھیں۔ آپ دیکھیں گے کہ کسی بھی چیز کی ساخت کو واضح کرنے کے لیے ایک ہی رنگ کے بہت سارے ہلکے اور گہرے شیڈز یا ٹونز استعمال ہوتے ہیں اور انھیں ٹونل ویلیو کہا جاتا ہے۔

یہ ویلیوز سفید سے لے کر سیاہ تک کے تمام شیڈز کے ساتھ میل کھاتی ہیں۔ (نیچے دی گئی تصویر کا جائزہ لیں) نیلی، سرخ، سبز یا کسی بھی رنگ کی کوئی بھی شے جب بلیک اینڈ وائٹ تصویر میں دیکھی جاتی ہے تو اس میں کسی بھی رنگ کی ٹونل ویلیوز اسی طرح نظر آتی ہیں جیسے نیچے دی

شکل 1.2 ٹونل ویلیو

Web version of PCTB textbooks

گئی تصویر میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

ٹون ماحول اور اس کے مزاج کی عکاسی میں بھی مدد کرتی ہیں۔کسی بھی چیز کو شیڈ کرنے یا رنگوں کے ذریعے ساخت کو واضح کرنے کے لیے مختلف تکنیکیں (Techniques) اپنائی جاتی ہیں اور ان کا انحصار ڈرائنگ یا آرٹ ورک بنانے کے لیے مختلف قسم کے میٹریل پر ہوتا ہے۔

گریفائٹ (Graphite) غالباً ٹون کو اخذ کرنے کے لیے سب سے آسان میٹریل ہے گریفائٹ سے بننے والی نرم سکے کی پنسل کی مدد سے ہاتھ کے دباؤ کو مناسب انداز میں استعمال کرتے ہوئے ہلکے سرمئی سے گہرے سرمئی رنگ کی ٹونز کو آسانی بنایا جاسکتا ہے۔

ایک طریقے کے مطابق پنسل کو ہلکے ہاتھ سے پکڑ کر دور دور نشان لگانے سے ہلکی ٹونز بنائی جاسکتی ہیں جبکہ اسی پنسل کو نسبتاً مضبوط پکڑ کے ساتھ استعمال کرتے ہوئے قریب قریب نشان لگائے جائیں تو گہری ٹونز بنائی جاسکتی ہیں۔پنسل کو سکے سے دور پکڑنے پر ہلکی اور کم دباؤ والی ٹونز بنائی جاتی ہیں جبکہ پنسل کو سکے کے قریب سے پکڑنے سے اس سے مزید گہری اور واضح ٹونز اخذ کی جاسکتی ہیں۔اس مشق کو کسی بھی رف کاغذ پر بار بار دہرائیں تا کہ پنسل اور اس سے بنائی جانے والی ٹونز سے واقفیت ہو سکے۔لیکن یاد رکھیے کہ ہلکی ٹونز کو گہری ٹونز کی نسبت آسانی سے بنایا جاسکتا ہے اس لیے ہمیشہ ہلکی ٹونز کو پہلے اور گہری ٹونز کو بعد میں بنائیں۔

iv- ٹیکسچر (Texture) بناوٹ یا سطح کی ساخت

ٹونز کسی بھی شے کی ساخت یا شکل کو واضح کرتی ہیں جبکہ ٹیکسچر اس شے کی سطح کی خصوصیات کو بیان کرتا ہے۔ہر چیز کا مخصوص ٹیکسچر ہوتا ہے جیسے گلاس اور سرامکس کی چیزیں چکنی اور چمکدار اور سیدھی سطح کی ہوتی ہیں جبکہ لکڑی سخت اور کھردری خصوصیات کی حامل ہے اور پتھر کی سطح بھی سخت، کھردری، ملائم یا چمکدار ہوسکتی ہے۔لہٰذا تمام اشیا کی سطح کی خصوصیات کو ٹیکسچر کہا جاتا ہے۔

یہاں ہر ایک آرٹسٹ اس مسئلے سے دوچار ہوتا ہے کہ اس نے ایک ہی میٹریل استعمال کرتے ہوئے دونوں طرح یعنی نرم اور کھردری ٹیکسچر والی اشیا کو بنانا ہوتا ہے۔اس کام کو سرانجام دینے کے لیے ایک آرٹسٹ میٹریل کے ساتھ ساتھ اپنی ذہانت کا استعمال بھی کرتا ہے اور مختلف قسم کی تکنیکیں ایجاد بھی کرتا ہے جو کسی بھی شے کی سطح کی خصوصیات اور اس کی ساخت کو پر اثر انداز میں پیش کر سکیں۔

ربڑ بھی ایک کارآمد ٹول کی طرح ٹیکسچر کو اخذ کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔گریفائٹ پنسل سے بنائی گئی ٹونز پر ربڑ (Eraser) کے ساتھ نشانات بنائے جاسکتے ہیں جو دیکھنے میں ایک مشکل عمل ہے لیکن بار بار مشق کے بعد اس تکنیک سے کئی طرح کے نشانات اور ٹیکسچر بنائے جاسکتے ہیں۔

کاغذ کی سطح کا انتخاب بھی ٹیکسچر کو واضح کرنے میں معاون ثابت ہوسکتا ہے جیسے :لکڑی یا پتھر کی سخت اور کھردری سطح، کھردرے کاغذ پر بڑی آسانی اور بہترین طریقے سے دکھائی جاسکتی ہے جبکہ گلاس یا سرامکس کی سیدھی چمکدار سطح کو دکھانے کے لیے کسی ہموار کاغذ کا استعمال مناسب ہے۔اس لیے کاغذ کا انتخاب اس پر بنائی جانے والی تصویر کے مطابق کیا جانا ضروری ہے۔

Web version of PCTB textbooks

1.3 بنیادی اشکال اور اجسام

بنیادی شکلیں دو جہتی شکلیں ہوتی ہیں یہ دائرہ، مثلث، اور مربع ہیں۔ باقی تمام اشکال اوپر دی گئی بنیادی اشکال کی مختلف حالتیں اور ان کے امتزاج سے وجود میں آتی ہیں۔ کسی بھی چیز کو کسی بنیادی شکل کی صورت میں دیکھنا ایک ایسا عمل ہے جو اس چیز کو نہایت سادہ طریقے سے کسی بنیادی شکل میں منتقل کر سکتا ہے۔ اس طرح سے کسی بھی شکل کو اس کی ساخت اور حجم کی پروا کیے بغیر آسانی سے ایک بنیادی شکل میں بنایا جا سکتا ہے۔

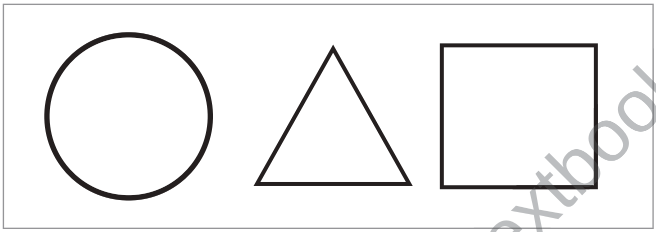

بنیادی اجسام تین جہتی اشکال کے ہوتے ہیں جو بنیادی اشکال سے ماخوذ ہوتے ہیں۔ ان (بنیادی اشکال) کے امتزاج سے بنیادی اجسام بنائے جاتے ہیں جیسا کہ سلنڈر کی فارم بنانے کے لیے دو دائروں کے ساتھ مستطیل یا مربع شکل کو جوڑا جاتا ہے۔

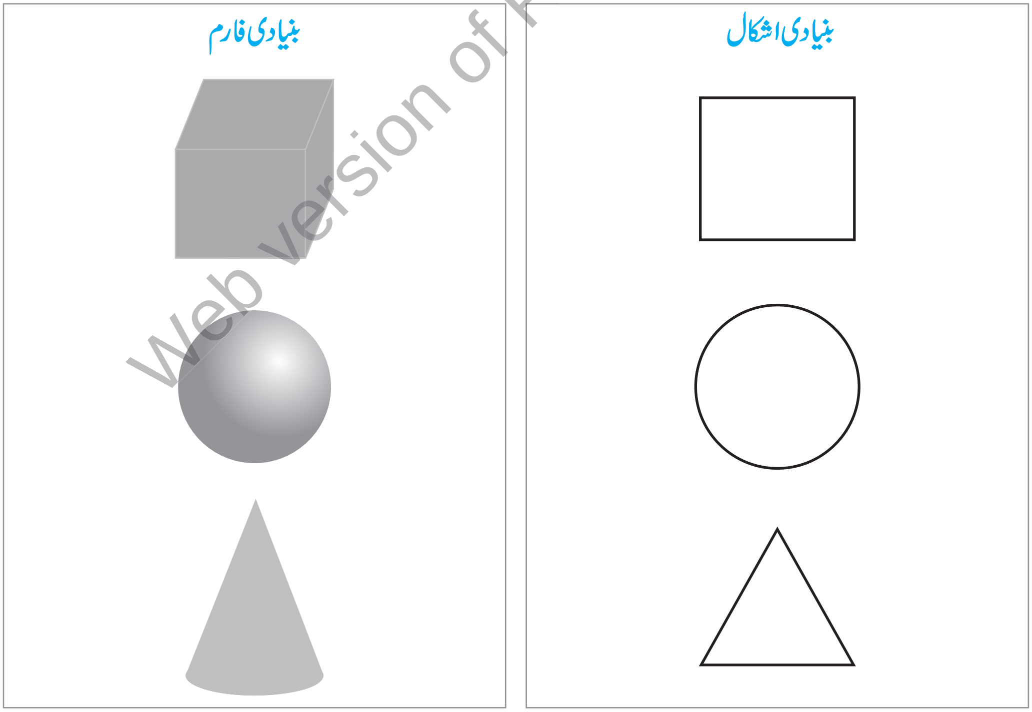

شکل 1.3 شکلیں

Web version of PCTB textbooks

مربع، مستطیل، مثلث، کون، سیلنڈر، دائرہ یا بیضوی دائرہ وہ تمام اشکال ہیں جو کسی شے کی ڈرائنگ بنانے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ان معلومات کی بنا پر مختلف بے جان اشیا کی تصویرکشی (Still Life)، منظرکشی (Landscapeses) یا کوئی بھی مخصوص موضوع پر تصاویر کو بہتر طریقے سے بنایا جاسکتا ہے۔

1.4 آرٹ کے بنیادی اصول

آرٹ کے بنیادی اصول عام طور پر آرٹ کے بنیادی عناصر کو استعمال کرنے سے متعلق رہنمائی فراہم کرتے ہیں یعنی ایک فنکار کن اصولوں کی بنیاد پر بنیادی عناصر یعنی لائن (Line)، رنگ (Colour)، ٹیکسچر (Texture)، ساخت، اشکال اور فارم (Shapes and Forms) کو اپنے فن پارے میں استعمال کرتا ہے۔آرٹ کے آٹھ اصول درج ذیل ہیں:

1۔ تال، لے یا روانی (Rhythm)
2۔ توازن (Balance)
3۔ ہم آہنگی (Harmony)
4۔ ملاپ (Unity)
5۔ تناسب (Proportion)
6۔ مختلف اقسام (Variety)
7۔ زور یا وزن (Emphasis)
8۔ تحریک (Movement)

یہ اصول فنکار کی تمام عناصر کو استعمال کرنے کی صلاحیت پر منحصر ہیں۔

Web version of PCTB textbooks

باب 2

ڈرائنگ اور خاکا کشی-I
(Drawing and Sketching-I)

2.1 ڈرائنگ کی اہمیت اور اس کے استعمال

ڈرائنگ ہاتھ سے تصویر بنانے کا عمل ہے جس میں مختلف گرافک عناصر (Graphic Elements) جیسے لائن، شیڈ اور اشیا کی سطح کو رنگت دینے کا عمل وغیرہ استعمال کیے جاتے ہیں۔ ان گرافک عناصر کو استعمال کرتے ہوئے کسی شے کو تین جہتی شکل دی جا سکتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس شے کی رنگت، ساخت اور اس کے اوپر روشنی اور سائے کا تصور بھی واضح کیا جا سکتا ہے۔ ڈرائنگ عام طور پر ایک ہی رنگ میں کی جاتی ہے یا پھر موضوع کی مناسبت سے دو یا تین رنگوں کا امتزاج بھی استعمال ہو سکتا ہے۔

ڈرائنگ کو مختلف مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور آرٹ اینڈ ڈیزائن کی دنیا میں اسے نمایاں اہمیت حاصل ہے۔ مصوری اور پینٹنگ بنانے کے علاوہ اسے مختلف سائنسی علوم اور خاکہ کشی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اپلائیڈ آرٹس اور ڈرافٹنگ (Applied Arts and Drafting) کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ڈرائنگ ہر طرح کے آرٹ کی بنیاد ہے۔

ڈرائنگ ایک پلانر (Planner) کی طرح مصوری، پرنٹنگ، ریلیف میں بنیادی شکلوں کی خاکہ کشی کا نام ہے۔ یہ عام طور پر کسی پینٹنگ کا ابتدائی مرحلہ ہوتا ہے جس میں اشیا کی خاکہ کشی ان کے سائز اور سمت کا تعین کرتے ہوئے کی جاتی ہے۔ لہٰذا ڈرائنگ لائنوں کے ذریعے سے شکلوں کی وضاحت کا ایک ایسا طریق کار ہے جو اشکال کے بنیادی ڈھانچوں کے ساتھ ساتھ ارد گرد کے مقام اور چیزوں کے تعلق کو بھی واضح کرتا ہے۔

ڈرائنگ گرافک آرٹس میں ایک بنیادی تکنیک ہے۔ گرافک آرٹ کی کئی شکلیں جیسے نقاشی اور لتھوگرافی (Lithography) ڈرائنگ پر مبنی ہیں۔ یہ ایک ایسا غیر معمولی طریقہ کار ہے جس کے ذریعے سے ایک آرٹسٹ حقیقی چیزوں یا ماڈلز کی خاکہ کشی کرتے ہوئے کسی بھی ساخت کا مطالعہ کرتا ہے۔

ڈرائنگ کی کئی اقسام ہیں جو میڈیم، موضوع، صنف، مقصد اور تکنیک میں مختلف ہو سکتی ہیں۔ ایک ڈرائنگ آزادانہ طور پر ایک فن پارہ ہو سکتی ہے یا پھر کسی بھی دوسرے آرٹ جیسے پینٹنگ، گرافک آرٹ، مجسمہ سازی، عمارت سازی وغیرہ کے لیے ابتدائی خاکہ بھی پیش کر سکتی ہے۔ کسی بھی ہنر مند ڈرافٹسمین یا آرٹسٹ کی ابتدائی ڈرائنگ فنکارانہ معیار کی خوبصورتی اور خوبیوں کی حامل ہوتی ہے۔

2.2 ٹولز اور میٹیریل (Tools and Material)

ڈرافٹنگ سیکھنے کے عمل کو بہتر بنانے کے لیے اس میں استعمال ہونے والے مواد کی وضاحت ضروری ہے۔ خوش قسمتی سے ڈرائنگ بنانے والا میٹیریل سستا ہونے کے ساتھ ساتھ بہت ساری ڈرائنگ کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

پنسل (Pencil)

لیڈ پنسل (Lead Pencil) ایک ایسا ٹول ہے جس سے ہر کوئی واقف ہے لیکن یہ کبھی بھی لیڈ (Lead) سے نہیں بنائی جاتی اس کو

Web version of PCTB textbooks

بنانے کے لیے گریفائٹ (Graphite) کا استعمال ہوتا ہے۔ گریفائٹ پنسل کے کئی نمبر ہوتے ہیں جو اس کے سکے کی نرمی یا سختی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ 9 ایچ (9H) نمبر کی پنسل سب سے سخت ہوتی ہے جو ہلکے نشان بناتی ہے جیسے جیسے نمبر 9 ایچ (9H) سے نیچے کی طرف آتے ہیں سکے کی سختی میں کمی آتی ہے یہاں تک کہ یہ نمبر صرف ایچ (H) پر ختم ہوجاتے ہیں اور ایچ بی (HB) نمبر کی پنسل نہ زیادہ سخت اور نہ زیادہ نرم ہوتا ہے۔ عام طور پر یہ پنسل لکھنے کے کام آتی ہے جب کہ گریفائٹ کی ایک اور رینج بی (B) سے شروع ہو کر 9 بی (9B) تک جاتی ہے جس میں سکہ کافی نرم ہوتا ہے اور یہ نسبتاً گہرے سرمئی نشانات بناتی ہے۔

شکل 2.1: پنسل

یاد رکھیے! اوپر دی گئی تمام اقسام کی پنسلوں کا ایک اپنا سرمئی رنگ ہوتا ہے جسے ہاتھ کے دباؤ سے کنٹرول کیا جا سکتا ہے لیکن یہ اپنی صلاحیت سے زیادہ گہرا رنگ مہیا نہیں کرسکتیں۔ اگر گہرے رنگ کی ڈرائنگ کرنا مقصود ہو تو نرم سکے والی B گریڈ کی پنسل استعمال کرنی چاہیے۔ اسی لیے عام طور پر اچھی ڈرائنگ کرنے کے لیے B، 2B یا کم از کم HB پنسل کا انتخاب کرنا چاہیے۔

گریفائٹ سٹک (Graphite Stick)

آج کل بہت سارے فن کار گریفائٹ سٹک کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ دراصل عام گریفائٹ پنسلوں میں استعمال ہونے والے گریفائٹ کا ایک موٹا سکہ ہوتا ہے جو عام پنسل میں پائی جانے والی لکڑی کے بغیر ہوتا ہے۔ لکڑی والی پنسل کی نسبت اس کے فوائد زیادہ تصور کیے جاتے ہیں۔ یہ بیرل کی طرح گول شکل میں موٹے سکے کی طرح ہوتی ہے جو پنسل کی طرح ایک طرف سے تراشی جا سکتی ہے اور اسے کسی تیز دھار چاقو کے ساتھ قلم کی طرح کاٹا بھی جا سکتا ہے۔ اس طرح بیک وقت ایک ہی سکہ اپنی باریک نوک کے ساتھ باریک لائن لگانے کے کام آتا ہے جبکہ اس کا چوڑا اور نسبتاً بڑا حصہ بڑی اور چوڑی نوعیت کے نشانات اور لائنیں بنا سکتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اس کو تراشنے سے حاصل ہونے والا سرمئی پاؤڈر کسی بھی سطح پر ڈرائنگ کے کسی حصے کو مختلف ٹونز دینے کے کام آ سکتا ہے۔

شکل 2.2: پنسل

Web version of PCTB textbooks

چارکول(Charcoal)

شکل2.3: چارکول کی سٹک اور پنسل اور ان کے اثرات

یہ کاربونائزڈ (Carbonized) چارکول لکڑی سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ نرم، سخت یا درمیانی نوعیت کا ہوتا ہے۔ عام طور پر یہ پنسل یا اسٹک Stick کی صورت میں ملتا ہے۔ چارکول سے بنائی جانے والی ڈرائنگ اور لائنیں دھول دار (Dusty) یعنی بھربھری یا آسانی سے مٹنے والی نوعیت کی ہوتی ہیں اس لیے ان کو پکا کرنے کے لیے عموماً کسی فیکسیٹو (Fixative) کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ لائنیں نہ ہلکی ہوں اور نہ ہی مٹنے پائیں۔ چارکول سے بہترین نتائج حاصل کرنے کے لیے ایک کھردری نوعیت کے کاغذ کا استعمال ضروری ہے۔

کلر پنسل (Colour Pencil)

کلر پنسل کو بھی گریفائٹ پنسل کی طرح بنایا جاتا ہے۔ اس میں گریفائٹ سکے کی جگہ ایک رنگ دار سکہ لگایا جاتا ہے۔ اس رنگ دار سکے کو بنانے کے لیے رنگ کو بائنڈر (Binder) اور کلے فلر (Clay Filler) کے ساتھ ملایا جاتا ہے اور پھر یہ مرکب موم (Wax) ملانے کے بعد سکے کی شکل میں ڈھالا جاتا ہے۔ موم (Wax) اس کی نوعیت کو چکنا کر دیتی ہے اور یہ رنگ بہ آسانی کسی کاغذ پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ پیسٹل کلر (Pastel Colour) پنسل کی صورت میں دستیاب ہوتے ہیں جس میں سخت نوعیت کے رنگ لکڑی کے بیرل میں محفوظ کیے جاتے ہیں تاکہ پنسل کی طرح استعمال کیے جاسکیں لیکن پیسٹل کلر اوپر بیان کی گئی کلر پنسل کی نسبت دیرپا نہیں ہوتے۔ ان کو پکا کرنے کے لیے سپرے کی ضرورت پڑتی ہے۔

شکل2.5: پیسٹل پنسل اور ان کا اثر

شکل2.4: رنگین پنسل اور ان کا اثر

Web version of PCTB textbooks

شارپنرز (Sharpeners)

شارپنر کسی بھی پنسل،کلر پنسل، پسٹل کلر پنسل یا چارکول کے سکے کوتراشنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جس کے ذریعے سے ایک صاف اور تیز پوائنٹ حاصل کیا جا سکتا ہے۔شارپنر کی کئی اقسام ہوتی ہیں جس میں عام طور پر دستیاب ہونے والے پنسل شارپنر اور تیز دھار چاقو وغیرہ شامل ہیں۔عام شارپنر پنسل کے سکے کو گولائی میں کاٹتا ہے جبکہ کسی تیز دھار چاقو سے سکہ تراشنے پر بہترین نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔چاقو سے تراشنے پر سکے کو ایک خاص انداز میں لمبا، چھوٹا یا ترچھا کاٹا جا سکتا ہے جس سے ہر قسم کی چھوٹی ،بڑی ،موٹی یا پتلی لائنیں بنائی جاسکتی ہیں۔

شکل 2.6: شارپنرز

ایریزر یا ربڑ (Rubber/Eraser)

ایریزر یا ربڑ ایک نرم پلاسٹک کا مادہ ہوتا ہے جو پنسل سے لگائی گئی لائنوں اور نشانوں کو صاف کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔اس کو ٹونز کو ہلکا کرنے یا پنسل سے کی گئی ڈرائنگ کے گہرے حصے میں روشنی کا تاثر (Highlight) دینے کے لیے بھی استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔

شکل 2.7: ایریزر یا ربڑ

فکسیٹو (Fixative)

چارکول، پیسٹل کلر یا کسی بھی مٹنے والے میٹریل سے بنائی گئی تصاویر کو دیر تک برقرار رکھنے اور رنگوں کی شدت کو محفوظ کرنے کے لیے

Web version of PCTB textbooks

فکسیٹو کا استعمال کیا جاتا ہے۔تاہم بازار سے ملنے والے فکسیٹو کو استعمال کرنے کے لیے اوپر لکھی گئی ہدایات پر عمل کرنا چاہیے۔یادرکھیے! ایک بار فکسیٹو استعمال کرنے کے بعد ڈرائنگ یا لائنوں کو تبدیل کرنا نہایت مشکل عمل ہے تاہم فکس کرنے کے بعد اس کے اوپر مزید تفصیل (Detail) بنائی جاسکتی ہیں۔لہٰذا ڈرائنگ کو فکس کرنے سے پہلے اس کی تمام لائنوں کو درست کرلیں کیوں کہ فیکسیٹو لگانے کے بعد غلطیوں کو سدھارا نہیں جاسکتا۔

شکل 2.8: فکسیٹو (Fixative)

کاغذ یا سطح:(Paper and Support)

کاغذ یا سطح کا انتخاب اس پر استعمال ہونے والے میٹریل کے حساب سے کیا جانا چاہیے۔کیونکہ کچھ کاغذ اور سطحیں کسی خاص میٹریل کے ساتھ استعمال کرنے میں زیادہ مناسب ہیں۔

عام طور پر کاغذ کی تین طرح کی سطحیں ہوتی ہیں: کھردری سطح کا موٹا کاغذ، ہموار سطح کا موٹا کاغذ اور عام ڈرائنگ پیپر۔

شکل 2.9: ڈرائنگ پیپرز/سپورٹ

کھردری سطح کے کاغذ چارکول اور پیسٹل کے استعمال کے لیے اور بولڈ قسم کا کام کرنے کے لیے موزوں ہے۔جبکہ ہموار سطح کا کاغذ، جو کہ ہاٹ پریسڈ طریقے سے تیار کیا جاتا ہے اور عام طور پر واٹر کلر، پینسل کلر، پین اینڈ انک، اور ڈرائنگ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ڈرائنگ پیپر سفید رنگ کا عام کاغذ ہے جو ڈرائنگ کرنے یا ابتدائی خاکوں کی مشق کے لیے استعمال میں لایا جاتا ہے اور بیان کیے گئے تمام

Web version of PCTB textbooks

شکل 2.10: ڈرائنگ بورڈ

شکل 2.11: ایڈ جسٹ ٹیبل ایزل

کاغذ سفید یا رنگین دونوں دستیاب ہوتے ہیں۔ رنگین کھردری سطح کے کاغذ پیسٹل، چاک، چارکول اور رنگین پینسل کے استعمال کے لیے مثالی ہیں۔ ڈرائنگ بورڈ اور ایزل کاغذ کو مناسب انداز میں ڈرائنگ بورڈ پر فکس کرنے سے ڈرائنگ کے عمل کو آسان بنایا جا سکتا ہے جس کے لیے ڈرائنگ بورڈ کے ساتھ ایک ایڈجسٹیبل میز یا ایزل کا استعمال موزوں ہے۔

شکل 2.12 (الف): مختلف قسم کے ایزلز (Easels)

Web version of PCTB textbooks

شکل 2.12 (ب): مختلف قسم کے ایزلز(Easels)

2.3 ڈرائنگ کی مشق

ڈرائنگ پریکٹس کرتے ہوئے طلبہ مختلف قسم کے انداز سیکھیں گے جو کسی بھی موضوع کی مناسبت سے بہتر ڈرائنگ بنانے میں ان کی مدد کریں گے۔

سب سے پہلے طلبہ کسی بھی شے کا غور سے مشاہدہ کریں گے اور اس کی بنیادی شکل کا اندازہ لگاتے ہوئے اس کا خاکہ بنائیں گے۔ نیچے دی گئی تصویر طلبہ کو کسی بھی بنیادی شکل یا ساخت کی شناخت کرنے میں مدد دے گی۔

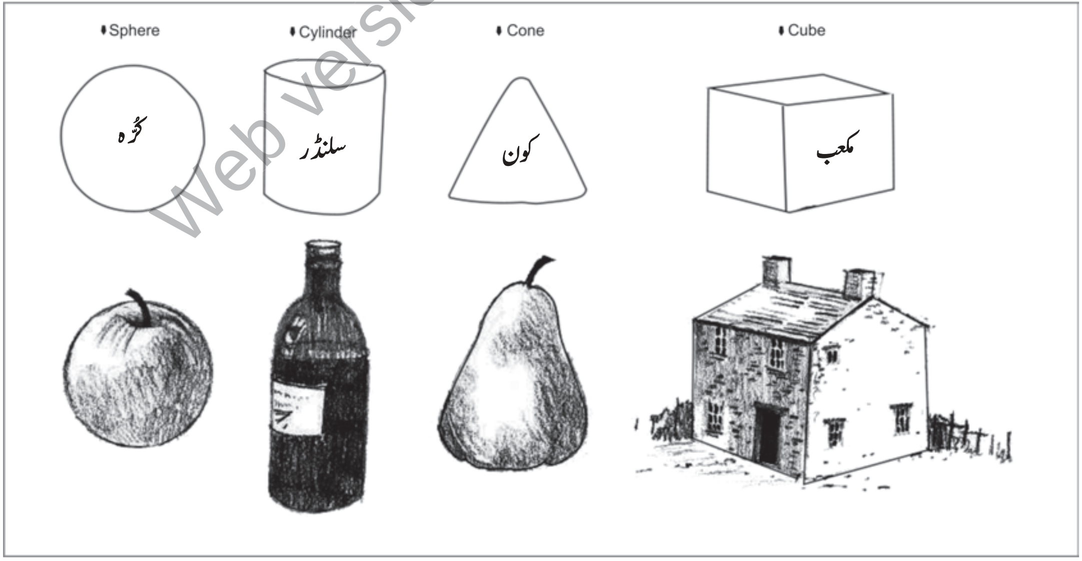

شکل 2.13: ڈرائنگ پریکٹس

Web version of PCTB textbooks

نوٹ: کلاس میں ڈرائنگ شروع کرانے سے پہلے طلبہ سے بات چیت کیجیے کہ کوئی چیز کیسی دکھائی دیتی ہے۔ ہمارے اردگرد مختلف چیزیں بنیادی شکلوں کی صورت میں دیکھائی جاسکتی ہیں۔ کچھ ایسی اشیا کا انتخاب کریں جو بنیادی شکلوں کی حامل ہوں اور انھیں ایک خاص انداز میں طلبہ کے سامنے آراستہ کریں۔

ڈرائنگ کی مشق نمبر 1

بنیادی شکلوں کا مشاہدہ

سامان: 1۔ پنسل　　2۔ ڈرائنگ پیپر　　3۔ ایریزر (Eraser) یا ربڑ

4۔ بنیادی شکل کی کوئی چیز یا کسی چیز کی تصویر جس کی ڈرائنگ بنائی جاسکے۔

نوٹ: پیارے طلبہ اپنے کمرے کی چیزوں کا غور سے مشاہدہ کیجیے، کیا آپ کو کوئی دائرہ نما چیز نظر آتی ہے؟ (دائرہ نما چیزوں میں دروازوں کے گول ہینڈل، لائٹ بلب، دوسرے طلبہ کے سر (Head) وغیرہ ہوسکتے ہیں) کیا آپ کو اپنے اردگرد کوئی مربع شکل نظر آتی ہے؟ (مربع شکل میں دیوار پر لگی تصویروں کے فریم، کھڑکیاں اور ان کے شیشے یا دروازے وغیرہ شامل ہوسکتے ہیں) اسی طرح مثلث نما چیزوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جب آپ ڈرائنگ شروع کریں تو مناسب ہوگا کہ سب سے پہلے اس شے کی بنیادی شکل کا تعین کرلیں اور اس بنیادی شکلوں کو نرمی کے ساتھ ہلکی لائنیں لگاتے ہوئے بنائیں تاکہ فائنل ڈرائنگ بناتے ہوئے اس کو مٹایا جاسکے مثال کے طور پر اگر آپ نیچے دیے گئے ریچھ کی ڈرائنگ پریکٹس کرتے ہیں تو اس کے جسم کی مناسبت سے ایک بڑی بیضوی شکل بنائیں۔ ایک چھوٹی بیضوی شکل اس کے سر کے لیے، دو دائرے اس کے کانوں کے لیے مستطیل شکل اس کے پیروں اور پنجوں کے لیے دائرے بنائیں۔

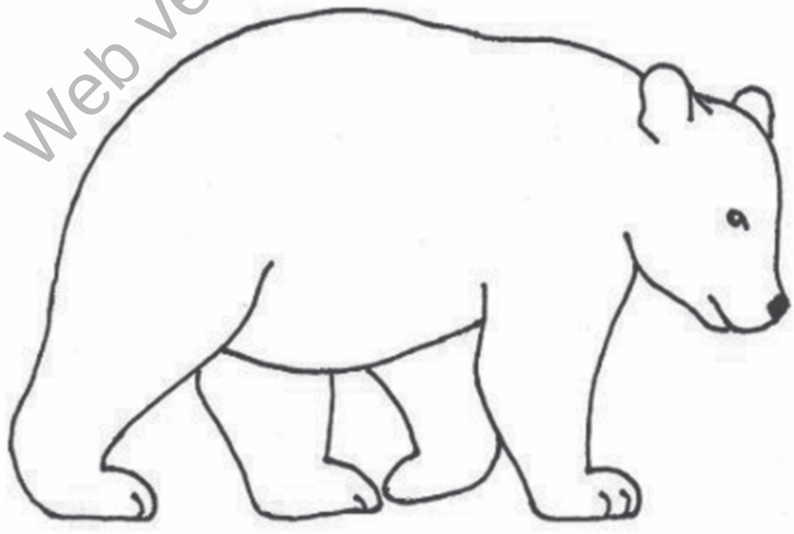

Web version of PCTB textbooks

1۔ آپ کی ڈرائنگ کچھ اس طرح کی نظر آئے گی۔

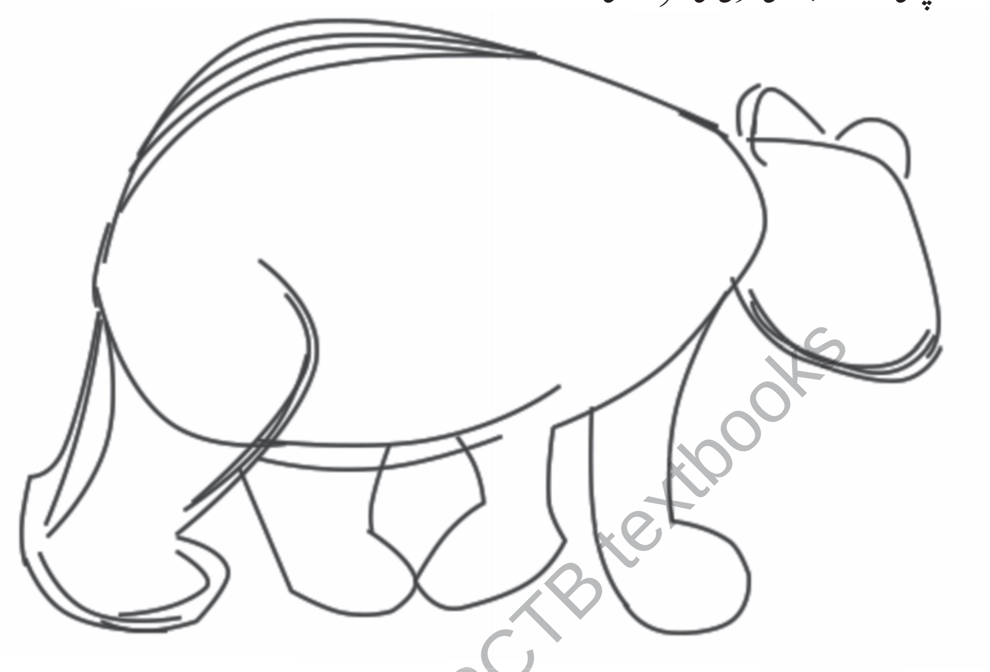

2۔ نیچے دیے گئے کُتّے کی ڈرائنگ کو غور سے دیکھیں اور اندازہ لگائیں کہ آپ کو کون سی بنیادی شکلیں نظر آتی ہیں۔ صرف ان بنیادی شکلوں کو بنا لیجیے۔ بنیادی شکلوں کو بناتے ہوئے باقی تفصیلات (Details) کی پروا کیے بغیر اس بات کا خیال رکھیں کہ کون سی بنیادی شکل دوسری بنیادی شکل سے کہاں ملتی ہے جیسے: کہاں کان سر سے ملتے ہیں یا ٹانگیں باقی جسم سے کہاں ملی ہوئی ہیں۔

Web version of PCTB textbooks

3۔ آپ کی ڈرائنگ کچھ ایسی دکھائی دے سکتی ہے۔

4۔ اب آپ یہ سیکھ چکے ہیں کہ بنیادی شکلوں کا مطالعہ کس طرح کیا جاتا ہے۔ اب آپ بنیادی لائنوں کی طرف متوجہ ہوں۔ جو سیدھی، ترچھی یا خم دار ہوسکتی ہیں۔ سیدھی لائنوں کا مشاہدہ کرنے کے لیے آپ دروازوں کے کنارے، دیواروں کے کونے یا کتابوں کی ساخت کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ خم دار لائنیں تو ہر جگہ دیکھی جا سکتی ہیں جیسے ایک سیب میں، ہونٹوں کی مسکراہٹ میں، ایک کان کی بناوٹ میں۔
اب پھر سے چھوٹے کتے کی ڈرائنگ کے ابتدائی خاکے کی طرف متوجہ ہوں، اس پر بنائی گئی بنیادی شکلوں کے اوپر ڈرائنگ کرتے ہوئے مزید لائنوں کا اضافہ کریں۔ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کہاں لائنیں سیدھی ہیں اور کہاں خم دار۔

Web version of PCTB textbooks

5۔ جب آپ اس ڈرائنگ کو آگے بڑھائیں تو یاد رکھیں بنیادی شکلوں کو ہو بہو بنانے کی بجائے کتے کی جسامت کے مطابق بنائیں۔ بنیادی شکلیں صرف آپ کی رہنمائی کریں گی کہ لائنوں کی سمت کیا ہوگی۔ (اوپر دی گئی ڈرائنگ میں آپ مطالعہ کر سکتے ہیں کہ بنیادی شکلوں کو ابھی بھی دیکھا جا سکتا ہے۔) کئی خم دار اور سیدھی لائنیں لگانے کے بعد، جب مطلوبہ ڈرائنگ کی صورت واضح ہو جائے تو بنیادی شکلوں کی ہلکی ڈرائنگ یا غیر ضروری لائنیں مٹا دیں۔

ڈرائنگ کی مشق نمبر 2

سڈول یا ایک جیسی اطراف والی اشیا کی ڈرائنگ (Drawing Symmetrical Objects)

سامان:

1۔ پنسل

2۔ ڈرائنگ پیپر

3۔ ربڑ (Eraser)

4۔ کسی بوتل، مرتبان یا گل دان کی تصویر

5۔ یا کوئی بھی گھریلو استعمال کی شے جس کی ڈرائنگ بنانا مطلوب ہو۔

شکل 2.14: متناسب گل دستے

ساکت اشیا جیسے پھول، برتن، پھل، پرانے جوتے، مختلف اوزار اور کھلونے وغیرہ کی تصویر کشی سٹِل لائف (Still Life) کہلاتی ہے اور اس کے لیے اشیا کا انتخاب لامحدود ہو سکتا ہے۔ اس طرح کی تصویر کشی یا ڈرائنگ کرتے ہوئے سڈول اشیا کی ڈرائنگ کی مشق کافی مددگار ثابت ہوگی۔ سڈول اشیا ایسی اشیا ہوتی ہیں جو دونوں اطراف سے، دائیں اور بائیں جانب سے ایک جیسی ہوتی ہیں۔ اگر آپ ایسی شے کی تصویر کے عین درمیان ایک سیدھی لائن اوپر سے نیچے کی طرف لگا دیں تو ایک طرف کی ڈرائنگ دوسری طرف کی ڈرائنگ کا ہو بہو نمونہ ہوگی لیکن اس کی سمت اس کے بالکل الٹی ہوگی جیسے کسی شے کا عکس آئینہ میں ہو بہو ہر سمت میں مختلف نظر آتا ہے۔ تصاویر میں دیے گئے گل دان اور مرتبان کا مشاہدہ اوپر دی گئی معلومات کے حساب سے کیا جا سکتا ہے اس طرح کی ڈرائنگ کو مرر ڈرائنگ (Mirror Drawing) کہا جاتا ہے۔

مرر ڈرائنگ کی مشق (Mirror Drawing Practice)

نیچے دی گئی اشیا کی ڈرائنگ کو دیکھیں۔ ان کا آدھا حصہ پہلے سے بنا دیا گیا ہے۔ اب آپ اس کی ساخت اور لائنوں کے خم کا مشاہدہ کرتے ہوئے دوسری طرف بنانے کی کوشش کریں اور تصویر کو مکمل کریں۔

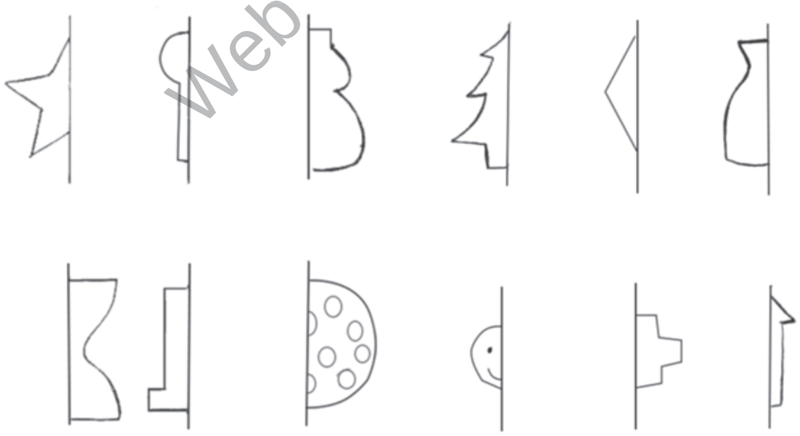

شکل 2.15: مرر ڈرائنگ کی مشق

Web version of PCTB textbooks

ڈرائنگ کی مشق نمبر 3

سڈول یا ایک جیسی اطراف والی اشیا کی ڈرائنگ (Drawing Symmetrical Objects)

نوٹ: اس مشق کے لیے مختلف اقسام کی بوتلیں طلبہ کے سامنے میز پر آراستہ کی جائیں تاکہ وہ ان کو دیکھ کر ان کی ساخت کا بخوبی اندازہ لگا سکیں۔ اس طرح کی ابتدائی پریکٹس کے لیے طلبہ نیچے دی گئی تصاویر میں سے کسی بھی بوتل کی ڈرائنگ پریکٹس کر سکتے ہیں۔

شکل 2.16: متناسب اشیا

اپنی ڈرائنگ شیٹ پر نیچے دی گئی بوتل کا ابتدائی خاکہ بنائیں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ اس کا سائز آپ کی ڈرائنگ شیٹ کے عین مطابق ہے۔ بوتل کی ساخت کے حساب سے بنیادی اشکال بنائیں اور پھر اس کے عین درمیان ایک سیدھی لائن کھینچ دیں۔ پھر بوتل کی دائیں جانب کا مشاہدہ کرتے ہوئے ایک طرف کی ڈرائنگ مکمل کر لیں۔ پھر اسی طرح کے ابھار اور خم بناتے ہوئے بائیں جانب کی ڈرائنگ بھی مکمل کر لیں۔ نیچے دی گئی تصویر میں اس مشق کا جائزہ لیں۔

شکل 2.17: ایک متناسب شے ڈرائنگ

Web version of PCTB textbooks

عزیز طلبہ!

تمام بنیادی اشکال جیسے مربع، مستطیل، مثلث، کون، سلنڈر، دائرہ اور بیضوی اشکال وغیرہ کی پہچان آپ کو کسی بھی شے کی بہترین ڈرائنگ کرنے میں مددگار ثابت ہوگی۔ یہ طریقہ کار آپ کو کوئی بھی سٹل لائف، لینڈ اسکیپ یا کسی بھی موضوع کی تصویر کشی میں مدد کرے گا۔ اگر آپ مسلسل اسطرح کی پریکٹس کرتے رہیں گے تو آپ جان جائیں گے کہ ان کو پریکٹس کرنے کے بعد آپ کافی بہتر طریقے سے چیزوں کی ڈرائنگ یا منظر کشی کر سکتے ہیں اور اس کو بہتر سے بہتر بنانے کے لیے آپ کو اوپر دی گئی مثالوں کا ایک طریقہ یاد رکھنا ہوگا کہ سب سے پہلے سامنے موجود شے کی بنیادی شکل کا تعیّن کرنا ضروری ہے۔

ڈرائنگ کی مشق نمبر چار

سٹل لائف ڈرائنگ (A Still Life Drawing)

www.... of PCTB textbooks

نوٹ: طلبہ جب بھی سٹل لائف پریکٹس کریں وہ پیچھے دی گئی پریکٹس نمبر ایک، دو اور تین میں وضع کردہ طریقہ کار کو اپنا سکتے ہیں جبکہ وہ اپنے طور پر کئی نئے طریقے بھی وضع کر سکتے ہیں۔

سٹل لائف ایک ایسی تصویر ہوتی ہے جس میں کسی پینٹنگ، کسی شے کی تصویر یا ایک اور ایک سے زائد اشیا میں پانی پینے کے گلاس، گلدان میں سجے پھول، پرانے جوتے، مختلف کام کرنے کے اوزار یا کھلونوں کا ڈھیر وغیرہ ہو سکتے ہیں۔ اس پریکٹس کے لیے ہم نیچے دی گئی تصویر کو استعمال کریں گے۔

شکل 2.18: پھلوں کی سٹل لائف

تصویر کا مطالعہ کرتے ہوئے اس میں پھلوں کی بنیادی اشکال کی ڈرائنگ سے اس پریکٹس کا آغاز کریں۔ بنیادی شکلوں کا خاکہ ہلکی لکیروں کے ذریعے سے بنائیں اور ان کا سائز اپنی ڈرائنگ شیٹ کے سائز کی مناسبت سے بنائیں۔ زیادہ بڑا یا زیادہ چھوٹا خاکہ دونوں ہی نامناسب ہوں گے جو یہ ظاہر کریں گے یا تو آپ نے غلط سائز کی شیٹ استعمال کی ہے یا آپ کی ڈرائنگ کا اندازہ غلط ہے۔ آپ کی ڈرائنگ نہایت مناسب سائز کی ہونی چاہیے جس میں آپ کناروں سے تھوڑی تھوڑی جگہ چھوڑ دیں گے۔ کیونکہ اس کے مکمل ہونے کے بعد اگر آپ اس کو فریم کرواتے ہیں تو کناروں پر مناسب جگہ نہ چھوڑنے پر آپ کی ڈرائنگ کا کچھ حصہ فریم کے پیچھے چھپ جائے گا۔ اس لیے کناروں پر مناسب جگہ چھوڑنا ضروری ہے۔ جب آپ ہلکی لکیروں کے ذریعے خاکہ مکمل کرلیں تو تمام پھلوں کے سائز کو ایک دوسرے کے سائز کی تناسب سے دوبارہ چیک کرلیں۔

یاد رکھیے! تناسب کا مطلب کسی بھی شے کے سائز کا اس کے برابر پڑی ہوئی شے کے سائز سے موازنہ ہوتا ہے۔ جیسے اوپر دی گئی تصویر میں سیب کا سائز ساتھ رکھے ہوئے کدو کا سائز سیب کے سائز سے دگنا ہونا چاہیے۔ اس بات کی مزید یقین دھانی کے لیے اپنی پنسل کو کدو کے ساتھ سیدھا کھڑا کریں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ اس کا سائز آپ کی پنسل کے تقریباً آدھے سے زیادہ ہے پھر اپنی اسی پنسل کو سیب کے برابر کھڑا کریں تو شاید آپ کی پنسل کے آدھے کے برابر ہو۔

جب آپ صحیح اشکال اور سائز کے مطابق ڈرائنگ خاکہ مکمل کرلیں تو اس کے بعد اس پر گہری لکیروں کو کھینچتے ہوئے پھلوں کی ساخت کو واضح کرنا شروع کریں۔ تمام سیدھی اور خم دار لائنوں کا مشاہدہ کریں کہ وہ کہاں شروع ہوتی ہیں اور کہاں ختم اور کہاں آپس میں ملتی ہیں۔

اس ڈرائنگ میں ایک اور چیز آپ کے سامنے آئے گی وہ یہ کہ سیب کی بنیادی لائن کدو کی اختتامی لائن سے نچلی سطح پر ہوگی۔ اس لیے کہ سیب، کدو کو اوورلیپ (Overlap) کر رہا ہے۔ جب دو چیزیں ایک دوسرے کو اوورلیپ کرتی ہیں تو آگے والی شے کی بنیادی لائن پیچھے والی شے کی بنیادی لائن سے نچلی سطح پر نمودار ہوگی۔

پھلوں کے تسلی بخش خاکوں کو بنا لینے کے بعد اس میں شیڈنگ کا عمل شروع ہوگا جو پھلوں کی گولائی اور ساخت کو ابھارے گا تصویر میں پھلوں کا غور سے مشاہدہ کریں آپ کو اندازہ ہوگا کہ اس میں گہرے سایوں کو دیکھا جا سکتا ہے میز پر، کدو پر اور سیب پر ٹو بی پنسل کا انتخاب کریں اور نیچے دی گئی ڈرائنگ اے کا مشاہدہ کرتے ہوئے سیب کی سطح کو ہلکا سرمئی رنگ دیں اس طرح آپکی ڈرائنگ میں سیب کے رنگ کا تاثر قائم ہوگا جبکہ آپکی ڈرائنگ بلیک اینڈ وائٹ ہوگی۔

Web version of PCTB textbooks

ڈرائنگ اے

ڈرائنگ بی

پھر سیب پر بننے والے سائے کا جائزہ لیتے ہوئے ڈرائنگ بی کی مناسبت سے سائے والے حصے کو، پنسل کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے گہرا سرمئی رنگ دیں۔ آپ رنگ دینے یا شیڈ کرنے کے مختلف انداز اپنا سکتے ہیں جس میں ایک طریقہ تو یہ ہے کہ پنسل کو گولائی میں گھماتے ہوئے ہلکے ہاتھ سے شیڈ کریں جیسا کہ ڈرائنگ بی میں دکھایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ نیچے دی گئی ڈرائنگ سی کے مطابق چھوٹی چھوٹی سیدھی لائنوں کو کھینچتے ہوئے بھی شیڈنگ کی جاتی ہے لیکن اس بات کا خیال رکھا جائے کہ تمام لائنوں کی سمت ایک جیسی ہی ہو ایک چیز کی شیڈنگ کرنے کے لیے لائنوں کی جو بھی سمت متعین کریں وہی سمت دوسری چیز کی شیڈنگ کے لیے استعمال کریں۔

ڈرائنگ سی

ڈرائنگ ڈی

لائنوں کے ساتھ شیڈنگ کرتے ہوئے کرس کراس کا بھی استعمال کر سکتے ہیں جیسا کہ ڈرائنگ ڈی میں دکھایا گیا ہے اسے کراس ہیچنگ کہا جاتا ہے۔ اگر آپ یہ طریقہ کسی ایک چیز کے لیے استعمال کرتے ہیں تو باقی ڈرائنگ بھی اس کو اپناتے ہوئے مکمل کریں۔

آپ ڈرائنگ کو اوپر دیے گئے سادہ طریقہ کار ڈرائنگ بی کی طرح شیڈ کرتے ہوئے مکمل کریں اور ٹیبل پر پڑنے والے سائے کو بھی مناسب انداز میں بنائیں۔

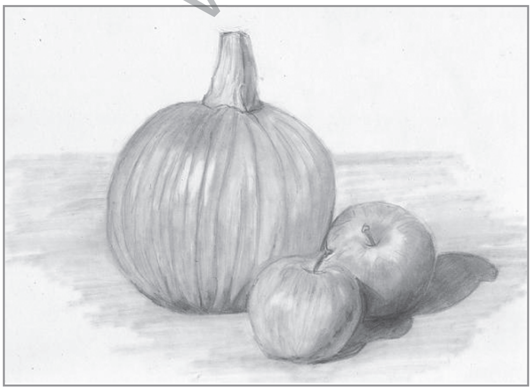

Web version of PCTB textbooks

نوٹ: ڈرائنگ میں مہارت حاصل کرنے کے لیے مسلسل پریکٹس کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ اپنے اردگرد سے اپنے گھر سے مختلف چیزوں کا انتخاب کرتے ہوئے سٹل لائف ڈرائنگ کی پریکٹس دہراتے رہیں۔

جب آپ تصویر کی بجائے حقیقی چیزوں کو اپنے سامنے رکھ کر ڈرائنگ کریں گے تو آپ ان چیزوں کو مختلف طریقوں سے، مختلف سمتوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ ہر سمت آپکو مختلف نظر آئے گی اور آپ ایک ہی سٹل لائف سے کئی طرح کی ڈرائنگ بنا سکتے ہیں۔ نیچے دی گئی تصاویر کو غور سے دیکھیں کہ اس میں پھلوں کو ایک ہی جگہ رکھا گیا ہے جبکہ مختلف سمتوں سے اس کی تصاویر کھینچی گئی ہیں۔ ان تصاویر میں آپ بدلتے سائے کا بھی مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

اعداد و شمار 2.19: پھلوں کو مختلف انداز میں کمپوز کرنے کے اختیارات

ڈرائنگ کی مشق نمبر 5

پھلوں کی سٹل لائف ڈرائنگ (Still Life Drawing with Fruits)

شکل 2.20: پھلوں کی سٹل لائف

1۔ پنسل HB یا 2B
2۔ ایریزر
3۔ شارپنر
4۔ ڈرائنگ پیپر
5۔ ڈرائنگ بورڈ

نوٹ: اس مشق کے ذریعے آپ پنسل کی سادہ لائن کی طاقت کو جان پائیں گے۔ اس کے لیے کچھ پھلوں کو لکڑی کے چوپنگ بلاک (Chopping Block) کے اوپر آراستہ کریں۔ پھلوں کی ڈرائنگ زیادہ مشکل نہیں ہوتی ان میں گول، خم دار شکلیں اور کچھ مختلف سطحیں جیسے کھردری یا ملائم وغیرہ ہوتی ہیں۔ پھلوں کی ڈرائنگ طلبہ کو شکلوں اور ساخت (Shapes and Forms) کی شناخت کرانے کے لیے ایک اچھا موضوع ہے۔

Web version of PCTB textbooks

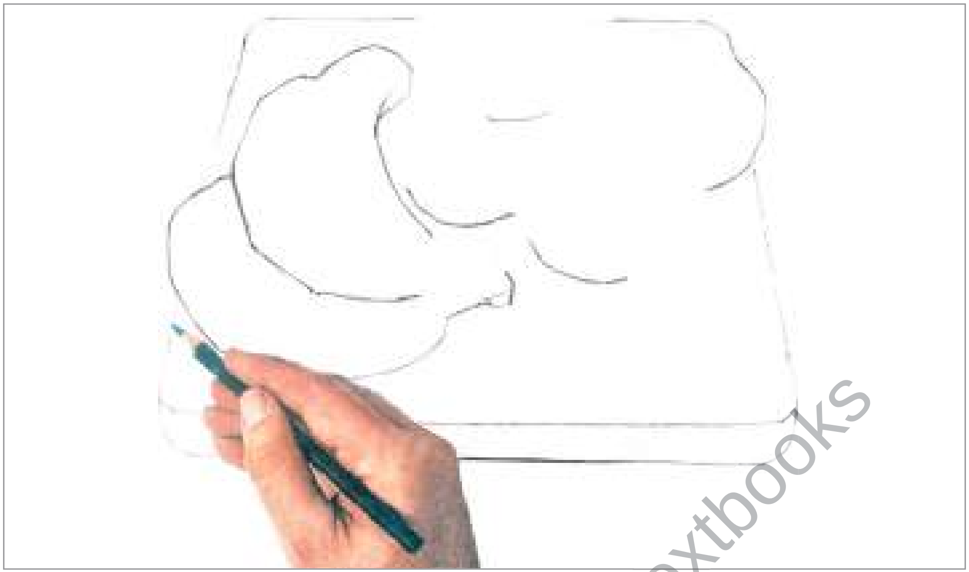

1۔ پھلوں کو چوکور چوپنگ بلاک کے اوپر آراستہ کرنا ایک ایسا عمل ہے جس سے تمام اشکال ایک ہی جگہ پر اکٹھی ہوسکتی ہیں۔لکڑی کے بلاک کے ہلکے خاکے سے ڈرائنگ کا آغاز کریں۔بلاک کی دائیں اور بائیں جانب کی لائنوں کو احتیاط کے ساتھ ٹھیک ان کی سمتوں کا مطالعہ کرتے ہوئے بنائیں۔اب اس کے عین اوپر اس پر رکھے گئے پھلوں کا خاکہ ہلکی لکیروں سے بنائیں۔ہلکی لکیروں کے خاکے کو مکمل کر لینے کے بعد ایک بار پھر سے پھلوں کی ساخت اور جسامت کو واضح کرتی ہوئی ہلکی لائنوں کو استعمال کرتے ہوئے ان کے کناروں کو پھر سے بنائیں، بلاک کے کناروں اور اسکے بائیں جانب بننے والے سائے کو گہری لائنوں سے واضح کریں۔

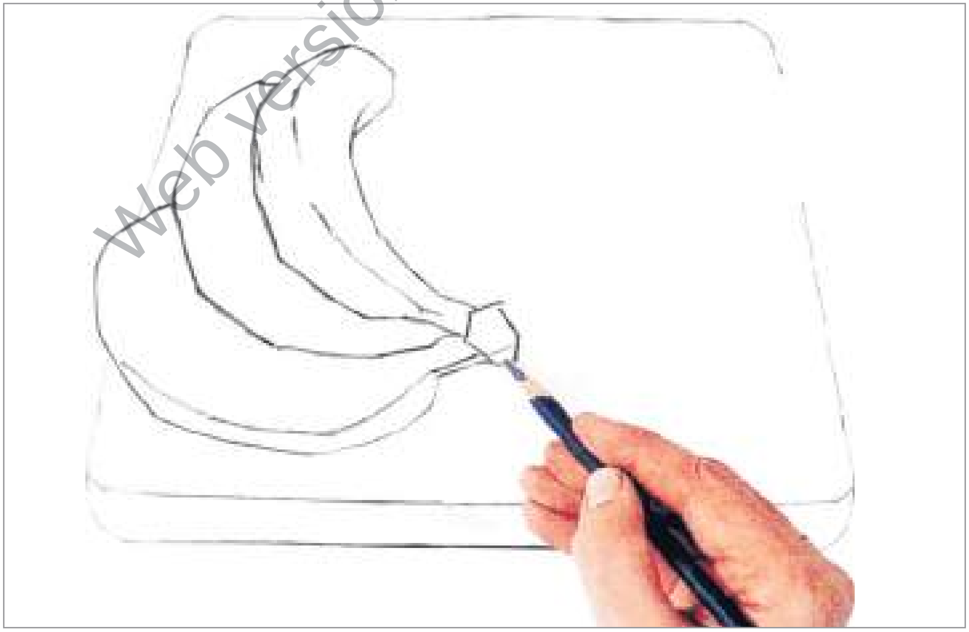

Web version of PCTB textbooks

2۔ سب سے پہلے کیلے کی ڈرائنگ مکمل کریں۔ کیلے کی بناوٹ خم دار ہوتی ہے لہٰذا ہر لائن اس کے خم کی مطابقت سے لگائیں۔ اس بات کا بھی مشاہدہ کریں کہ کیلوں کی لائنیں کس طرح سے اور کہاں پر اس کے نیچے موجود لکڑی کے بلاک کو اوورلیپ کرتی ہیں اور بلاک کی سیدھی لائنوں اور کیلے کی خم دار لائنوں میں کتنا فرق ہے۔ کیلوں کی وہ لائنیں جو سائے میں ہیں ان کو گہری واضح بنائیں جبکہ زیادہ روشنی والے حصوں کو ہلکی لائنوں سے بنائیں۔ جہاں کیلے کا ایک حصہ دوسرے حصے سے جدا ہوتا ہے اور اس کی گولائی اور ساخت کو واضح کرتا ہے وہاں لائنوں کو ہلکا رکھیں۔

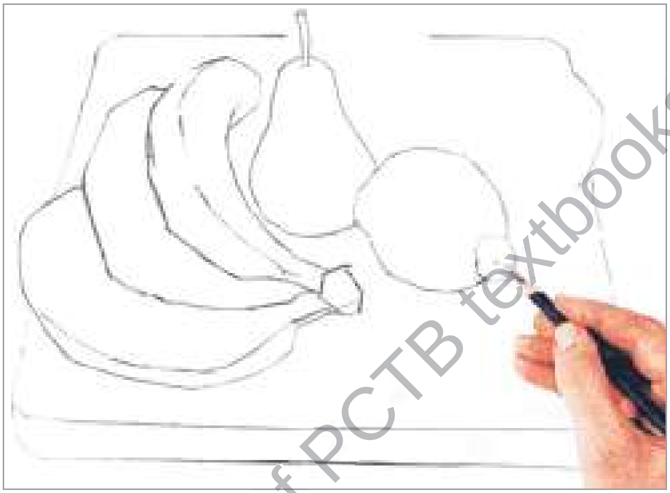

3۔ ناشپاتی اور لیموں کی ڈرائنگ بھی اوپر دیے گئے طریقہ کار کے مطابق ہوگی۔ ڈرائنگ کرتے ہوئے نہ صرف پھلوں کی اشکال اور ساخت کا خیال رکھیں بلکہ ان کے درمیان خالی جگہوں پر بننے والی اشکال کا بھی غور سے جائزہ لیں اور کیلوں سے اور بلاک کے کناروں سے ان کے فاصلے کو بھی مدنظر رکھیں۔ پھلوں کے درمیان رہ جانے والی خالی جگہوں کو نیگیٹو سپیس کہا جاتا ہے یہ بھی اتنی ہی اہمیت کی حامل ہیں جتنی کہ پھلوں کی اشکال اور جسامت۔

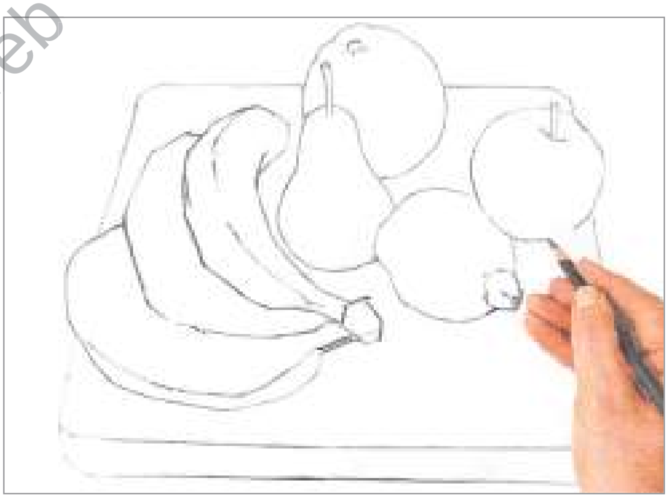

Web version of PCTB textbooks

4۔ مالٹے اور سیب کی ڈرائنگ بھی ایسے ہی کریں جیسے پہلے پھلوں کی، کی گئی ہے۔ان کو بناتے ہوئے بھی روشنی کی طرف والے حصے کو ہلکے ہاتھ سے کم دباؤ ڈالتے ہوئے ہلکی لکیروں سے بنائیں اور سائے دار حصے کو بناتے ہوئے پنسل پر زیادہ دباؤ ڈالتے ہوئے گہری لکیریں بنائیں۔ پھل کا وہ حصہ جو ڈنڈی کے ساتھ درخت سے جڑا ہوتا ہے اسے دھیان سے بنائیں اور اس بات کا بخوبی خیال رکھیں کہ کہاں کہاں پھل نیچے رکھے گئے لکڑی کے بلاک کی سطح سے باہر کی طرف نکلتے ہیں۔

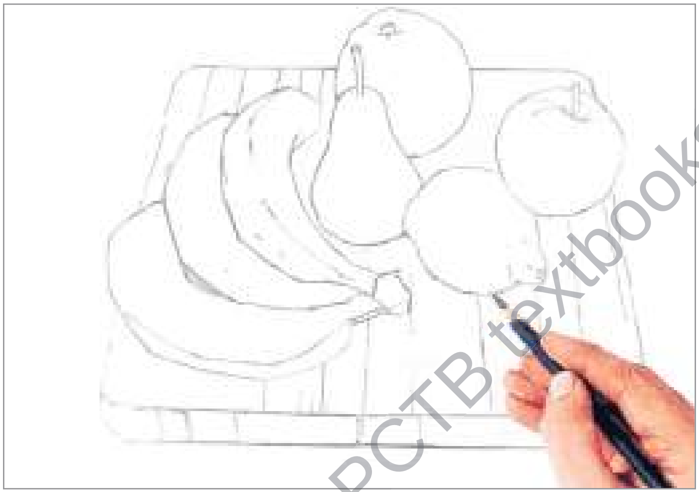

Web version of PCTB textbooks

5۔ اب کچھ لائنوں کی مدد سے لکڑی کی بلاک اور پھلوں کے بننے والے سایوں کی ڈرائنگ کریں۔ہلکی لائنوں کی مدد سے پھر سے پھلوں کے کناروں کی ڈرائنگ کریں لیکن اسے بہت زیادہ نہ کریں کہ آپ کی پہلے والی ڈرائنگ متاثر ہو جائے۔بس دو سے تین لائنوں کی ذریعے اس کی ساخت کو مزید نکھاریں۔اب لکڑی کے بلاک کے جوڑوں کی بھی سیدھی لائنوں کی مدد سے ڈرائنگ کریں۔

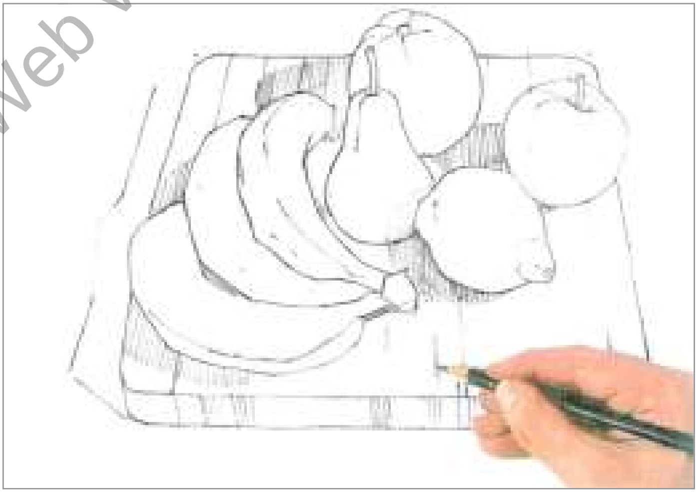

6۔ لکڑی کے ٹیکسچر کو مزید لائنوں سے واضح کریں۔ جو حصہ روشنی میں ہے اسے ہلکی لائنوں سے بنائیں جبکہ سایہ دار جگہوں اور حصوں کو گہری لائنوں سے واضح کریں۔ یہ لائنیں لکڑی کے ٹیکسچر (Texture) کو واضح کرنے میں مدد دیں گی اور ساتھ ہی ساتھ پھلوں کو لکڑی کی سطح پر نمایاں اور واضح بھی کر دیں گی۔

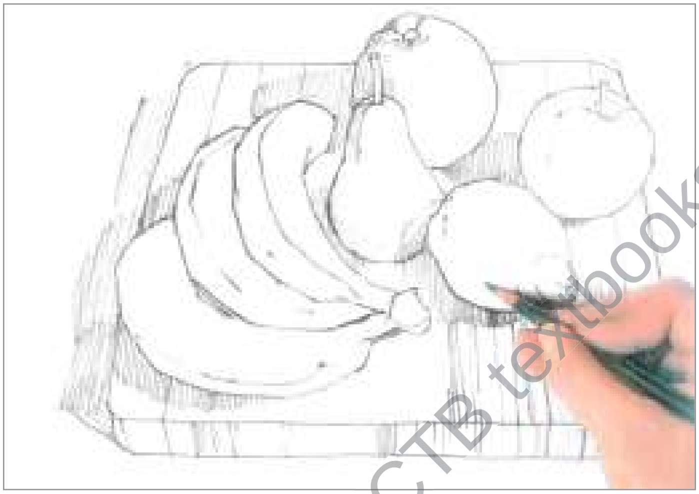

Web version of PCTB textbooks

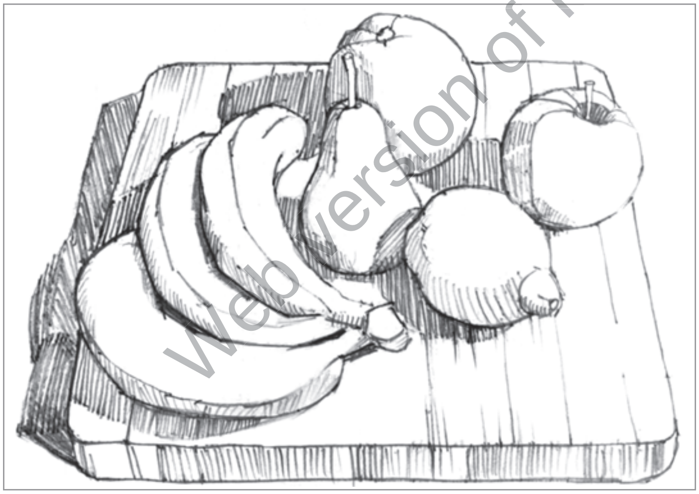

7۔ لائنوں کے ذریعے سے مشق کرتے ہوئے اس ڈرائنگ میں ٹونز (Tones) کا اضافہ کریں۔ خاص طور پر ان جگہوں پر جہاں گہرے سائے محسوس ہو رہے ہیں اور پھر مزید لائنوں کے ذریعے سے ہر پھل کو اس کی ساخت اور شکل کے مطابق ہلکی شیڈنگ کرتے ہوئے مکمل کریں۔

8۔ اس طرح کی مزید ڈرائنگ کرنے کے لیے بہت سے پھلوں اور چیزوں کو مختلف انداز میں آراستہ کرتے ہوئے کسی اور میڈیم (Medium) کے ساتھ استعمال کریں۔ چیزوں کو مختلف انداز میں آراستہ کرنے کی کوئی حد مقرر نہیں آپ جیسے چاہیں ان کا اپنے سامنے سجا سکتے ہیں کبھی مزید چیزوں کے اضافے کے ساتھ اور کبھی کچھ چیزوں کو نکالتے ہوئے۔ اس طرح کی ڈرائنگ کے لیے چارکول اور کلر پنسل کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے۔

شکل 2.21: پھلوں کی اسٹل لائف کے مختلف انداز

ڈرائنگ کی مشق نمبر 6

ٹھوس اشیا کی سٹل لائف (Still Life with Hard Objects)

سامان:

1۔ پنسل 2B اور 6B
2۔ ایریزر اور شارپنر
3۔ ڈرائنگ شیٹ
4۔ رولر (Ruler) یعنی پیمانہ
5۔ ڈرائنگ بورڈ

نوٹ: گھریلو استعمال کی کچھ چیزوں کا انتخاب کریں جیسے مختلف رنگوں اور مختلف سائز کے مرتبان، گیند، لکڑی کا ڈبہ وغیرہ۔ یہ نسبتاً سادہ اور آسان اشکال کی حامل ہیں۔ ان کا آراستہ کرتے ہوئے اس بات کا بھی اہتمام کریں کہ ان پر روشنی دائیں جانب سے پڑ رہی ہو جو اشکال کو واضح کرنے میں مدد دے۔

Web Version of PCTB textbooks

1۔ ٹو بی (2B) پنسل کا استعمال کرتے ہوئے سامنے رکھی ہوئی چیزوں کا ابتدائی خاکہ بنائیں خاکہ بناتے ہوئے ہلکی اور دھیمی لائنیں لگائیں تاکہ اس میں مزید تفصیل اور ٹونز کا اضافہ کیا جا سکے۔ خاکہ کشی کرتے ہوئے اس بات پر غور کریں کہ مرتبان اور دوسرے برتنوں کی ساخت محض ایک سادی یا مستطیل نما شکل ہی نہیں بلکہ اس کے اوپر اور نیچے کے حصے کے اتار چڑھاؤ گولائی اور ساخت پر بھی دھیان دیں۔ لکڑی کی گیند بھی ایک دائرہ کی صورت میں واضح کی جا سکتی ہے۔ مرتبانوں کے نیچے رکھے ہوئے ڈبوں کو بناتے ہوئے پرسپیکٹو (Perspective) یعنی پیچھے یا گہرائی کی طرف جاتی ہوئی لائنوں کا دھیان رکھیں۔

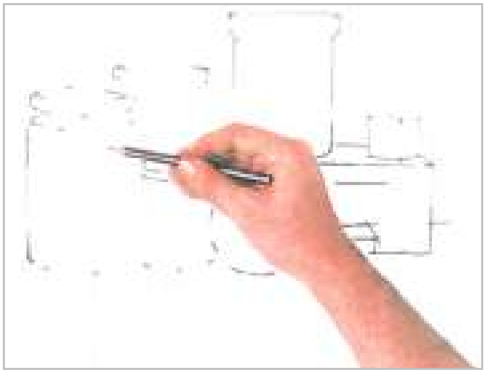

جب بنیادی خاکہ تیار ہو جائے تو تمام اشیا کو درمیانی نوعیت کی ٹون (Tone) سے واضح کریں جیسا کہ تصویر میں بائیں جانب کی طرف سے مرتبان پر کیا گیا ہے۔ گہری رنگت کو حاصل کرنے کے لیے پنسل پر ذرا سا دباؤ ڈال کر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

2۔ گہرے رنگ کے مرتبان کی ساخت کو واضح کرنے کے لیے گہرے رنگ کا انتخاب کریں۔ سب سے آگے رکھے ہوئے مرتبانوں کی درمیانی سطح کو پنسل پر دباؤ بڑھاتے ہوئے گہرے رنگ یا ٹون (Tone) سے واضح کریں۔ نسبتاً کم دباؤ سے مرتبان کی ساری گولائی کو واضح کریں جبکہ ہلکے گہرے رنگ کے سائے کو بنانے کے لیے پنسل پر دباؤ ذرا سا بڑھا دیں۔ یہ ہلکے گہرے رنگ کے مرتبان کی ایک طرف، میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

3۔ تیزی سے پنسل ہلاتے ہوئے لکڑی کی گیند کی گہری رنگت یا ٹون کو حاصل کریں اور نسبتاً ہلکی ٹون سے واضح کریں اور اس کے ساتھ ساتھ نیچے رکھے گئے لکڑی کے ڈبے کی سطح کو واضح کریں۔ مرتبان کی اوپری گولائی کو گہرا کریں اور پورے مرتبان کی بائیں جانب کو بھی نسبتاً گہرا رنگ دیں۔ سامنے رکھے گئے چھوٹے ڈبے کی اوپری سطح، جہاں روشنی پڑ رہی ہے، کو ہلکے رنگ سے واضح کریں جبکہ بالکل سامنے کی سطح

Web version of PCTB textbooks

کو تھوڑا سا گہرا رنگ دیتے ہوئے مکمل کریں۔ پیچھے دیے گئے ڈبے کے ڈھکن اور اس کے نیچے بننے والے سائے کو گہرے رنگ کی لکیر سے واضح کریں۔

4۔ مرتبانوں کی دیوار پر بننے والے سایوں کو بھی درمیانی نوعیت کی رنگت یا ٹون سے واضح کریں اور اس کے ساتھ ساتھ نیچے رکھے گئے لکڑی کے ڈبے پر لکڑی کے ٹیکسچر پر بھی کام کریں۔ اب چھ بی (6B) پنسل کا انتخاب کرتے ہوئے پیچھے رکھے ہوئے گہرے رنگ کے مرتبان کو مزید گہرا رنگ دیں۔ اس طرح بائیں جانب والے مرتبان، لکڑی کے گیند اور ان تمام چیزوں کے سایوں کو گہرا کریں۔ پھر ڈبے کی بائیں جانب اور اوپر کی سطح جہاں مرتبان رکھا ہوا ہے یعنی مرتبان کے نیچے کی جگہ کو تھوڑا تھوڑا گہرا رنگ دیں۔ بالکل اسی طرح اینٹ کے بالکل نیچے گہرے رنگ کی لائنیں کھینچیں اور لکڑی کے کھردرے پن کے حساب سے اگلے حصے کو مکمل کریں۔

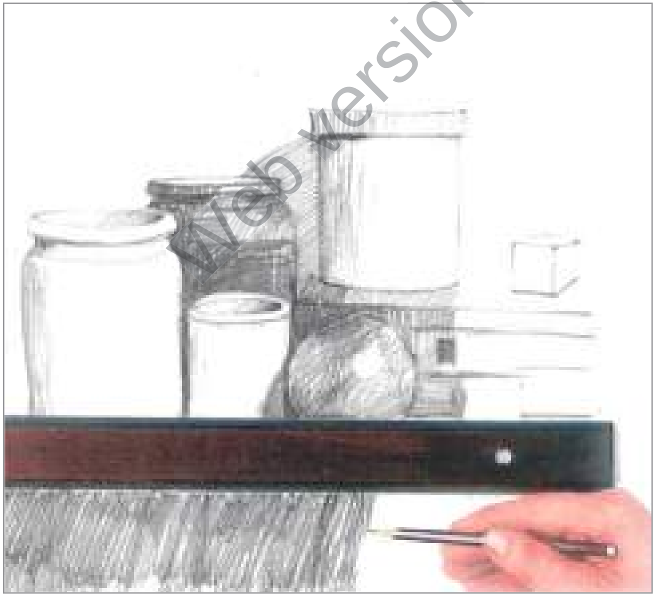

5۔ چھ بی پنسل کا استعمال کرتے ہوئے میز کی اگلی سطح کو گہرا رنگ دیں اس کام کا ایک آسان طریقہ بھی ہو سکتا ہے ایک چوڑا پیمانہ میز کے اوپری کنارے پر تصویر کے مطابق رکھیں اور ہاتھ کی مدد سے اسے مضبوطی سے پکڑیں تا کہ ہلنے نہ پائے اور پھر تیزی سے پنسل کو چلاتے ہوئے اس پر گہرے رنگ کے نشان بنائیں۔ اس عمل کو کامیابی سے کرنے کے بعد آپ دیکھیں گے کہ آپ نے بالکل سیدھے اور خوب صورت کنارے کو اس کی سطح پر پڑنے والی روشنی اور اگلے حصے کے گہرے رنگ کو بڑی آسانی سے حاصل کر لیا ہے۔

Web version of PCTBtextbooks

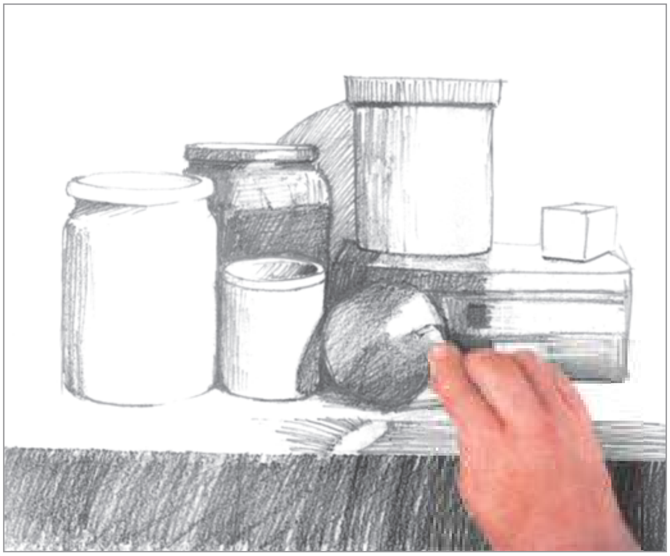

6۔ اس کے بعد آپ مختلف برتنوں پر پڑنے والی روشنی اور چمک کو حاصل کرنے کے لیے نرم ربڑ کا استعمال کر سکتے ہیں۔ کسی بھی سطح کو گہرا رنگ دینا ہلکے رنگ دینے کی نسبت آسان ہوتا ہے اس لیے گہرا رنگ دیتے ہوئے اس بات کو مدِ نظر رکھیں کہ اردگرد کی سطح کی رنگت کیسی ہے۔ گریفائٹ کی وجہ سے ربڑ بہت جلدی گندا ہو جاتا ہے اگر کام کرنے کے لیے اس کو چھوٹے حصوں میں کاٹ لیا جائے تو اس سے زیادہ دیر تک صفائی سے کام لیا جا سکتا ہے۔

اب اپنی ڈرائنگ کا غور سے جائزہ لیں اور جہاں کہیں زیادہ گہرا ہو گیا ہے وہاں ربڑ کی مدد سے ہلکا کریں، جہاں گہرے رنگ کی ضرورت محسوس ہو وہاں گہرا کریں۔ اس عمل میں بہت زیادہ غور و خوض سے پرہیز کریں کیونکہ آپ محض ایک ڈرائنگ بنا رہے ہیں نہ کہ ایک کیمرے سے کھینچی تصویر۔ اپنی ڈرائنگ کو شیلف کی اوپری سطح پر چند لائنیں لگا کر مکمل کر لیں۔

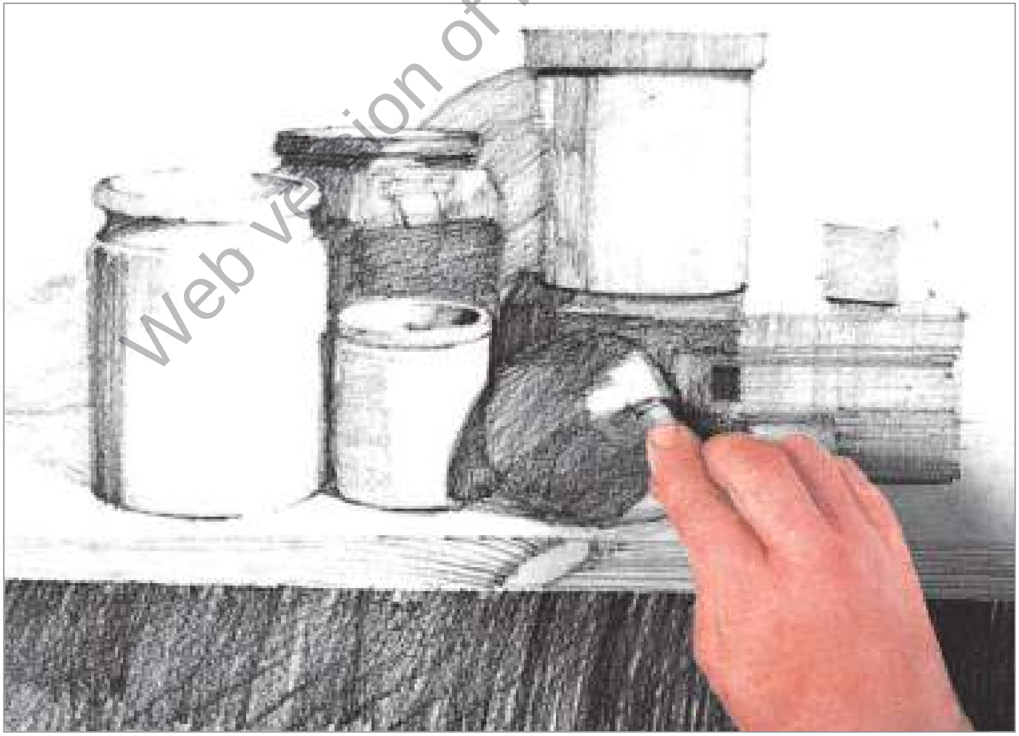

Web version of PCTB textbooks

مختلف اشیا کو مختلف میڈیم سے بنانے کی پریکٹس

مختلف اشیا کو مختلف طریقے سے ترتیب دینے کے انداز لامحدود ہو سکتے ہیں۔آپ بہت سی چیزوں کو ہٹا سکتے ہیں اور کئی ایک چیزوں کو شامل بھی کر سکتے ہیں اپنی ڈرائنگ کو آسان یا مشکل بنا سکتے ہیں۔

اس طریقۂ کار سے آپ کئی ایک مختلف قسم کی ڈرائنگ کرنے کی مشقیں کر سکتے ہیں جو آپ کو آرٹ کے بنیادی اصول خلا (Space)، توازن (Balance) اور کمپوزیشن (Composition) کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔

شکل 2.23

شکل 2.24

Web version of PCTB textbooks

ڈرائنگ کی مشق نمبر 7

باغ اور باغیچوں میں استعمال ہونے والے اوزاروں کی سٹل لائف
(Still Life With Garden Tools)

باغ اور باغیچوں میں استعمال ہونے والے چند اوزاروں اور اشیا کا انتخاب کریں۔ پھر ان کا کسی دائرے کی صورت ترتیب دے دیں تاکہ آپ ایک ہی وقت میں ان پر نظر دوڑا سکیں۔

شکل 2.25

سامان:

1۔ سخت اور نرم چارکول پنسلیں (Charcoal Pencils)

2۔ ڈرائنگ پیپر یا سکالر شیٹ یا باکس بورڈ شیٹ

3۔ ایک بڑا نرم برش یا نرم کپڑا

4۔ چارکول سٹک (Charcoal Stick)

5۔ پیپر ٹورچون اور سٹومپ (Paper Torchon or Stump)

(آپ Paper Torchon یا Stump کی جگہ ٹشو پیپر (Tissue Paper) کو چارکول کے نشانوں اور سطح کو ملانے، رنگ کو مکس کرنے اور رگڑنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔)

6۔ فیکسیٹیو (Fixative)

7۔ پیمانہ (Ruler)

Web version of PCTB textbooks

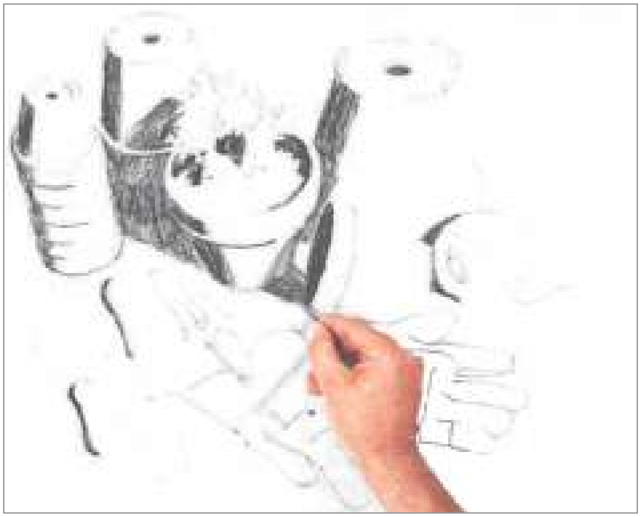

1۔ اشیا کا ابتدائی خاکہ بنانے کے لیے نرم چارکول پنسل کا انتخاب کریں۔ تفصیل کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف اور صرف بنیادی شکلوں اور ساخت پر توجہ رکھیں۔ گملوں کے اوپری بیضوی دائروں، کھرپی (Trowel) اور کانٹے (Fork) کے رخ پر خاص توجہ دیں۔ جب آپ خاکہ یا ابتدائی ڈرائنگ مکمل کر چکیں تو بڑے نرم برش کے ساتھ چارکول کے اضافی پاؤڈر کو صاف کر لیں۔

2۔ اب چارکول سٹک کے ذریعے سے گہرے سایوں کا مطالعہ کرتے ہوئے ان کو گہرے رنگ سے واضح کریں۔ ان گہرے سایوں کو اس قدر گہرا کریں، چارکول سٹک پر دباو بڑھاتے ہوئے کہ مزید گہرا کرنے کی گنجائش باقی نہ رہے، کیونکہ کاغذ کی سطح صرف مخصوص حد تک چارکول پاؤڈر کو اپنے اندر جذب کر سکے گی جبکہ اضافی پاؤڈر جھڑ جائے گا۔

3۔ ایک ٹشو پیپر کو موڑ کر ایک پنسل نما ڈنڈی سی بنا لیں یا پھر پیپر ٹورچن کی مدد سے اضافی چارکول پاؤڈر کو رگڑتے ہوئے اپنی ڈرائنگ میں بنائے گئے خاکوں میں درمیانی نوعیت کی رنگت کا اضافہ کریں۔ اس کے ذریعے سے گملوں، اوزاروں اور دستانوں کی سطح پر درمیانی ٹون حاصل کرنے کے لیے کام کریں۔ اس عمل کے دوران میں آپ کو گہرے حصوں کو ایک بار پھر گہرا رنگ دینے کی ضرورت محسوس ہو سکتی ہے۔

Web version of PCTB textbooks

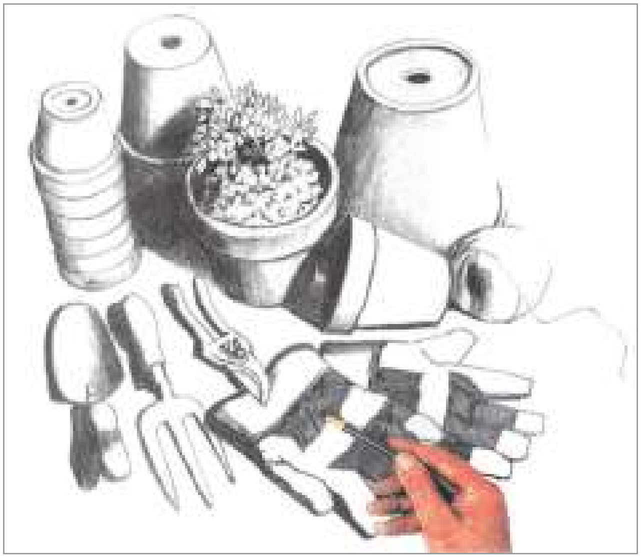

4۔ جب تمام جگہوں پر درمیانی ٹون حاصل کر لی جائے تو پھر اس ڈرائنگ کو فکس کیا جا سکتا ہے۔ ایک دفعہ جب فکس کر دیا جائے تو پھر کسی بھی سطح پر گہرے چارکول لگائے گئے حصوں پر ٹشو پیپر یا پیپر ٹورچن کے رگڑنے سے مزید درمیانی ٹون حاصل نہیں ہو سکتی۔ فکس کرنے کے بعد ایک بار پھر سے گہرے رنگ کے سایوں کو چارکول اسٹک سے گہرا کریں اور پھر گملے میں لگے پودے کے پتوں کو بنانا شروع کریں۔

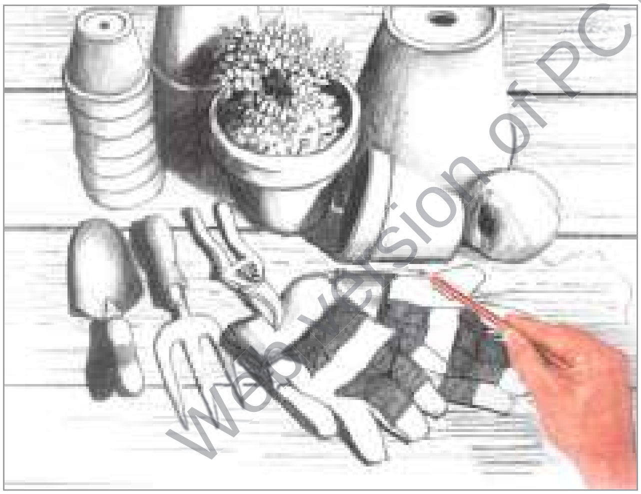

5۔ جب آپ ڈرائنگ میں ہر طرح کی ٹون لگا چکیں تو پھر ہر حصے کی تفصیل میں اضافہ کریں۔ سخت اور نرم دونوں قسم کی چارکول پنسل استعمال کرتے ہوئے پودے کے پتوں اور گملے کی سطح کو واضح کریں ۔ اوزاروں کے ہینڈ یعنی ہتھیوں کے نیچے گہرے سایے کا تاثر دینے کے لیے گہری لائنیں لگائیں۔ اوزاروں کے بلیڈ اور کٹر (Cutter) کو ایک طرف سے پڑی ہوئی روشنی کے حساب سے واضح کریں اور ڈوری کے رول کی لائنوں اور دستانوں پر پڑی سِلوٹوں کو بھی واضح کریں۔

6۔ اب تمام اشیا کے اردگرد اور درمیانی حصوں میں لکڑی کی میز کی سطح پر موجود لائنوں اور ٹیکسچر کو بنائیں اور اسی طرح چارکول سٹک کا استعمال کرتے ہوئے مزید اس طرح کام کریں کہ لکڑی کے تختے جن سے میز کی سطح بنی ہوئی ہے ان کے درمیانی فاصلے کو پیمانے اور چارکول سٹک کی مدد سے واضح گہری لائنیں لگا کر بنائیں۔ پھر نرم چارکول پنسل کی مدد سے فائنل ٹچ دیں۔ جب ڈرائنگ مکمل ہو جائے تو اس کو ایک بار پھر فکس کر لیں تا کہ چارکول سے بنائی ہوئی یہ ڈرائنگ مدھم نہ ہو جائے یا مٹ نہ جائے۔

Web version of PCTB textbooks

شکل2.26:   مختلف انداز میں آراستہ کی گئی سٹل لائف

مختلف اشیا کو مختلف میڈیم سے بنانے کی مشق کریں

اس کمپوزیشن میں مزید چیزیں شامل کر کے مختلف قسم کی ڈرائنگ بنانے کی مشقیں کی جا سکتی ہیں یا پھر اسی ترتیب سے پڑی ہوئی چیزوں کو اوپر سے دیکھتے ہوئے، ایک طرف ہٹ کر سائیڈ سے دیکھتے ہوئے، کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر مختلف طریقوں سے سے بنانے کی مشق کر سکتے ہیں۔اسی مشق کو کلر پنسل کا انتخاب کر کے بھی بنایا جا سکتا ہے۔

شکل2.27:   سٹل لائف ترتیب دینے کی ایک اور ترکیب (Option)

Web version of PCTB textbooks

ڈرائنگ کی مشق نمبر 8

تازہ پھول

شکل 1.28: تازہ پھولوں کی سٹل لائف

مختلف رنگوں کے پھولوں کو ایک سادہ سے گلدان میں سجائیں۔ میز کو کسی لکیر دار کپڑے سے ڈھانپ دیں۔ اور ایک طرفہ روشنی کا بھی اہتمام کریں۔ چاہے تو دائیں جانب سے یا چاہے تو بائیں جانب سے روشنی کا یکطرفہ ہونا یقینی بنائیں۔

سامان:

1۔ ڈرائنگ پیپر

2۔ کلر پنسلز یا پیسٹل پنسلز (Colour Pencils or Pastel Pencils)

3۔ فکس ایٹو (Fixative) اگر پیسٹل (Pastel) استعمال کرنے ہوں تو

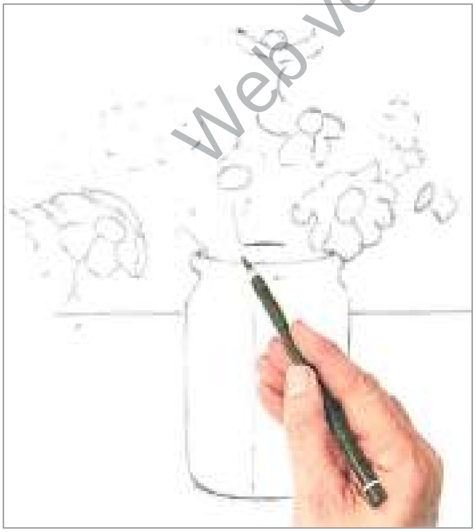

1۔ سرمئی رنگ کی پنسل کا انتخاب کرتے ہوئے گُل دان کی جگہ اور ساخت کو دیکھتے ہوئے ابتدائی خاکہ تشکیل دیں، اور گُل دان کو بالکل درمیان میں بنانے کے بجائے اس کو ایک طرف تھوڑا سا بائیں یا دائیں جانب کمپوز کریں۔ اسی سرمئی رنگ کی پنسل کا استعمال کرتے ہوئے کپڑے کی لکیروں کا خاکہ بھی بنا لیں۔ پھر پھولوں کی بناوٹ اور جگہ کے حساب سے ان کی ڈرائنگ بنا لیں۔ پھولوں کی ڈرائنگ بناتے ہوئے ان ہی رنگوں کا استعمال کریں جن رنگوں کے پھول گُل دان میں سجائے گئے ہیں۔ پورے گلدستے کو، گُل دان کے اوپری کنارے کو اور ان کے آپسی تعلق کو دیکھتے ہوئے، ایک پھول سے دوسرے پھول کے فاصلے اور بناوٹ کو اچھی طرح غور سے بناتے ہوئے ابتدائی خاکہ مکمل کر لیں۔

Web version of PCTB textbooks

-2 پہلے مرحلے کے تمام عناصر کو مدنظر رکھتے ہوئے اس ڈرائنگ کو جاری رکھیں اور کپڑے کی لکیروں کو سرمئی رنگ سے اور پھولوں کے پتوں کو زیتونی سبز رنگ سے تشکیل دیں۔ جو شاخیں اور پتے گہرے سائے میں محسوس ہو رہے ہیں ان کو بنانے کے لیے کالے رنگ کا استعمال کر سکتے ہیں۔ ڈرائنگ کو مکمل کر لینے کے بعد اگر اس بات کا ڈر ہو کہ آپ کے ہاتھ کی بار بار رگڑ لگنے سے ڈرائنگ کی لائنیں یا لکیریں مدھم پڑ جائیں گی تو اسے فکسیٹو سے ہلکا سا فکس کر لیں۔

-3 بائیں جانب کے جامنی رنگ کے پھول سے شروع کریں اور تمام پھولوں کو ان کے رنگوں کے تناسب کے حساب سے بناتے جائیں۔ پھولوں کے درمیانی حصّوں اور وہ پتیاں جو سائے میں ہیں، ان کو بنانے کے لیے کالے رنگ کا انتخاب کریں۔ کلر پنسل کو استعمال کرتے ہوئے تیزی سے ہاتھ اس طرح چلائیں کہ کہیں کہیں کاغذ کی سفید سطح باقی رہ جائے کیونکہ اس طرح کی ڈرائنگ بناتے وقت کاغذ کی سفید سطح کو پورے طور پر کور کرنا ضروری نہیں۔ پتیوں کو بنانے کے لیے ہلکے اور گہرے جامنی اور گلابی رنگوں کا استعمال کریں۔ پھر درمیان میں موجود نیلے رنگ کی پھول کو اس طرح مکمل کریں کہ اس میں کالے، نیلا اور دونوں طرح کے جامنی، ہلکے اور گہرے جامنی رنگ کا استعمال ہو۔

Web version of PCTB textbooks

4۔ جب نیلے اور جامنی پھولوں کو مکمل کر لیں تو سرخ پھولوں کو بنانا شروع کریں۔ ان کو بھی اسی طرح مکمل کریں کہ کالے اور سرخ رنگ کو استعمال کرتے ہوئے ان کی بناوٹ کو واضح کریں۔ تمام پھولوں کی سطح کو اپنی ایک انگلی کی مدد سے تھوڑا تھوڑا رگڑ لیں جس سے اس پھولوں کے رنگوں میں بہت زیادہ شوخ پن مدھم ہو جائے گا اور ان کی سطح کی نرمی و ابھارنے میں مدد ملے گی پھر ایریا کو سطح پر موجود پھولوں کی پتیوں کو کلر پنسلز کی مدد سے اسی طرح مکمل کریں کہ ان پر موجود تمام نشانات اور لکیریں واضح ہو جائیں۔

5۔ گہرے سایے میں موجود شاخیں اور پتوں کے حصے کالے رنگ سے واضح کریں جہاں کہیں پتوں پر روشنی پڑ رہی ہے وہاں ہلکے سبز رنگ یا پیلے سبز رنگ کا استعمال کریں ۔ پتوں میں درمیانی نوعیت کا رنگ حاصل کرنے کے لیے زیتونی سبز اور گہرے سبز رنگوں کا انتخاب کریں۔ پھولوں کو مکمل کرتے ہوئے احتیاط سے کام لیں، انھیں رنگ لگاتے اور مکمل کرتے ہوئے انکی ساخت اور بناوٹ کو خراب نہ ہونے دیں۔

6۔ جب پھولوں پر کام مکمل ہو جائے تو گُل دان پر توجہ دیں۔ گُل دان کے سائے دار حصے کو مکمل کرنے کے لیے کالے اور ہلکے بھورے رنگ کا استعمال کریں۔ گُل دان کے بائیں جانب والے اوپر کے حصے میں جہاں پر اس کے اوپر موجود جامنی پھول کا عکس پڑ رہا ہے اس جگہ پر نیلے رنگ کا شیڈ کریں۔ اور گُل دان کے روشنی کی طرف والے حصے پر ہلکا پیلا رنگ استعمال کریں۔

Web version of PCTB textbooks

7۔ آخر میں گل دان کے پیچھے موجود دیوار پر پڑنے والے سائے کو سرمئی اور کالے رنگ کے استعمال سے تیزی سے ہاتھ چلاتے ہوئے ہلکے ہاتھ سے مکمل کریں۔ کپڑے کی سلوٹوں کو چھوٹی لائنیں لگاتے ہوئے واضح کریں، کپڑے پر موجود سرخ لائنوں کے ساتھ ساتھ کالی لکیروں کو بھی واضح کریں۔ آخر میں ایک بار پھر سے ڈرائنگ کو مدھم ہونے یا رگڑ لگنے سے بچانے کے لیے فکسیٹو سپرے کا استعمال کریں۔

Web version of PCTB textbooks

مختلف اشیا کو مختلف میڈیم سے بنانے کی مشق کریں

اس طرح کی بے شمار ڈرائنگز بنائی جاسکتی ہیں جیسا کہ اوپر دی گئی مشق میں سکھایا گیا ہے۔ جیسے جیسے آپ ڈرائنگ میں مہارت حاصل کرتے جائیں ویسے ویسے زیادہ مشکل اور پیچیدہ ترتیب سے رکھی ہوئی چیزوں کو بنانے کی مشق کریں۔ پھول کانچ کے گل دان میں رکھ کر بھی

بن سکتے ہیں۔ان کو بنانے کے لیے پیسٹل یا واٹر کلر کا استعمال کریں۔

Web version of PCTB textbooks

ڈرائنگ کی مشق نمبر 9

لینڈسکیپ (Landscape)

سامان:

1۔ چارکول پنسلیں (Charcoal Pencils) نرم اور سخت

2۔ چارکول پیپر (Charcoal Paper) یا پیسٹل شیٹ (Pastel Sheet)

3۔ سٹومپ (Stomp) یا ٹشو پیپر (Tissue Paper) کہیں کہیں Smudge کرنے یعنی رگڑنے کے لیے جہاں کہیں ضرورت ہو)

اس مشق کے لیے جگہ یا نظارے کا انتخاب چارکول سے حاصل ہونے والی گہری اور ہلکی لکیروں اور گہرے اور ہلکے رنگوں کے استعمال کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔

1۔ سب سے پہلے تصویر کے مطابق سب سے پیچھے موجود درختوں کی لائن کو سخت چارکول کی مدد سے ہاتھ کے ہلکے دباؤ کے ساتھ بنائیں جبکہ چارکول پر ہاتھ کا دباؤ بڑھاتے ہوئے سب سے آگے موجود درختوں کے تنوں اور شاخوں کی ڈرائنگ بنائیں۔ درختوں کی ڈرائنگ بناتے ہوئے ان کی قدرتی ساخت کو مدنظر رکھیں۔ اب آگے موجود درختوں کے نیچے کے حصے کے زمینی حصے کی لائن پر غور کریں اور اس پر موجود گھاس اور مٹی کے ڈھیلوں کی ڈرائنگ کریں۔

Web version of PCTB textbooks

2۔ پہلے مرحلے کو مدنظر رکھتے ہوئے درختوں کے تنوں کی لائن کو نسبتاً گہری اور صاف لائنوں کے ذریعے سے واضح کریں۔ چارکول پنسل کے سکے کو پنسل تراش کی مدد سے نوکیلا تیز کرلیں اور درختوں کی شاخوں اور تنے کو اس کی قدرتی ساخت کے مطابق ایک حقیقی شکل دینے کی کوشش کریں۔ اب اسی طرح نیچے کے زمینی حصّے پر چند ایک مٹی کے ڈھیلوں یا پتھروں کو واضح کریں۔ اس کے بعد پیچھے موجود پودے اور درختوں کی تفصیل میں پہلے مرحلے کو مدنظر رکھتے ہوئے اضافہ کریں اور اس بات کا دھیان رکھیں کہ پیچھے موجود چیزوں کی ڈرائنگ اس قدر ہلکی اور کم گہری ہوگی کہ مزید اس پر کام کرنے پر آگے چل کے یہ لائنیں تقریباً غائب سی ہو جائیں گی۔

3۔ اس طرح کی ڈرائنگ کی سب سے ضروری اور اہم چیز اس میں گہرائی اور دور تک کے فاصلے کا تاثر کا ہونا ہے اور اس کا انحصار پیچھے کے ہلکے رنگوں اور آگے کے گہرے رنگوں کے استعمال پر ہے۔ اس لیے تفصیل میں اضافے کے لیے پیچھے موجود چیزوں کو ہلکے رنگوں میں واضح کرتے ہوئے بناتے جائیں اور چارکول پنسل پر کم دباؤ ڈالتے ہوئے کام کریں اور پھر ٹشو پیپر یا سٹومپ (Stomp) کا بہت احتیاط سے استعمال کرتے ہوئے پیچھے موجود درختوں کے پتوں کو ہلکا ہلکا رگڑیں۔ تصویر میں موجود رنگ کو غور سے دیکھیں اس طرح کے رنگ کو حاصل کرنے کے لیے آپ کو ٹشو کی مدد سے کافی رگڑنا پڑے گا۔

Web version of PCTB textbooks

4۔ پھراس کے ذرا آگے کے حصّے میں موجود گہرے رنگ کے درختوں کے جھنڈ کو نرم چارکول کی مدد سے واضح کریں اور گہرا رنگ لگائیں جبکہ نیچے جہاں یہ دھند میں گم ہو رہے ہیں وہاں چارکول پر کم دباؤ ڈالتے ہوئے ہلکا رنگ حاصل کریں۔اور پھر پہلے سے استعمال شدہ ٹشو پیپر کو استعمال کرتے ہوئے اس کی رگڑائی کریں۔ درختوں کے اوپری کنارے کو رگڑتے ہوئے بہت احتیاط سے کام لیں کہ اس کی قدرتی ساخت اور چھوٹی باریکیاں خراب نہ ہونے پائیں اور وہ واضح طور پر نظر آتی رہیں۔ پھر ایک نرم ٹشو کو استعمال کرتے ہوئے دھند والے حصّے کو رگڑیں۔اس عمل کو آپ اس قدر دہرائیں کہ ہلکی سرمئی ٹون باقی رہ جائے۔

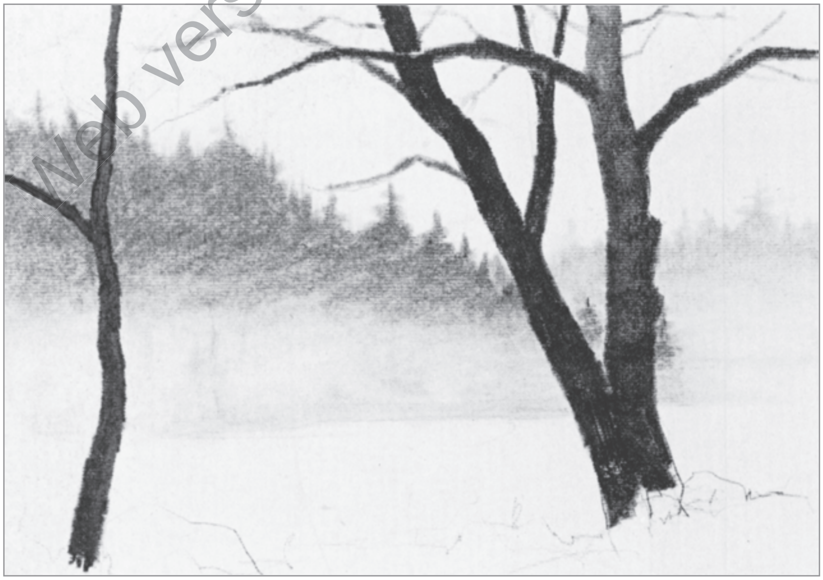

Web version of PCTB textbooks

5۔ اب سامنے کے حصے میں موجود درختوں کو نوکیلے تراشے ہوئے چارکول کی مدد سے گہرا رنگ لگاتے ہوئے بنائیں۔ پھر سخت چارکول پر ہلکا سا دباؤ ڈالتے ہوئے درختوں کے اوپری حصے کی چند شاخیں بنائیں۔ ان ہلکی رنگوں کی شاخوں سے آپ درختوں کی گہرائی اور شاخوں میں ورائٹی کے تاثر کو ابھار سکتے ہیں۔

Web version of PCTB textbooks

6۔ اب درختوں کے نیچے زمینی حصے کو نرم چارکول کے چوڑائی والے حصے کو استعمال کرتے ہوئے گہرے اور چوڑے نشان لگاتے ہوئے پر کریں۔ پھر نرم چارکول کی تراشی ہوئی نوک سے پتھروں، چند ایک گھاس کی ڈنڈیوں اور پتوں کی تفصیل میں اضافہ کریں جو پیچھے موجود پانی کی صاف اور ہلکے رنگ کی سطح کے برعکس گہرے رنگ کے محسوس ہوتے ہیں۔ پانی کی صاف سطح اس ڈرائنگ میں خالی چھوڑے گئے سفید کاغذ سے ہی واضح ہو جائے گی۔ اب اپنی انگلی کے پورے کو استعمال کرتے ہوئے زمین کے آگے کے حصے کو تھوڑا تھوڑا رگڑیں۔ لیکن اس کو زیادہ نہ رگڑیں تاکہ زمین کے حصے پر موجود کھردراپن اور بڑے نشان باقی رہ جائیں۔

Web version of PCTB textbooks

7۔ آخر میں زمین کے سب سے نچلے حصے میں موجود گھاس اور پودوں کی تفصیل اور پچھلے حصے کے درختوں کے جھنڈ کی تفصیل میں نرم اور سخت دونوں قسم کے چارکول کو استعمال کرتے ہوئے اضافہ کریں اور لینڈ سکیپ مکمل کر لیں۔ مکمل کرنے کے بعد آخر میں اسے فکسیٹو کی مدد سے پکّا کر لیں۔

باب 3

پینٹنگ-I (Painting-I)

3.1 پینٹنگ کیا ہے؟

پینٹنگ تصویر کشی کرنے کا ایک ایسا عمل ہے جس میں رنگوں اور مختلف رنگ دار اشیا کو کسی سطح یعنی کاغذ، کپڑے یا دیوار پر لگا کر کیا جاتا ہے۔ عام طور پر دو طرح کی اشیا پینٹنگ کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ ایک وہ جو گیلی نوعیت کی ہوتی ہیں اور ویٹ میڈیم (Wet Medium) کہلاتی ہیں جیسا کہ آبی رنگ، روغنی رنگ، اور موی رنگ وغیرہ اور دوسری جو خشک نوعیت کی ہوتی ہیں ڈرائے میڈیم (Dry Medium) کہلاتی ہیں جیسا کہ خشک پاوڈر والے رنگ، پیسٹل، رنگین پنسلیں وغیرہ۔ رنگوں کو کسی سطح پر لگانے کے لیے مختلف قسم کے برش، چاقو، ایئر برش، اور فوم وغیرہ استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ پینٹنگ انسانی احساسات، جذبات کے اظہار کا تاریخ کے اعتبار سے بہت پرانا ذریعہ ہے جس کی بے شمار مثالیں پتھر کے دور سے لے کر موجودہ تصویر بنانے کے مختلف طریقوں اور دنیا بھر کی مختلف ثقافتوں کے ذریعے سے سامنے آتی ہیں۔

جغرافیائی اور ثقافتی تفریق نے دنیا بھر میں پینٹنگ کرنے کے مختلف طریقوں اور اقسام کو جنم دیا ہے جن کو ان میں استعمال ہونے والی اشیا کی بنا پر الگ الگ سمجھا جاسکتا ہے۔

پینٹنگ کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

1۔ فریسکو پینٹنگ (Fresco)
2۔ ٹیمپرا (Tempra)
3۔ روغنی رنگ، آئل پینٹ سے بنائی گئی پینٹنگ (Oil Painting)
4۔ آبی رنگ سے بنائی گئی پینٹنگ (Watercolor or Gouache Painting)
5۔ ایکریلکس (Acrylic Painting)
6۔ پیسٹل پینٹنگ (Pastel Painting)
7۔ سپرے پینٹنگ (Spray Painting)
8۔ مکس میڈیا (Mix Media)
9۔ ڈیجیٹل پینٹنگ (Digital Painting) وغیرہ۔

3.2 فریسکو پینٹنگ (Fresco Painting)

فریسکو اطالوی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب تروتازہ یعنی فریش ہے۔ یہ آبی رنگوں پر مربوط ایک ایسا طریقہ ہے جس میں کسی دیوار یا چھت کی سطح پر تازہ پلاسٹر لگانے کے فوراً بعد رنگوں کے ذریعے سے نقش ونگار اور تصاویر بنائی جاتی ہیں۔

سولھویں صدی میں اطالوی لوگوں نے اس طریقے سے بنائی گئی تصاویر میں مہارت حاصل کی۔ یہ نقش ونگار اور تصاویر بنانے کے

Web version of PCTB textbooks

بہت پرانے طریقوں میں سے ایک ہے۔جس کا استعمال مشرق و مغرب میں موجود پتھر کے دور کے بنے غاروں اور پرانے دور کے بڑے بڑے محلات میں بڑی بڑی تصاویر بنانے میں نظر آتا ہے۔

شکل 3.1: مسجد وزیر خان سے ملحق شاہی حمام کی اندرونی دیواروں پر بنائی گئی فریسکو، لاہور، پاکستان

3.3 ٹیمپرا پینٹنگ (Tempra Painting)

ٹیمپرا پینٹنگ میں خشک رنگ دار پاؤڈر اور ایملشن (Emulsion) کو ملا کر پانی کی مدد سے پتلا کیا جاتا ہے اور مختلف سطحوں پر استعمال کیا جاتا ہے یہ بھی بہت پرانے طریقوں میں سے ایک ہے جس کا استعمال پرانی تہذیبوں اور ثقافتوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔

چودھویں اور پندرھویں صدی میں ریناسانس (Renaissance) دور کے یورپین فنکاروں نے روغنی رنگوں (Oil Paints) کے استعمال میں اس قدر مہارت حاصل کی کہ اس کی مقبولیت اور کامیابی کے باعث اس نے ٹیمپرا کو پیچھے چھوڑ دیا اور ٹیمپرا کا استعمال کم ہونے لگا۔

شکل 3.2: سنیجم (Sennedjem) کے مقبرے کے دروازے پر بنائی گئی ٹیمپرا پینٹنگ، چودھویں صدی قبل از مسیح، مصر عجائب گھر، قاہرہ مصر

Web version of PCTB Textbook

3.4 روغنی رنگوں کا استعمال/آئل پینٹنگ (Oil Painting)

شکل 3.3: سعید اختر، بلوچ، 2008، آئل پینٹنگ، 48×48 سینٹی میٹر، اعجاز آرٹ گیلری، ایم۔ایم۔ عالم روڈ، لاہور، پاکستان۔

آئل پینٹ یا روغنی رنگ خشک رنگوں کے پاؤڈر کو السی کے تیل (Linseed Oil) میں ملا کر بنائے جاتے ہیں اور ان کو مختلف سطحوں پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ سخت گتہ (Hard board) ہر طرح کا کپڑا (Canvas)، لکڑی، پتھر، دھاتیں، کنکریٹ (concrete) وغیرہ اور یہاں تک کہ ہر قسم کے کاغذ پر بھی اس کا استعمال ہو سکتا ہے۔

اس کو ہر طرح کی سطح پر موٹا موٹا (Thick) یا پھر تارپین کے تیل (Turpentine Oil) یا السی کے تیل (Linseed Oil) میں ملا کر پتلا پتلا (Thin) کر کے لگایا جاتا ہے۔ پندرھویں صدی کے یورپین فن کاروں نے اس طریقہ کار کو کامیابی سے متعارف کروایا اور آج یہ دنیا بھر کے فن کاروں کا پسندیدہ طریقہ بن چکا ہے۔

3.5 آبی رنگ/ واٹر کلر اور گوآش (Watercolor and Gouache)

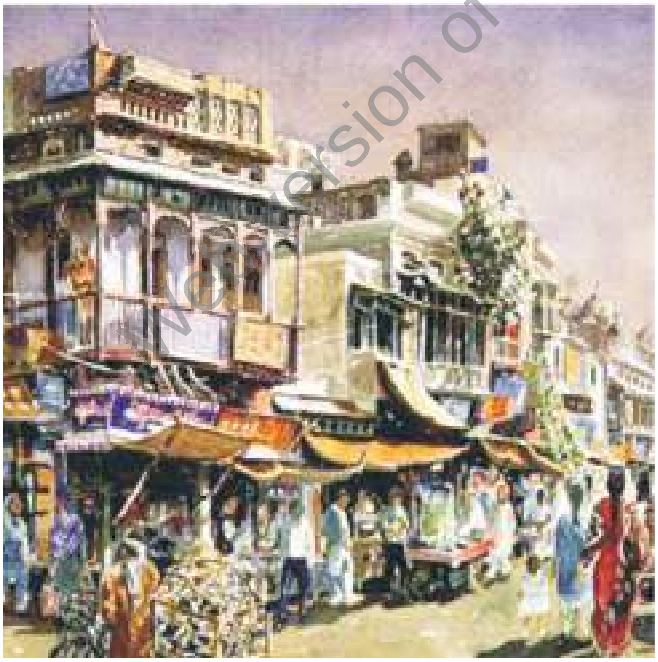

شکل 3.4: اعجاز انور، انار کلی بازار، آبی رنگ سے پینٹنگ

آبی رنگ یا واٹر کلر رنگوں کے خشک پاؤڈر کو عربی گوند (Arabic Gum) میں ملا کر تیار کیے جاتے ہیں۔ عام طور پر ان کو کاغذ یا کارڈ کی سفید سطح پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اسے استعمال کرنے کے کئی ایک طریقے ہو سکتے ہیں۔ ان رنگوں کی خاصیت ان کے آبی پن اور شفافیت (Transparency) میں ہے جو کاغذ کی سفید سطح پر جھلکتی ہے۔ ان کو سیبل کے بالوں (Sable Hair)، گلہری یا اونٹ کے بالوں سے تیار کردہ نرم برش کے ذریعے سے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ بہت جلدی خشک ہو جاتے ہیں اور ان کا استعمال آسان سمجھا جاتا ہے۔

Web version of PCTB textbooks

گوآش(Gouache) آبی رنگوں کی ایک مبہم(Opaque) قسم ہے جن کو عام طور پر پوسٹر پینٹ یا ڈیزائنرز کلر (Poster Paint or Designer's Color) کہا جاتا ہے۔ان کو پانی ملا کر پتلا کیا جاتا ہے اور سیبل کے بالوں سے تیار کردہ برش سے استعمال کیا جاتا ہے۔ان کو سفید یا ہلکے رنگ کے کاغذ، کارڈ یا پھر ریشم کے کپڑے(Silk) پر استعمال کیا جاتا ہے۔

شکل 3.5: سائرہ وسیم،(Passion Cycle) جذباتی دائرہ، گوآش وصلی پر، 9×5.5 انچ

3.6 ایکریلکس (Acrylics)

یہ رنگ بہت تیزی سے خشک ہوجاتے ہیں اور ان کو رنگوں کے پاؤڈر کو پولی مر ایملشن (Polymer Emulsion) میں ملا کر تیار

شکل 3.6: سعدیہ ارشد، A discussion with Nature، قدرت سے گفتگو، 2014، ایکریلیکس، حمائل آرٹ گیلری، لاہور

Web version of PCTB textbooks

کیا جاتا ہے۔ ان رنگوں کی خاصیت یہ ہے کہ یہ پانی میں حل ہو جاتے ہیں اور خشک ہونے کے بعد مزاحم آب (Water Resistant) بن جاتے ہیں یعنی پانی ان پر اثر نہیں کرتا۔ اگر اس کو پانی سے پتلا کر کے استعمال کیا جائے تو ان کا اثر بالکل واٹر کلر جیسا ہو گا جبکہ موٹا موٹا (Thick) استعمال کرنے پر یہ بالکل آئل پینٹ جیسے لگیں گے۔ ان کی ایک اور اچھوتی اور انوکھی خاصیت یہ ہے کہ ان کے رنگوں سے جو تازگی اور چمک حاصل ہوتی ہے وہ کسی بھی دوسرے رنگوں میں نہیں پائی جاتی۔

3.7 پیسٹل (Pastels)

پیسٹل خاکہ کشی یا تصویر بنانے کے لیے خشک نوعیت کے رنگ ہیں۔ یہ عام طور پر کسی ڈنڈی (Stick) کی طرح، چاک (Chalk) کی طرح یا پینسل کی شکل میں پائے جاتے ہیں۔ یہ سخت اور نرم دونوں طرح کے ہوتے ہیں۔ پیسٹل میں بھی روغنی، موی یا خشک اقسام ہوتی ہیں۔ یہ جلدی جلدی استعمال کیے جاتے ہیں اور عموماً دانے دار سطح (Textured Surface) پر استعمال کیے جاتے ہیں۔ پیسٹل استعمال کرنے کے لیے خاص کاغذ بھی بنائے جاتے ہیں جو پیسٹل پیپر کہلاتے ہیں۔ پیسٹل کے استعمال سے خاکہ کشی (Drawing) بھی کی جاتی ہے اور مکمل پینٹنگ بھی بنائی جاتی ہے۔

شکل 3.7: جون پرسی بارنس، نمبر 2، کاغذ پر پیسٹل پینٹنگ، امریکا

3.8 سپرے پینٹ (Spray Paint)

سپرے پینٹ کو ائیروسول (Aerosol) پینٹ بھی کہا جاتا ہے یعنی ہوا کے دباؤ اور بہاؤ سے استعمال ہونے والے رنگ۔ عام طور پر یہ سپرے والی بوتلوں اور لوہے کے ڈبوں میں ملتے ہیں۔ سپرے کی بوتل کے اوپر لگے بٹن کو دبانے پر ہوا کے تیز دباؤ کے ساتھ کسی پھوار کے صورت میں یہ رنگ نکلتے ہیں جو کسی بھی سطح پر رنگ کی ایک ہموار اور ملائم تہ بنا دیتے ہیں۔ اس طریقے سے بالکل ایک جیسا رنگ یا رنگ کی ہموار تہ لگائی جا سکتی ہے۔ یہ پلاسٹک کی سطح پر یا پھر کسی بھی طرح کی سطح پر جیسے دیواروں، چھتوں، پتھروں اور دھاتوں کی سطح پر آسانی سے

Web version of PCTB textbooks

لگائے جاسکتے ہیں۔

شکل نمبر 3.8: محمد علی، وال پینٹنگ(Wall Painting)، سپرے پینٹ میورل، 230 x50فٹ، برمنگھم، برطانیہ

سپرے پینٹ ایک جلد استعمال ہونے والا طریقہ ہے۔ یہ اپنے دیرپا اثر اور ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کی سہولت کی وجہ سے مقبول ہو رہا ہے اور دورِ حاضر میں دیواروں پر نقش و نگار یا تصاویر (گرفتی آرٹ-Graffiti Art) بنانے کے لیے استعمال ہو رہا ہے۔ 1970ء کے بعد سٹریٹ آرٹ (Street Art)، گرافتی آرٹ اور بڑے بڑے میورل (Mural) ان رنگوں کی وجہ سے زیادہ خوب صورتی اور تفصیل سے بنائے جانے لگے۔ ان رنگوں نے بیسویں صدی میں ایک منفرد قسم کے گرافتی آرٹ اور سٹریٹ آرٹ کی بنیاد رکھی۔

3.9 مکس میڈیا (Mix Media)

مکس میڈیا ایک ایسا طریقۂ کار ہے جس میں ایک ہی فن پارہ تیار کرنے کے لیے دو یا دو سے زیادہ مختلف قسم کے رنگوں اور طریقوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ عموماً لوگ واٹر کلر کے ساتھ ساتھ خشک پیسٹل (Pastel) کا استعمال کرتے ہیں یا پھر ڈرائنگ بنانے کے مختلف سامان یعنی پنسل (Pencil)، چارکول (Charcoal)، اور سیاہی (Ink) وغیرہ کے ساتھ ساتھ ایکریلکس (Acrylics) پینٹ کا استعمال بھی کرتے ہیں۔

ان کے علاوہ بہت سے مختلف سامان کے ساتھ اس طریقۂ کار کو حاصل کیا جا سکتا ہے جیسا کہ کسی بھی سطح پر اخباروں کے ٹکڑے جوڑ کر، کپڑوں، تصویروں، پیکنگ کے سامان (Packing Material) سادہ کاغذ وغیرہ لگا کر کوئی نقش، ڈیزائن یا تصویر بنائی جا سکتی ہے۔

Web version of PCTB textbooks

شکل 3.9: ولیم گڈمین، مکس میڈیا، مسی سپی، کینیڈا

Web version of PCTB textbooks

3.10 ڈیجیٹل پینٹنگ (Digital Painting)

ڈیجیٹل پینٹنگ ایک ایسا طریقۂ کار ہے جس میں کمپیوٹر (Computer) کی مدد سے کوئی نقش، خاکہ یا تصویر بنائی جاتی ہے۔ کمپیوٹر کے اندر کچھ ایسے سافٹ ویئرز (Softwares) ہوتے ہیں جن کے ذریعے سے یہ فن پارہ تشکیل دینا ہو تو کوئی بھی روایتی طریقۂ کار اختیار کیا جاسکتا ہے جیسا کہ آئل پینٹنگ، ایکریلکس، واٹر کلر، سیاہی وغیرہ اور ان کو کسی بھی روایتی سطح پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ بُنا ہوا کپڑا، کاغذ، پولیسٹر (Polyester) وغیرہ۔ یہ سارا کام کمپیوٹر کے اندر ہی موجود سافٹ ویئر سے کیا جایا ہے اور مختلف پرنٹرز کے ذریعے سے اس میں کیے گئے کام کے پرنٹ لیے جاسکتے ہیں۔

کمپیوٹر کے ذریعے سے فن پارے بنانے کے لیے اس میں مختلف قسم کے گرافک سافٹ ویئر (Graphic Software) پروگرام ہوتے ہیں۔ پینٹنگ کرنے کا سامان بظاہر کمپیوٹر کے باہر موجود نہیں ہوتا لیکن ان سافٹ ویئر پروگرامز کے اندر ورچوئل پینٹ باکس (Virtual Paint Box) ہوتے ہیں جن کے اندر ہر طرح کے پینٹ، برش، سیاہی، کپڑے، Canvas وغیرہ موجود ہوتے ہیں۔ آسان

لفظوں میں یوں کہہ لیجیے کہ بغیر ہاتھ لگائے پینٹ کرنے کے ساز و سامان کو کمپیوٹر کی مدد سے کمپیوٹر کے اندر ہی استعمال کیا جاتا ہے اور ایک فرضی سطح پر تصویر کمپیوٹر کے اندر ہی تیار ہوتی ہے۔کمپیوٹر کے اندر اس طرح سے فن پاروں کی تشکیل عام طور پر ہاتھ سے بنائے جانے والے فن پاروں سے کافی منفرد نظر آتی ہے۔

بہر حال کمپیوٹر کی مدد سے فن پاروں کی تشکیل محض کمپیوٹر کی تخلیق ہی نہیں ہوتی اس میں بھی فن پارے کی تشکیل کا انحصار فن کار یعنی فن پارہ بنانے والے پر ہوتا ہے۔فن کار اپنی مرضی سے سطح کا انتخاب کرتا ہے اور اپنی مرضی کا طریقۂ کار اختیار کرتے ہوئے، اپنی مرضی کے رنگ لگاتے ہوئے فن پارے تخلیق کرتا ہے۔اس طرح پینٹ کرنے کا یہ طریقہ ڈیجیٹل پینٹنگ کہلاتا ہے۔ بہت سارے کمپیوٹر سافٹ ویئر اس طرح کے کام کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں جن میں کورل ڈرا (CoralDraw)، ایڈوب فوٹو شاپ (Adobe Photoshop)، GIMP، آرٹ ریج (Art Rage) وغیرہ مشہور ہیں۔

شکل 3.10: یوسف اعجاز، ڈیجیٹل پینٹنگ، پاکستان

پینٹنگ کی مشق نمبر 1

آبی رنگوں اور قلم سیاہی کا استعمال(Use of Watercolour and Ink Pen)

چائے کی کیتلی اور کپ(Teapot and Cups)

شکل 3.11

Web version of PCTB textbooks

سامان

1۔ خاکہ کشی کے لیے ہلکے رنگ کی نرم پینسل
2۔ واٹر کلر پیپر سائز 22×53 انچ
3۔ سٹیل نب والا قلم
4۔ کالی انڈین سیاہی
5۔ سیبل ہیر برش(Sable Hair) گول چھ نمبر
6۔ واٹر کلر کٹ یا ٹیوبز(Watercolor Kit or Tubes)

نوٹ: میز کے اوپر ایک ڈبے دار کپڑا(Chequered Cloth) بچھائیں اور اس پر دو پرچ پیالیوں کے ساتھ(Cups with Saucers)، بن(buns) اور کیتلی کو تصویر کے مطابق سجائیں۔ ان چیزوں کو ترتیب دیتے ہوئے اس بات کا دھیان رکھیں کہ یہ عام طور پر ناشتے کی میز جیسی لگے۔ ڈبے دار کپڑا ناشتے کی میز پر پڑے برتنوں میں نہ صرف آپ کی دلچسپی قائم کرے گا بلکہ اس ساری ترتیب یا کمپوزیشن کو جمالیاتی طور پر نکھارے گا۔

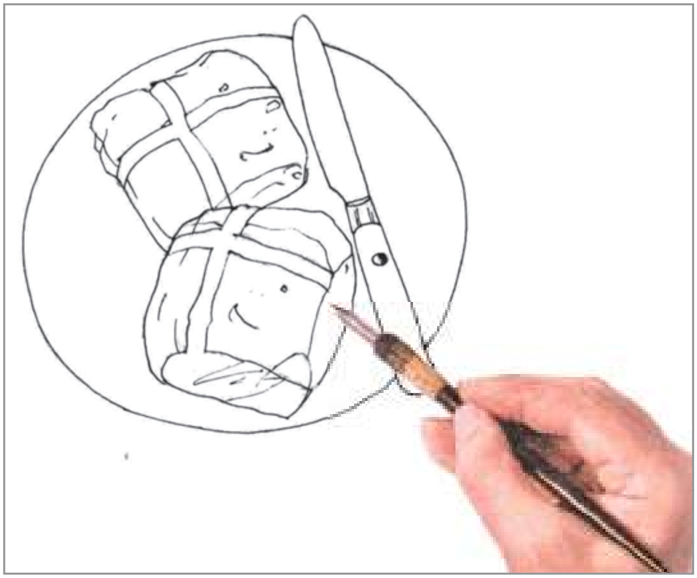

1- سب سے پہلے ہلکے رنگ کی نرم پینسل کا استعمال کرتے ہوئے تمام چیزوں کا خاکہ بنائیں۔ پھر سٹیل نب والے قلم اور کالی سیاہی کا استعمال کرتے ہوئے سارے خاکے (Drawing) کو پھر سے بنائیں تاکہ تمام لکیریں واضح اور پختہ ہوجائیں۔

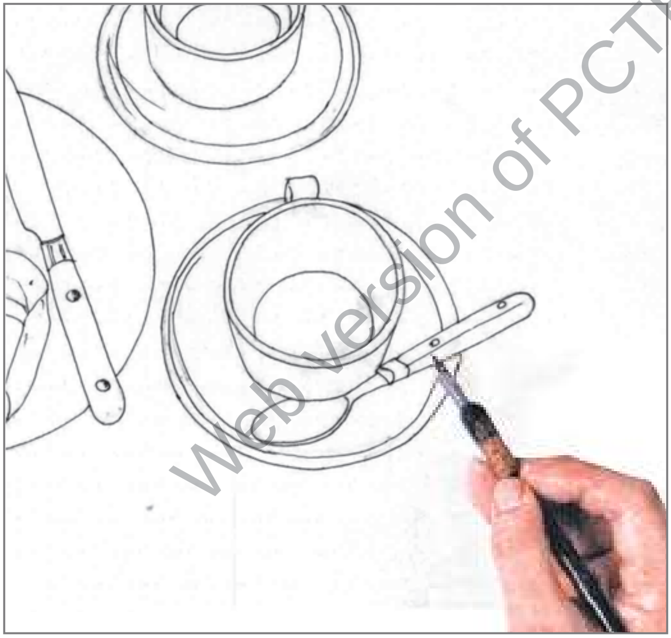

2- اب پرچ اور پیالیوں پر کام شروع کریں۔ ان کو بناتے ہوئے قلم پر تھوڑا سا دباؤ بڑھائیں اور روانی سے گہری لکیریں بنائیں۔ سیاہی، قلم کے ذریعے سے واٹر کلر پیپر کی ملائم سطح پر بڑی آسانی اور روانی سے لکیریں بناتی ہے۔ برتنوں کی بنیادی شکلوں کی خاکہ کشی کے ساتھ ساتھ یک طرفہ روشنی کی وجہ سے بننے والے سائے (Shadows) اور عکس بھی بنائیں۔ قلم کے ذریعے سے ڈرائنگ بنانے کے اس عمل میں ابتدائی طور پر ہلکی پنسل سے بنایا گیا خاکہ کافی مددگار ثابت ہوگا۔

3- اب کیتلی کی ڈرائنگ بھی اسی طرح مکمل کریں لیکن اس کی ہتھی (Handle) اور نلکی (Spout) کی ساخت پر خاص توجہ دیں۔ اس پر بننے والے عکس کی بھی نشاندہی کریں۔ اوپر کے ڈھکن کو بناتے ہوئے بھی اس کو غور سے دیکھیں اور اوپر کے حصے کے بیضوی دائرے اور دائرے کو بھی احتیاط سے بنائیں۔ اس طرح کی ڈرائنگ جس میں چیزوں کو اوپر کی جانب سے (Above Eye Level) دیکھتے ہوئے بنایا جائے عموماً زیادہ حساسیت کی حامل ہوتی ہیں۔

Web version of PCTB textbooks

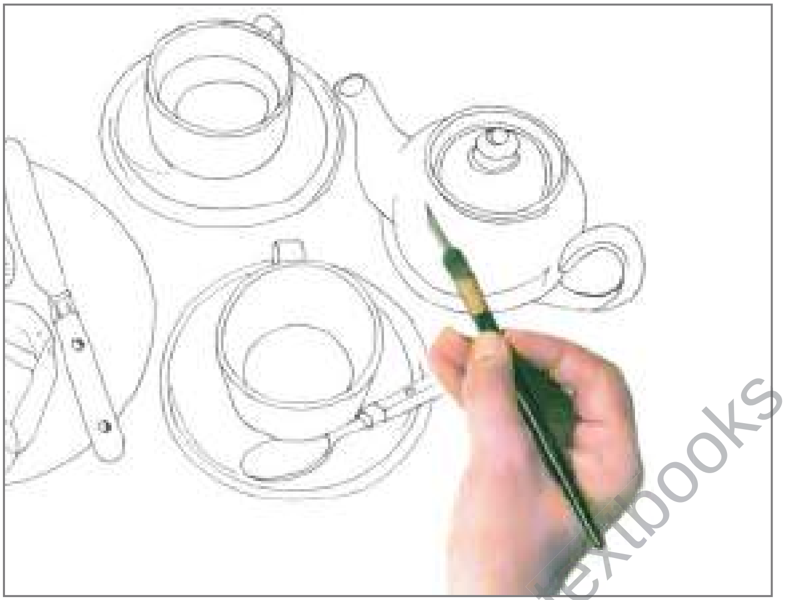

4۔ میز پر پڑے ڈبے دار کپڑے کی لکیریں کھینچتے ہوئے قلم اور سیاہی سے یہ ڈرائنگ مکمل کریں۔ کپڑے کی عمودی اور افقی لکیروں کو لگاتے ہوئے تھوڑا دھیان دیں کیونکہ یہ تھوڑی تھوڑی ترچھی محسوس ہو رہی ہوں گی۔ عمودی لکیروں کو پہلے لگائیں اس طرح کہ ان کا درمیانی فاصلہ سامنے کی جانب سے (یعنی آپ کے قریب سے) تھوڑا تھوڑا زیادہ ہوگا جبکہ پیچھے کی طرف جاتے ہوئے ان کا درمیانی فاصلہ تھوڑا تھوڑا کم ہوگا۔ یوں بننے والے ڈبے میز کی سطح کے سامنے کی جانب سے تھوڑے کھلے کھلے جبکہ پیچھے کی طرف جاتے ہوئے تھوڑے تنگ اور نوکیلے سے محسوس ہوں گے۔ اس طرح کی ڈرائنگ میز کی اوپر کی سطح میں گہرائی (Perspective) کا تاثر دے گی۔ افقی لکیروں کو بنانے سے پہلے اس بات کو یقینی بنائیں کہ عمودی لکیریں خشک ہو چکی ہیں۔

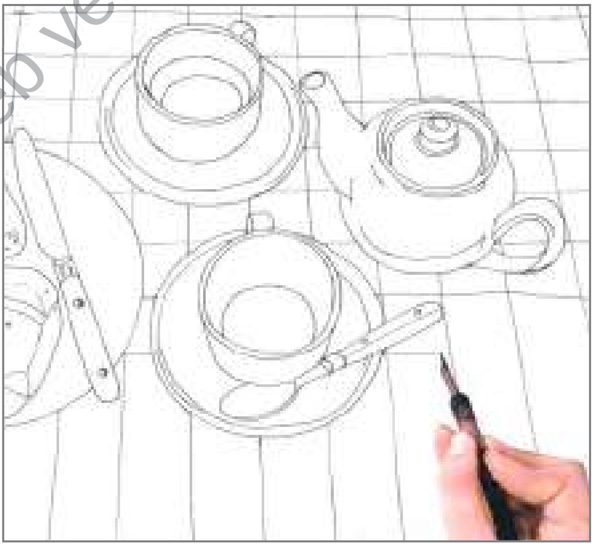

Web version of PCTB textbooks

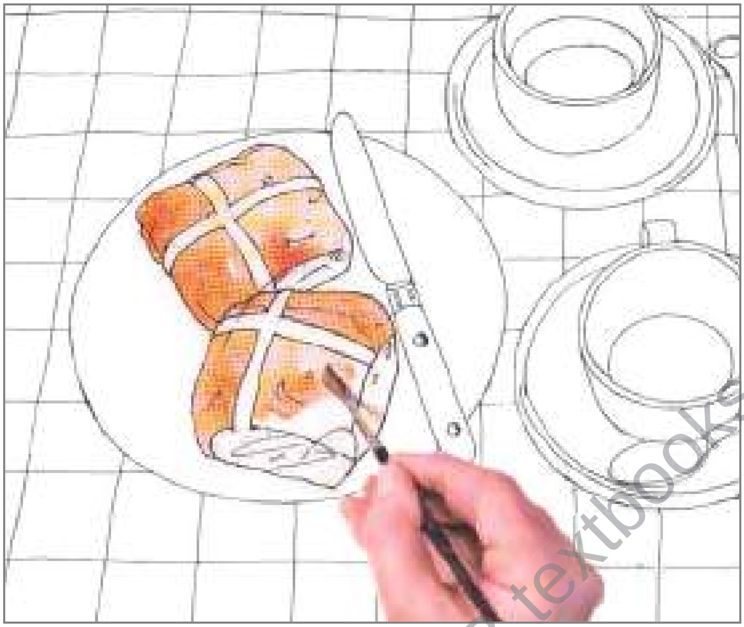

5۔ اب نرم واٹر کلر برش استعمال کرتے ہوئے پیلے بھورے(Yellow Ocher)اور سرمئی رنگ کے کے واٹر کلر کو ملا کر ایک پتلی سی تہ پلیٹ کی سطح پر پیالیوں کی دونوں جانب اور دونوں بنز(Buns) کے اوپر کی سطح پر لگائیں اور جب یہ خشک ہو جائے تو دونوں بنز(Buns) کے اوپر بھورے(Burnt Sienna)اور پیلے(Yellow) رنگ کو ملا کر ایک پتلی سی تہ لگائیں۔اس پینٹنگ پر مزید کام کرنے سے پہلے اس پر لگائے گئے رنگوں کو مکمل طور پر خشک ہونے دیں۔

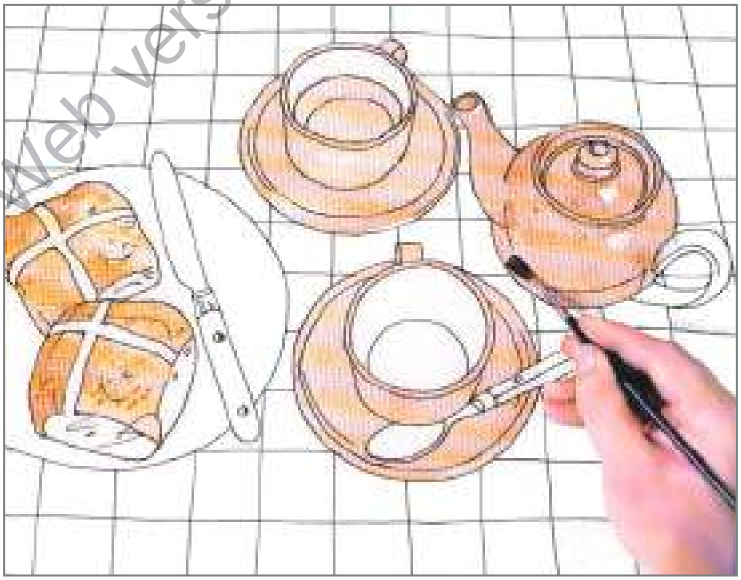

Web version of PCTB textbooks

6۔ اب بھورے رنگ (Burnt Sienna) اور گہرے بھورے رنگ (Burnt Umber) کو ملا کر ایک پتلی تہ بنز (Buns) کے گہرے رنگ کے حصوں میں لگائیں پھر اسی رنگ میں تھوڑا اور پانی ملا کر مزید پتلا کریں اور اس کی پتلی تہ چائے کی دونوں پیالیوں اور کیتلی کی سطح پر لگائیں۔ پیالیوں اور کیتلی کی سطح پر رنگ لگاتے ہوئے، چینی کے برتنوں کی چمک کا غور سے معائنہ کریں اور چمک کی جگہ کو سفید چھوڑتے جائیں یعنی چمک کی جگہ کو رنگ نہ لگائیں وہاں کاغذ کو سفید چھوڑ دیں۔ اس طرح کے عمل سے آپ برتنوں پر پڑنے والی روشنی اور ان کی چمک دار سطح کا تاثر دے سکتے ہیں۔ اب گہرے بھورے رنگ (Burnt Umber) کا پتلا سا محلول بنالیں اور اس کی مدد سے اوپر کی جانب والے کپ کی اندری سطح پر پتلی سی تہ لگائیں جس میں کچھ چائے ڈالی ہوئی ہے۔

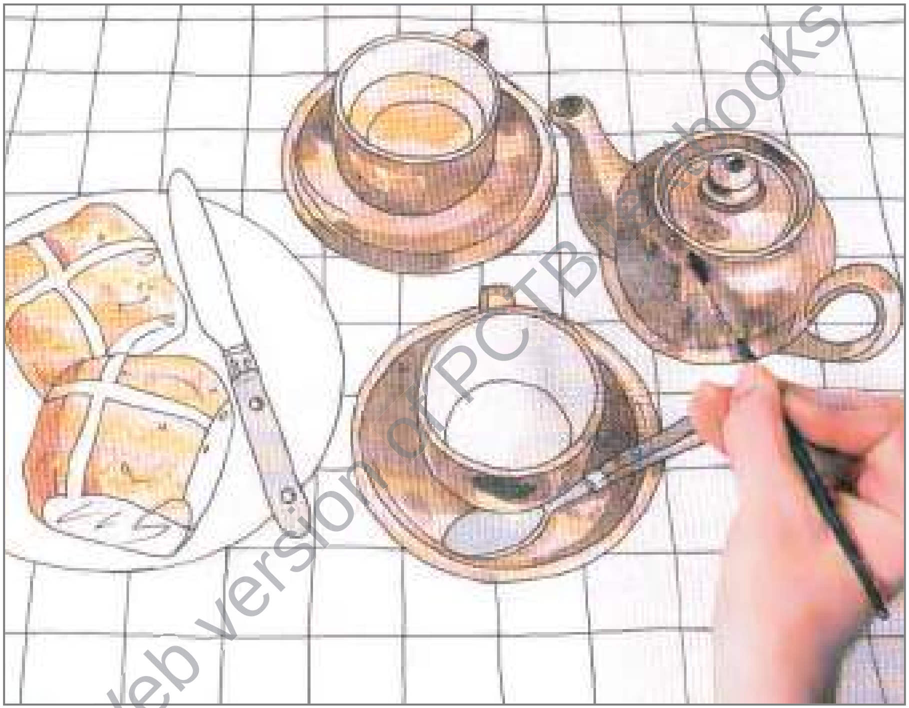
Web version of PCTB Textbooks

7۔ سرمئی اور کالے (Ivory Black) رنگ کا مکس بنائیں اور اس میں پانی ڈال کر پتلا سا محلول بنالیں اور اس رنگ کی پتلی تہ پلیٹ میں رکھی ہوئی چھری (Knife) اور چمچ کے ہینڈل (Handle) پر لگائیں۔ برتنوں کی چمک والی سطح کے اردگرد بھی اسی پتلے رنگ کی ہلکی تہ لگائیں۔ اب اس دو رنگوں کے پتلے محلول کو مزید پتلا کریں اور نرم برش کی مدد سے کپ کے اندر کے سائے دار حصے کو ہلکی سی تہ لگائیں۔ اب اس کو خشک ہونے دیں۔

اب ہلکے بھورے (Burnt Sienna)، گہرے بھورے (Burnt Umber) اور کالے رنگ کو ملائیں اور ایک گہرا رنگ بنالیں اور پھر اس رنگ کی تہ برتنوں کے گہرے رنگ کے سائے اور عکس والے حصوں میں لگائیں۔ ہلکے بھورے اور پیلے رنگ کو ملا کر ایک رنگ بنائیں اور اس کو اوپر والے کپ میں ڈالی گئی چائے کو بنانے میں استعمال کریں۔ اب ان کو مکمل طور پر خشک ہونے کے لیے چھوڑ دیں۔

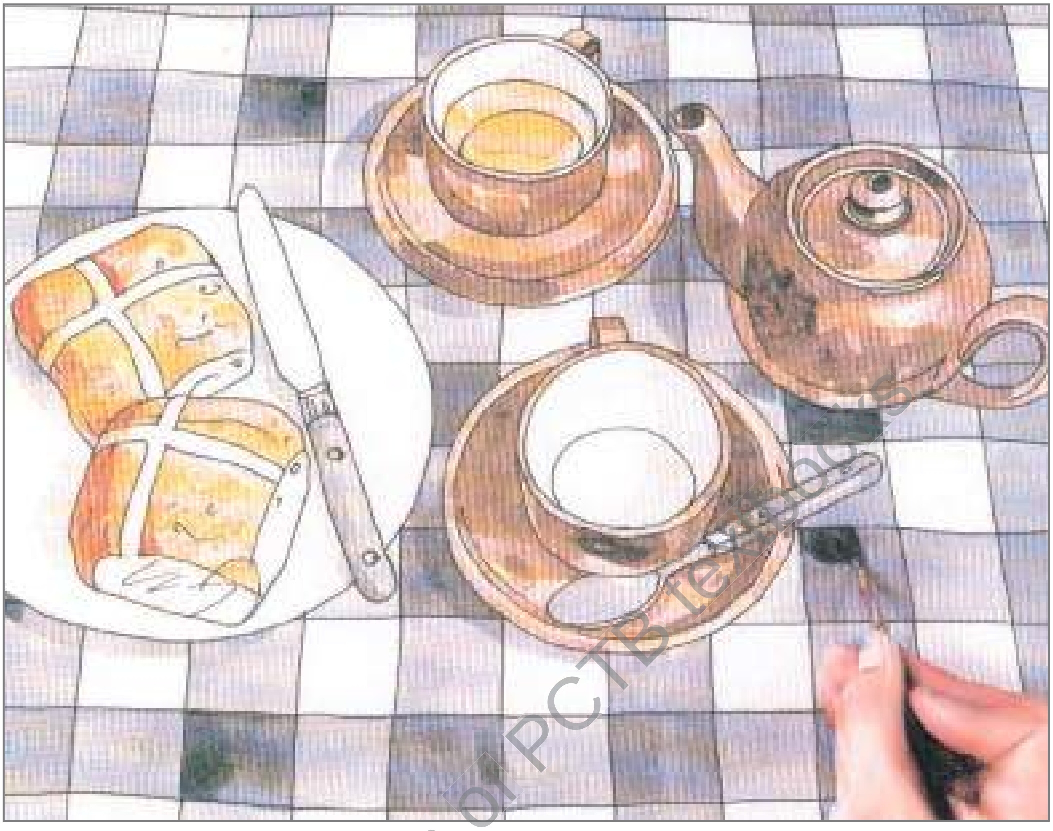

8۔ تصویر میں موجود اشیا کو حقیقی پن اور مکمل تاثر دینے کے لیے ایک گہرا سرمئی رنگ لیں اور ان کو سایہ دار جگہوں اور چھری کے ہینڈل وغیرہ کے نیچے کے حصے پر لگائیں۔ اب اسی گہرے سرمئی رنگ میں پانی ملا کر اس کو پتلا کر لیں اور میز پر پڑے کپڑے کی عمودی لکیروں کو رنگ کرتے جائیں۔ جب یہ مکمل طور پر خشک ہو جائیں تب یہی رنگ افقی جانب لکیروں پر لگاتے جائیں۔ آبی رنگوں یعنی واٹر کلر کی شفافیت اور آبی پن کی وجہ سے ایک خوب صورت ڈبے دار ڈیزائن بن جائے گا جو بالکل اسی طرح محسوس ہوگا جیسا کہ کپڑے پر بنا ہوا ہے۔ اب اس کو خشک ہونے دیں۔ اب اسی رنگ کا استعمال کرتے ہوئے کپڑے کی سطح پر برتنوں کے بننے والے سائے کو بھی ایک ہلکی تہ کی صورت میں بنائیں۔ آپ غور کریں گے تو پتا چلے گا یہ سائے ایک طرف سے آتی ہوئی روشنی کی وجہ سے بن رہے ہیں۔ اب پھر سے ان کو خشک ہونے کے لیے چھوڑ دیں۔ آخر میں جب تمام رنگ اچھی طرح خشک ہو جائیں تو کپڑے کے کچھ گہرے رنگ کے ڈبوں کو گہرے سرمئی رنگ سے تھوڑا تھوڑا گہرا رنگ لگاتے ہوئے مکمل کریں۔

نوٹ: اساتذہ اسی طرح کی مختلف اشیا کمرا جماعت میں کسی میز پر ترتیب دیں اور مختلف قسم کے رنگوں کا استعمال کرتے ہوئے طلبہ کو اس کی مشق کرنے کی ترغیب دیں۔ اس طرح کی مشق کرنے کے لیے طلبہ کو پیسٹل کلر، پنسل کلر اور واٹر کلر استعمال کرنے کی ہدایت دی جا سکتی ہے۔

Web version of PCTB textbooks

شکل 3.12: مختلف میٹریل سے مشق کرنے کی ایک اور تجویز (کاغذ پر پنسل کلر اور مارکر کا استعمال)

شکل 3.13: اس مشق میں بنائی جانے والی چیزوں کی ایک اور ترتیب تا کہ طلبہ و طالبات مختلف طریقے سے آبی رنگوں کی پینٹنگ کرنے کی مشق کریں۔

پینٹنگ کی مشق نمبر 2

واٹر کلر پینٹنگ (Watercolor Painting)

پکی مٹی کے گملے

(Terracotta Pots)

شکل 3.14

سامان:

1۔ واٹر کلر پیپر (Watercolor Paper)

2۔ واٹر کلر کٹ یا ٹیوبز جن میں مندرجہ ذیل رنگ ہوں:

نارنجی (Orange)، بھورا (Burnt sienna)، گہرا گلابی (Opera Rose)، لیموں جیسا پیلا رنگ (Lemon Yellow)، گہرا پیلا (Yellow Aureoline) یا (Yellow Mid)، سبز رنگ دو قسم کا ہلکا اور گہرا، گہرا سرخ (Winsor Red)، سرخ (Winsor Red)، گلابی سرخ (Scarlet)، ہلکا نیلا (Cobalt Blue) اور گہرا نیلا (Winsor Blue)۔

3۔ واٹر کلر استعمال کرنے کی پیلیٹ (Watercolor Pallet)

4۔ سیبل ہیر (Sable Hair) نرم برش نمبر 4، نمبر 6 اور نمبر 12

5۔ 2HB پنسل خاکہ کشی کے لیے

نوٹ: اساتذہ کرام عملی طور پر طلبہ کو ڈرائنگ پیپر کو ڈرائنگ بورڈ پر کاغذ کی ٹیپ کی مدد سے چسپاں کرنا سکھائیں تا کہ کاغذ کی سطح زیادہ پانی اور واٹر کلر لگانے کی وجہ سے اکٹھی نہ ہو۔ کاغذ کی ٹیپ کاغذ کے چاروں طرف اچھی طرح لگے گی اور جب تک پینٹنگ بالکل خشک نہ ہو جائے کاغذ کو بورڈ سے نہ اتاریں۔ اسے کاغذ کی ٹیپ کے ساتھ خشک ہونے تک لگا رہنے دیں۔

ابتدائی خاکہ بنانے کے لیے نیچے تصاویر میں دیے گئے مراحل کو غور سے دیکھیں۔ اس ڈرائنگ کو بنانے کے لیے ڈرائنگ کی مشق نمبر 3: سڈول یا ایک جیسی اطراف والی اشیا کی ڈرائنگ (Draw symmetrical objects) کے مطابق گملوں کا خاکہ بنائیں۔

Web version of PCTB textbooks

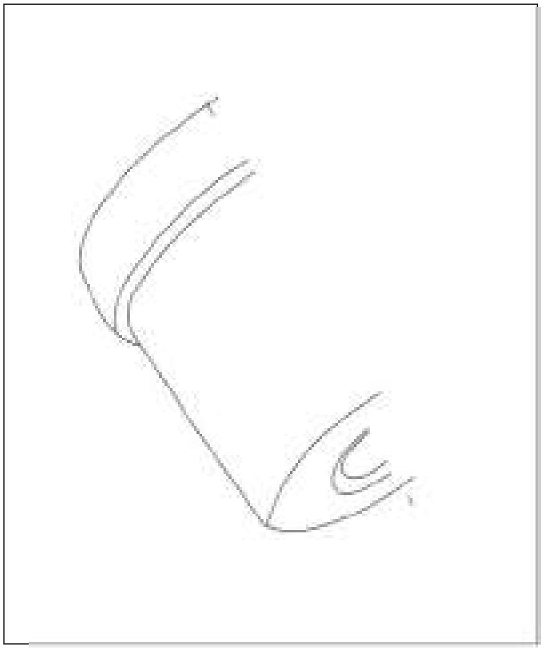

1.

2.

3.

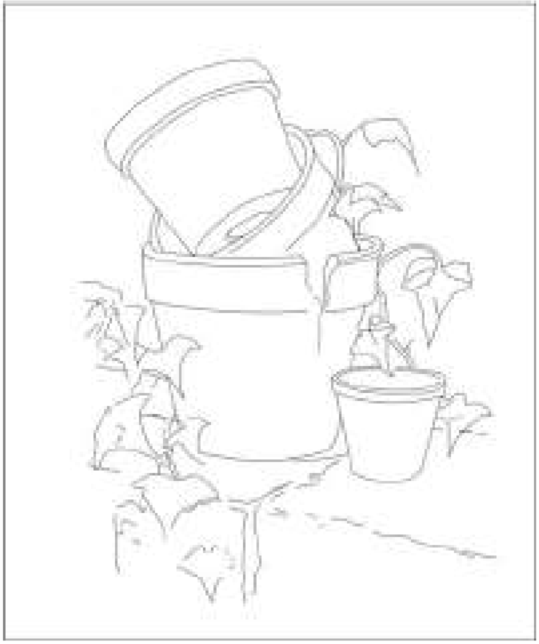

4.

Web version of PCTB textbooks

5۔ کاغذ کو بورڈ کی سطح پر چسپاں کرنے اور ابتدائی خاکہ بنانے کے بعد پیلے، سبز تھوڑے سے ہلکے نیلے اور نارنجی رنگوں کی پتلی سی تہ تصویر کے مطابق بڑے نرم برش کی مدد سے لگائیں اور اس کو چند منٹوں کے لیے خشک ہونے دیں۔

6۔ سب سے پہلے چھوٹا گملا پینٹ کرنا شروع کریں، پکی مٹی کے رنگ کی یقین دہانی کے لیے یہ ضروری ہے۔اب نارنجی، سرخ اور پیلے رنگ کو چھوٹے گملے کے گہرے سائے والے اور روشنی والے حصّے کو معائنہ کرتے ہوئے لگائیں۔

7۔ پینٹنگ کے سب سے نچلے حصے میں بنے دیوار کے اگلے سائے دار حصے اور اس کی اینٹوں کے درمیان پڑی دراڑ کو مزید مٹی کے رنگوں کی تہہ لگاتے ہوئے بنائیں۔ گملے کے اندر والے حصے میں تصویر کے مطابق گلابی سرخ رنگ کی ہلکی تہہ لگائیں اور چند سیکنڈز کے لیے خشک ہونے دیں۔ پھر اسی سطح پر سرخ اور جامنی رنگوں کا اضافہ کریں۔

Web version of PCTB textbooks

8۔ اب بڑے گملے پر سرخ، نارنجی اور تھوڑے سے پیلے بھورے رنگ کی پتلی تہ لگائیں اور اس کے رنگ خشک ہونے سے پہلے پہلے گیلی سطح پر ہی چند ایک جگہوں پر سبز رنگ سے کام کریں۔

Web version of PCTB textbooks

9۔ اب اسی طرح تیسرے گملے اور چوتھے گملے جس نے تیسرے گملے کو کور کیا ہوا ہے، کو پینٹ کرنا شروع کریں۔ چوتھے گملے کے نچلے حصّے کو ہلکے بھورے اور پیلے رنگ کی پتلی تہ لگائیں اور روشنی والے حصے کو سفید چھوڑتے جائیں تاکہ اس پر آخر میں روشنی کے تاثر کے مطابق رنگ لگا سکیں۔

10۔ اب تیسرے گملے میں گہرے رنگوں کا اضافہ کریں، اس پر سرخ رنگ اور کہیں کہیں نیلے اور جامنی رنگوں سے گہرے نشان بنائیں کیونکہ اس گملے کا زیادہ تر حصہ گہرے سایہ میں ہے پھر اس کو خشک ہونے دیں۔

11۔ چوتھے گملے پر رنگ لگائیں اور اس کی گیلی سطح پر ہی مزید کام کریں۔ اس کے درمیانی حصّہ پر ہلکے بھورے اور پیلے رنگ کی تہ لگائیں اور بائیں جانب گلابی اور بھورے (Sienna) اور نارنجی رنگ سے کام کریں جبکہ دائیں جانب کے حصہ میں گلابی، نارنجی اور گلابی سرخ رنگوں کی پتلی تہ لگائیں پھر اسے خشک ہونے دیں۔

Web version of PCTB textbooks

12۔ چوتھے گملے کے نچلے حصے کو جامنی رنگ لگاتے ہوئے مکمل کریں لیکن اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ اس کے درمیانی دائرے کو جو بالکل اس کے نچلے حصہ کے درمیان میں ہے اسے بالکل ہلکا یا سفید چھوڑ دیں تا کہ اس کے اندر روشنی کو واضح کیا جا سکے۔

13۔ اب سب سے پہلے اور سب سے چھوٹے گملے پر دوبارہ کام کریں۔ اب نیلے اور نارنجی رنگ کی مدد سے کچھ پتوں کی تفصیل بنائیں اور پھر نیلے اور جامنی رنگ کو استعمال کرتے ہوئے چھوٹے گملے کی ایک طرف بننے والے گہرے سائے کو بنائیں۔ سایہ بنانے کے لیے روشنی کے رخ کا غور سے معائنہ کریں۔

Web version of PCTB textbooks

14۔ اب پیچھے موجود پتوں کو بنانے کے لیے مختلف قسم کے سبز اور نیلے رنگوں کا استعمال کریں، دیوار کے بالکل پیچھے اور گملوں کے پیچھے کے حصے میں نسبتاً گہرے رنگ استعمال کریں۔

15۔ اب پینٹنگ کے نچلے حصے میں دیوار کی سطح پر کام کریں، اور اس میں پڑی اینٹوں کے درمیان کی دراڑ کو دھیان میں رکھتے ہوئے نیلے، جامنی اور بھورے رنگوں کا اضافہ کریں۔

Web version of PCTB textbooks

Web version of PCTB textbooks

16۔ اب گملوں کی سطح پر بننے والے گہرے سایوں کو بنانے کے لیے گلابی، سرخ، جامنی اور تھوڑے سے نیلے رنگ کی نسبتاً ایک موٹی تہ کا استعمال کریں۔

Web version of PCTB textbooks

17۔ اب دیوار کی سطح کے قریب کچھ پتوں کی تفصیل میں اضافہ کریں اور ان پر سبز اور پیلے رنگ سے کام کریں۔ پھر ان پتوں کا دیوار پر پڑتا ہوا سایہ بھی بنائیں۔ پینٹنگ کو مکمل کرنے کے لیے گملوں اور پتوں کی مزید تفصیل میں اضافہ کریں اور خشک ہونے دیں۔

18۔ تصویر کو غور سے دیکھتے ہوئے پینٹنگ مکمل کریں۔

نوٹ: اساتذہ کرام اسی طرح کی واٹر کلر کی مشقیں کروانے کے لیے مختلف اشیا کو ترتیب دے سکتے ہیں اور واٹر کلر کے علاوہ مختلف میڈیم یعنی پیسٹل اور کلر پینسل کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے۔

شکل 3.15: اسٹل لائف بنانے کی ایک اور تجویز

Web version of PCTB textbooks

پینٹنگ کی مشق نمبر 3

رنگین کاغذ پر پیسٹل کی مدد سے لینڈ اسکیپ بنانا Landscape with pastel on tinted sheet

شکل 3.16

سامان:

1۔ نرم پیسٹل (Soft Pastel)

2۔ رنگین پیسٹل شیٹ (Tinted Pastel Sheet)
ہلکے نارنجی رنگ میں

3۔ ڈرائنگ بورڈ

4۔ ایزل (Easel) اگر ضرورت ہو

5۔ پیسٹل فکسیٹو (Pastel Fixative)

Web version of PCTB textbooks

1۔ سب سے پہلے سب سے پیچھے کے منظر (Background) کو تشکیل دیں اور گہرے نیلے رنگ سے آسمان والے حصہ کو کور (Cover) کریں اور پھر ہلکے نیلے رنگ کو استعمال کرتے ہوئے اس کو واضح کریں۔ بادلوں کی اشکال اور ساخت کو بنانے کے لیے بہت ہلکے نیلے رنگ کا انتخاب کریں اور اپنی انگلی کی پور سے بادلوں کے رنگ کو تھوڑا تھوڑا رگڑیں۔

2۔ اس لینڈ اسکیپ میں زمین اور آسمان کے درمیان درختوں کی ایک مدہم سی لائن بنی ہوتی ہے۔ اس کو بنانے کے لیے گہرے زیتونی رنگ (Olive Green) یا گہرے پیلے سبز (Yellow Green) رنگ کے پیسٹل کا استعمال کریں اور اس کے اوپر تھوڑا تھوڑا گہرے بھورے رنگ سے کام کریں۔ اور پھر کہیں کہیں کالے پیسٹل سے نشان لگائیں۔ درختوں کی اس لائن کو مندرجہ بالا رنگوں سے بنانے کے بعد انگلی کی پور سے اس طرح تھوڑا تھوڑا رگڑیں کہ اس کے بالائی کنارے کی ساخت خراب نہ ہو اور درختوں کی چوٹیوں (Top) کی ساخت واضح رہے۔

Web version of PCTB textbooks

3۔ اب دور موجود زمین (Middle Ground) کو بنانے کے لیے افقی سمت نشانات لگائیں (Horizontal Strokes) اور اس کام کے لیے ہلکے پیلے نیپلز (Naples Yellow)، کریم (Cream)، مختلف قسم کے ہلکے سبز، بھورے پیلے (Yellow Ocher) رنگوں کا استعمال کریں اور چند ایک جگہوں پر بھورے رنگ (Burnt Sienna) سے نشان لگائیں۔ اس کام کو کرنے کے لیے رنگوں پر ہاتھ کا دباؤ ہلکا رکھیں اور پیچھے دوری پر موجود درختوں کو کسی تفصیل کے بغیر صرف ایک عکس (Impression) یا بنیادی شکل (Shape) کی طرح بنائیں۔

4۔ اب نیپل پیلے (Naples Yellow) یا کریم کلر کو زیادہ مقدار میں استعمال کرتے ہوئے درمیانی حصہ تک اس طرح کام کریں کہ کہیں کہیں کا غذ کا ہلکا نارنجی رنگ نظر آتا رہے۔ یہ ہلکا نارنجی رنگ کہیں کہیں زمین اور مٹی کے ہونے کا تاثر قائم کرے گا۔ اب دور دور فاصلے پر اُگی گھاس اور پتوں کو بنانے کے لیے بھورے رنگ (Burnt Sienna) اور زیتونی سبز (Olive Green) رنگ کا استعمال کریں۔

5۔ اب زمین کے قریب کے حصّے کو غور سے دیکھتے ہوئے پینٹنگ کے نچلے حصے (Foreground) میں زمین پر نظر آنے والے رنگوں کی تہ کہیں کہیں نشانوں اور دھبوں کی صورت میں لگائیں۔ جامنی سرخ رنگ کے نشانات بنانے کے لیے پہلے جامنی رنگ کا استعمال کریں اور پھر سرخ رنگ اس کے اوپر لگائیں اور جہاں کہیں اس سے گہرا رنگ لگانا ہو وہاں ان دونوں رنگوں کے ساتھ بھورے رنگ (Burnt Umbers) کا استعمال کریں۔ سامنے کے حصّے کے گھاس پھونس کو بنانے کے لیے پیلے سبز (Yellow Green) یا زیتونی سبز (Olive or Sap Green) پیسٹل کا استعمال کریں اور ان پر پڑتی روشنی کا تاثر دینے کے لیے ہلکے پیلے سبز (Light Yellow Green) رنگ کا استعمال کریں۔

Web version of PCTB textbooks

6۔ اب اس پینٹنگ میں لینڈ اسکیپ میں موجود پتھروں اور دوری پر موجود درختوں کی تفصیل میں اضافہ کرتے ہوئے کام کو جاری رکھیں۔

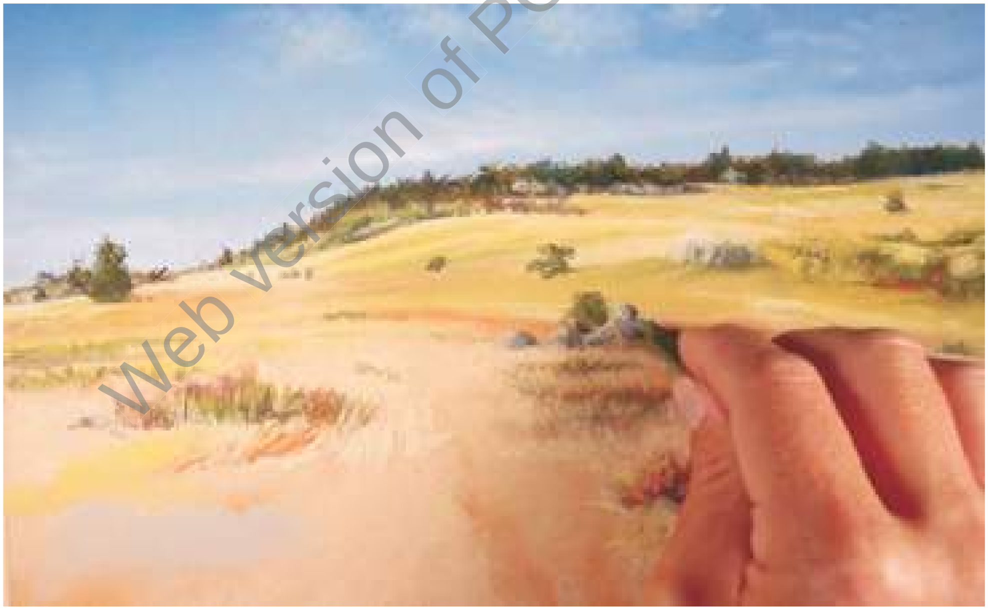

7۔ اب زمین کے سب سے قریبی حصے میں گھاس کو بڑے بڑے لمبے نشانات لگاتے ہوئے (Longer Strokes) بنائیں اور اس کام کو کرنے کے لیے پہلے سے زیادہ گہرے رنگ ہاتھ کے دباؤ کے ساتھ استعمال کریں۔ زمین کے سامنے کے حصے کی تفصیل کی نقالی کرنے کے لیے رنگوں کی زیادہ ورائٹی استعمال کرنے کی کوشش کریں۔

Web version of PCTB textbooks

8۔ زمین کے سامنے کے حصے (Foreground) پر کام کرتے ہوئے گہرے رنگوں کا ستعمال کریں۔ ایسا کرنے سے آپ کی پینٹنگ میں گہرائی کا تاثر (Sense of Perspective) قائم ہوگا اور دیکھنے والا فاصلے اور گہرائی کو محسوس کر سکے گا۔ گھاس کی بڑی ڈنڈیاں اور پتے بنانے کے لیے ہاتھ کے زیادہ دباؤ کے ساتھ بڑے بڑے نشانات بنائیں۔ اس طرح آپ گھاس اور زمین کے اس حصے کا زیادہ حقیقی اور تفصیلی نقش بنا سکتے ہیں۔

9۔ سامنے کے زمینی حصے (Foreground) میں ایک اور پتھر کا اضافہ کریں۔ اب اس پتھر کو پہلے کی نسبت زیادہ حقیقی شکل دینے کی کوشش کریں اور ایک طرف سے پڑتی ہوئی روشنی کے تاثر کو بھی زیادہ گہرائی سے بنائیں اور پھر اس کے اردگرد اگی گھاس کے لمبے پتے اور ڈنڈیاں بھی نمایاں انداز میں بنائیں۔

Web version of PCTB textbooks

10۔ گھاس کی نچلی سطح پر لگائے گئے گہرے رنگ کو چھوڑتے ہوئے اوپری حصے کی لمبی گھاس پر ہلکے پیلے یا کریم کلر (Cream) سے کچھ اضافی اور زیادہ لمبی گھاس کا تاثر قائم کریں۔ اس طرح کرنے سے گھاس کے نیچے گہرے رنگ کی مٹی اور زمین واضح ہو جائے گی۔

11۔ اب اسی طرح لمبی گھاس کے پتوں کے اوپر کریم کلر سے روشنی کا تاثر قائم کریں۔

Web version of PCTB textbooks

12۔ آخر میں بادلوں کے اوپر بھی روشنی کا تاثر (Highlights) قائم کریں تاکہ یہ مزید واضح ہو جائیں اور انگلی کی مدد سے ان کو تھوڑا تھوڑا رگڑ (Blend) دیں۔

13۔ لینڈ اسکیپ کو مکمل کرنے کے بعد اسے پیسٹل کو فکس کرنے والے فکسیٹو (Fixative) استعمال کرتے ہوئے محفوظ کر لیں تاکہ یہ زیادہ عرصے تک قائم رہ سکے۔

Web version of PCTB textbooks

باب 4

گرافک ڈیزائن کا تعارف
(Introduction to Graphic Design)

گرافک ڈیزائن بصری مواصلات کا ایک ایسا شعبہ ہے جس میں فوٹوگرافی، خاکہ کشی، لکھائی، فنِ طباعت یعنی چھپائی کے فن کے ذریعے سے پیغام رسانی کا کام اور مواصلاتی مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے۔

ایک گرافک ڈیزائنر بہت سی تصاویر، لکھائی، نشان، علامتوں اور اشاروں کو ترتیب دیتے ہوئے ایسی اشکال کو تشکیل دیتا ہے جو پیغام رسانی اور مواصلاتی ضروریات کو پورا کرتی ہیں۔ اس مقصد کے لیے وہ بصری آرٹ (Visual Art)، فنِ طباعت (Typography) اور پیج لے آؤٹ (Page Layout) کا استعمال کرتا ہے۔ عام طور پر یہ شعبہ لوگو (Logo) بنانے یا برانڈنگ (Branding) کے لیے (جسے کارپوریٹ ڈیزائن بھی کہا جا سکتا ہے)، کتابیں بنانے، رسالے اور اخبارات بنانے کے لیے (جسے اداراتی ڈیزائن (Editorial Design) کہا جاتا ہے)، پوسٹر بنانے یا اشتہار رسانی کے لیے، ویب ڈیزائننگ (Web Designing)، ماحولیاتی ڈیزائن (Environmental Design) کے لیے نشان اور علامتوں کو بنانے (Signage) کے لیے یا پھر مختلف اشیا کی پیکیجنگ (Packaging) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

4.1 کیلی گرافی یا فنِ خطاطی (Calligraphy)

ایک زبان کا سکرپٹ (Script) یعنی تحریر کرنے کا عمل اور عوام میں اس کی سمجھ بوجھ بصری مواصلات اور ابلاغ کی بنیاد بن جاتا ہے۔ ایک ڈیزائنر کو مختلف چیزوں کے لیبل (Labels)، پوسٹر، پوسٹل سٹامپ (Postal Stamp) کتابوں کے کور یا برانڈنگ (Branding) کے لیے فنِ خطاطی یا فنِ طباعت میں تخلیقی اور جمالیاتی مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ڈیزائنر کی تخلیقی حس اور حروف کی خوبصورت لکھائی (Calligraphy) بصری مواصلات میں ایک زبردست جمالیاتی دلکشی پیدا کرتی ہے۔ فنِ خطاطی کا تعلق الفاظ اور حروف لکھنے سے ہے لیکن اس کا مقصد پیغامات کو ایک اچھوتے انداز میں پیش کرنا ہے۔

4.2 اردو فنِ خطاطی

پاکستان میں اردو کی لکھائی کے لیے عام طور پر خطِ نستعلیق[2] کو ایک معیاری انداز سمجھا جاتا ہے۔ اس خط کو بھارت اور پاکستان دونوں میں بڑے پیمانے پر استعمال کیا جاتا ہے۔ خطاطوں کی کئی نسلوں نے اس خط کے انداز، قوانین اور ضوابط کو نکھارا ہے۔ اردو زبان کے حروفِ تہجّی زیادہ تر عربی زبان سے لیے گئے ہیں جبکہ عربی زبان کے حروف آرامی زبان سے ماخوذ ہیں۔ جنوبی ایشیا میں اردو زبان کو دو رسم الخط میں لکھا جاتا ہے۔ ایک دیوناگری اور دوسرا عربی خط کہلاتا ہے۔ بھارتی علاقوں میں اردو زبان پر ہندی زبان کا خاصا اثر دکھائی دیتا ہے اور وہاں

Web Version of PCTB textbooks

الفاظ کے چناؤ اور لکھنے کے انداز میں وہاں کی علاقائی زبانوں کا اثر نمایاں ہے خاص طور پر سنسکرت کا۔ تاہم پاکستان میں اردو زبان کی لکھائی پر فارسی اور عربی کا اثر قائم ہے اور خطِ نستعلیق میں لکھا جاتا ہے۔ خطِ نستعلیق عربی زبان کے دو رسم الخط سے مل کر وجود میں آیا جن کو ''نسخ'' اور ''تعلیق'' کہا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کا نام نسخ۔تعلیق کہلایا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کا مخفف نستعلیق بن گیا۔

خطِ نستعلیق کی خطاطی کے لیے ساز و سامان

1۔ قلم

اس خط کی بنیادی مشق کے لیے ایک ایسے قلم کی ضرورت ہوتی ہے جس کی نوک دائیں جانب ترچھی ہوتی ہے جس کی مدد سے اوپر نیچے اور دائیں بائیں، باریک اور چوڑے نشان یا لکیریں بنائی جاسکتی ہیں۔ یہ قلم روایتی طور پر بانس (Bamboo) سے بنایا جاتا ہے۔

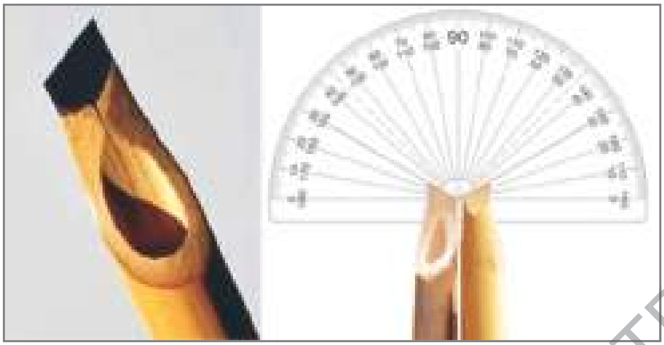

شکل 4.1: قلم

2۔ سیاہی

مغلیہ دور میں برصغیر کے خطاط عام طور پر ہاتھ سے بنی سیاہی استعمال کرتے تھے جسے وہ دیے کی کالک (Lamp Soot)، پانی اور گوند کو ملا کر بناتے تھے۔ مصطفیٰ نامی شخص نے سیاہی بنانے کا یہ طریقہ ایجاد کیا جس کی نسبت سے یہ مصطفائی روشنائی کہلائی۔ موجودہ دور میں بہت سی بین الاقوامی سیاہیاں بازاروں میں عام پائی جاتی ہیں جن کو مشرقِ وسطیٰ، ترکی اور جنوبی افریقہ جیسے ممالک سے درآمد کیا جاتا ہے۔

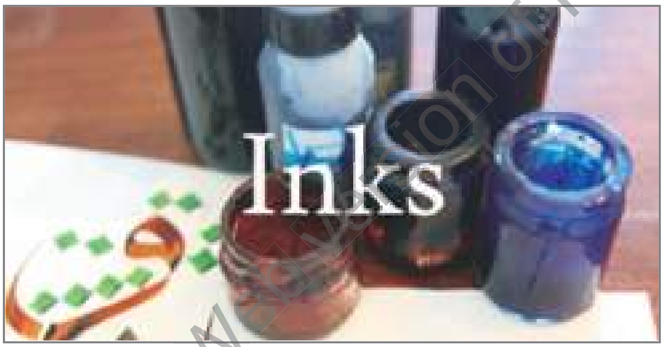

شکل 4.2: سیاہی

3۔ کاغذ

خطاطی کی مشق کے لیے روایتی طور پر ریشمی کاغذ کو پسند کیا جاتا ہے کیونکہ اس کی ملائم سطح پر قلم اور سیاہی کی مدد سے کافی روانی سے مشقیں کی جاسکتی ہیں۔ عام طور پر خطاطی کے لیے تین اقسام کے کاغذ استعمال ہوتے ہیں۔ معیاری سفید اور چمکدار سطح کا کاغذ، ہاتھ

شکل 4.3: کاغذ

Web Version of PCTB textbooks

سے بنا اور رنگا ہوا کاغذ اور بھارتی آھاری کاغذ۔

اردو خطاطی کی مشق نمبر 1

اردو حروفِ تہجی کی مشق

سامان: قلم، سیاہی، کاغذ (خطاطی کے لیے چار لکیری کاغذ کا استعمال کیا جائے گا۔

شکل 4.4: اصولوں کے مطابق مشق کرنے کے لیے چار لکیروں کی مثال

نوٹ: طلبہ اردو کے تمام حروفِ تہجی کو خطِ نستعلیق کے قوانین کے مطابق چار لکیری کاغذ پر مشق کریں گے۔

شکل 4.5: خطِ نستعلیق کے حروف

Web version of PCTB textbooks

اردو خطاطی کی مشق نمبر 2

خطِ نستعلیق میں ''ا'' کی بناوٹ

سامان: قلم، سیاہی، کاغذ

نوٹ: خطِ نستعلیق کے مطابق حرف ''ا'' کی بناوٹ کو سیکھنے کے لیے نیچے دی گئی ڈائیگرام میں موجود ہدایات پر عمل کریں۔

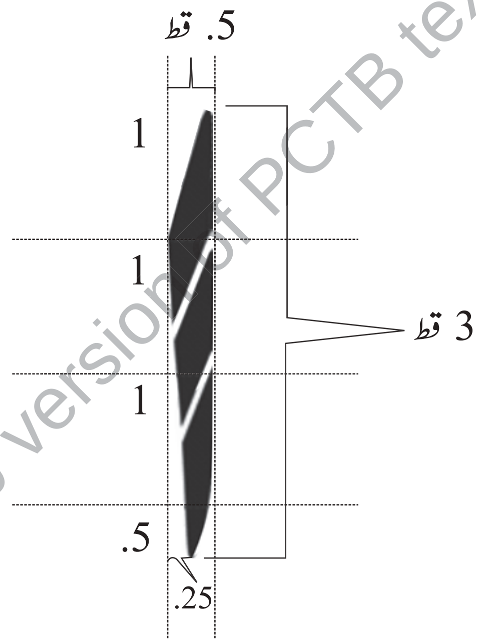

Web version of PCTB textbooks

اردو خطاطی کی مشق نمبر 3

خطِ نستعلیق میں حرف "ہ" کی بناوٹ

سامان: قلم، سیاہی، کاغذ

نوٹ: خطِ نستعلیق کے مطابق حرف "ہ" کی بناوٹ کو مکمل طور پر سیکھنے کے لیے نیچے دی گئی ڈائیگرام میں موجود ہدایات پر عمل کریں۔

Web version of PCTB textbooks

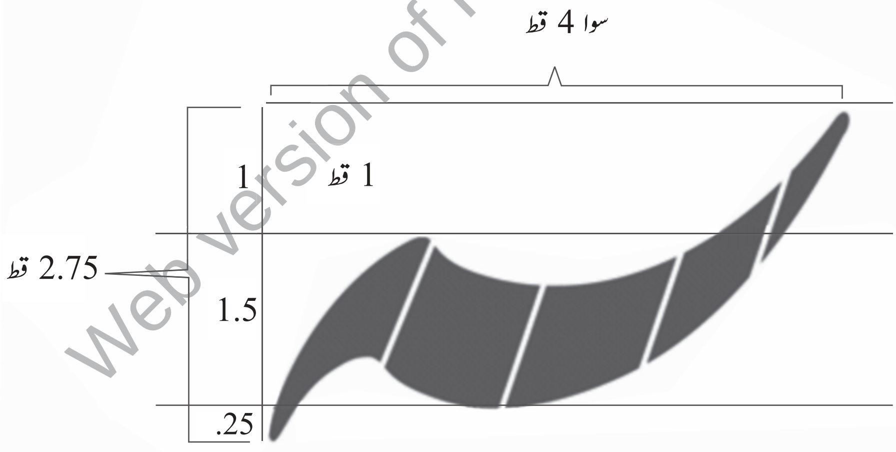

اردو خطاطی کی مشق نمبر 4

خطِ نستعلیق میں حرف ''ب'' کی بناوٹ

سامان: قلم، سیاہی، کاغذ

نوٹ:

خطِ نستعلیق کے مطابق حرف ''ب'' کی بناوٹ کو مکمل طور پر سیکھنے کے لیے نیچے دی گئی ڈائیگرام میں موجود ہدایات پر عمل کریں۔

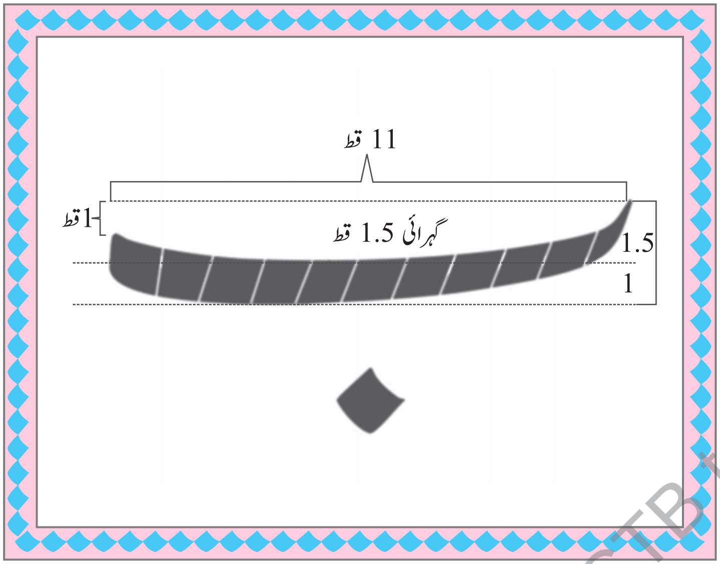

اردو خطاطی کی مشق نمبر 5

خطِ نستعلیق میں حرف ''ت'' کی بناوٹ

سامان: قلم، سیاہی، کاغذ

نوٹ:

خطِ نستعلیق کے مطابق حرف ''ت'' کی بناوٹ کو مکمل طور پر سیکھنے کے لیے نیچے دی گئی ڈائیگرام میں موجود ہدایات پر عمل کریں۔

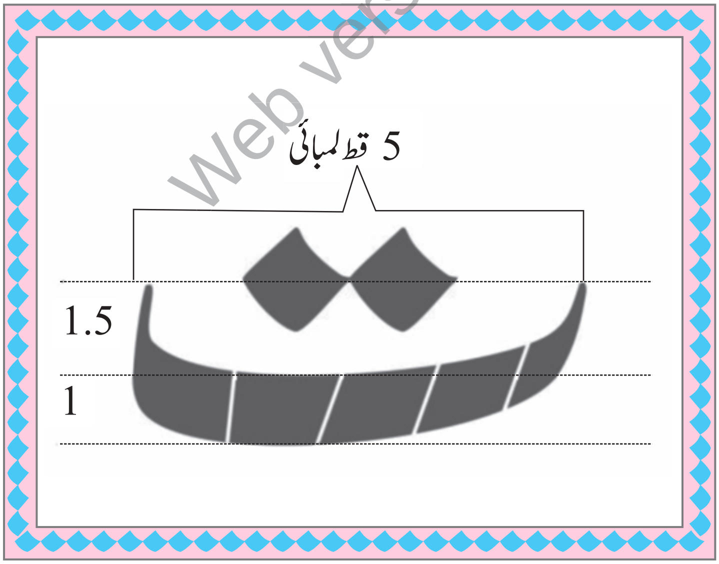

Web version of PCTB textbooks

اردو خطاطی کی مشق نمبر 6

خطِ نستعلیق میں حرف ''ج'' کی بناوٹ

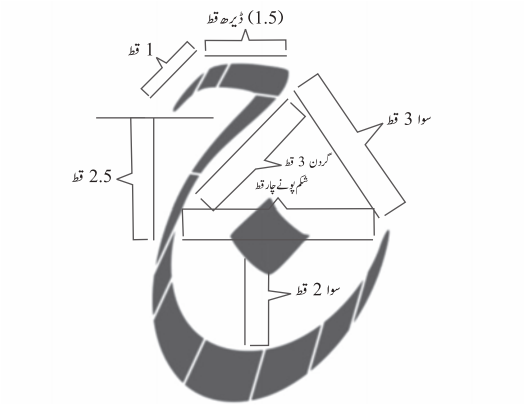

سامان:

قلم، سیاہی، کاغذ

نوٹ: خطِ نستعلیق کے مطابق حرف ''ج'' کی بناوٹ کو مکمل طور پر سیکھنے کے لیے نیچے دی گئی ڈائیگرام میں موجود ہدایات پر عمل کریں۔

Web version of PCTBtextbooks

اردو خطاطی کی مشق نمبر 7

خطِ نستعلیق میں حرف ''د'' کی بناوٹ

سامان: قلم، سیاہی، کاغذ

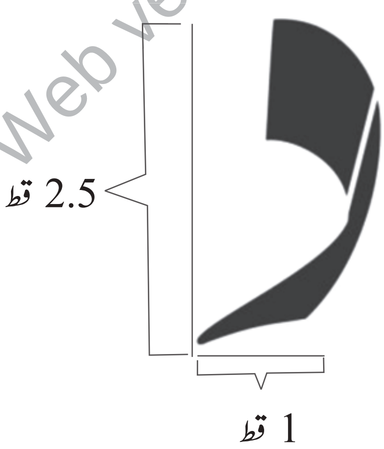

نوٹ: خطِ نستعلیق کے مطابق حرف ''د'' کی بناوٹ کو مکمل طور پر سیکھنے کے لیے نیچے دی گئی ڈائیگرام میں موجود ہدایات پر عمل کریں۔

اردو خطاطی کی مشق نمبر 8

خطِ نستعلیق میں حرف ''ر'' کی بناوٹ

سامان: قلم، سیاہی، کاغذ

نوٹ: خطِ نستعلیق کے مطابق حرف ''ر'' کی بناوٹ کو مکمل طور پر سیکھنے کے لیے نیچے دی گئی ڈائیگرام میں موجود ہدایات پر عمل کریں۔

'ر' کا پہلا طریقہ

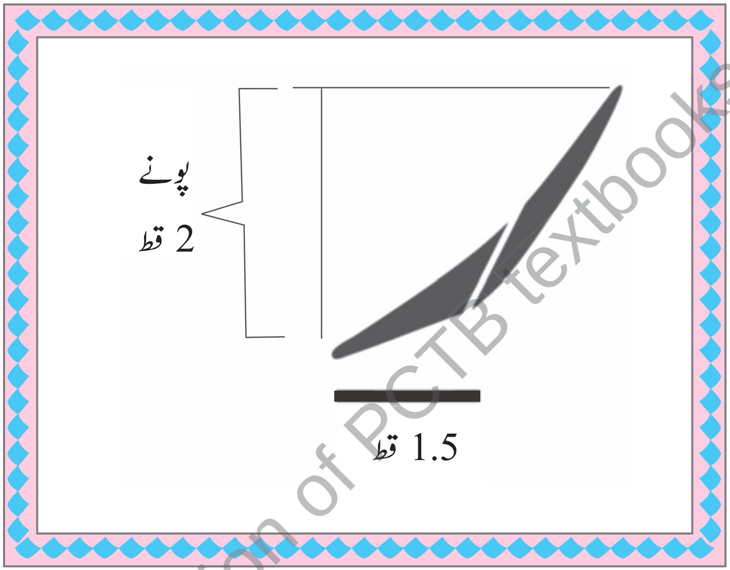

'ر' کا دوسرا طریقہ

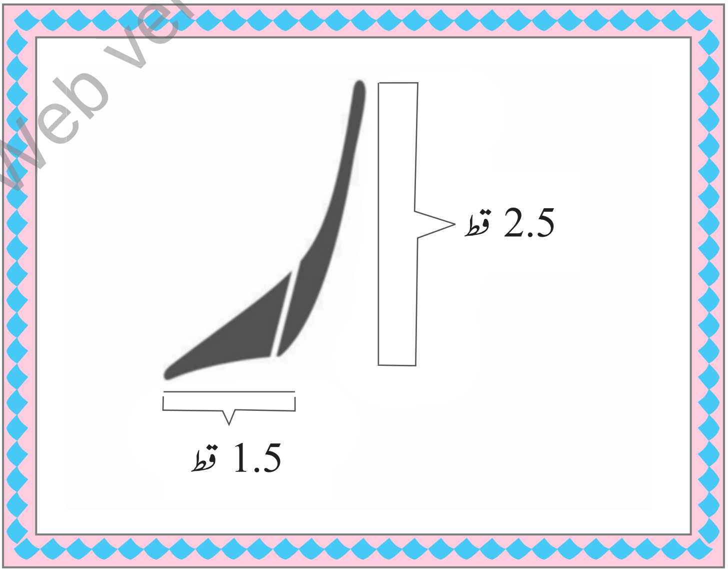

Web version of PCTB textbooks

اردو خطاطی کی مشق نمبر 9

خطِ نستعلیق میں حرف ''س'' کی بناوٹ

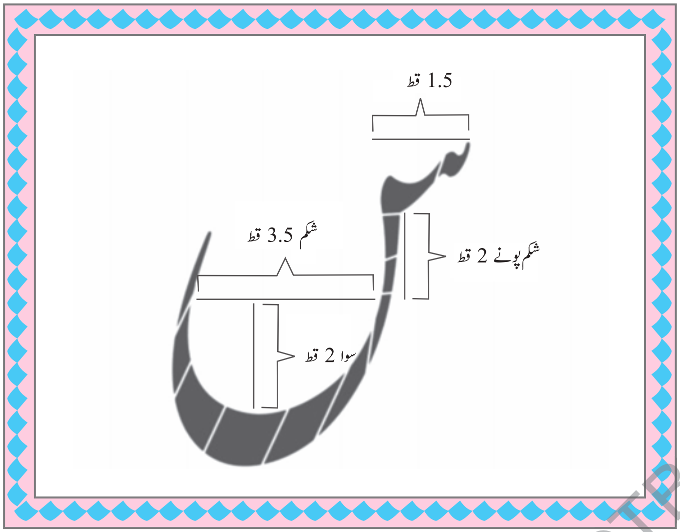

سامان: قلم، سیاہی، کاغذ

نوٹ:

خطِ نستعلیق کے مطابق حرف ''س'' کی بناوٹ کو مکمل طور پر سیکھنے کے لیے نیچے دی گئی ڈائیگرام میں موجود ہدایات پر عمل کریں۔

اردو خطاطی کی مشق نمبر 10

خطِ نستعلیق میں حرف ''ش'' کی بناوٹ

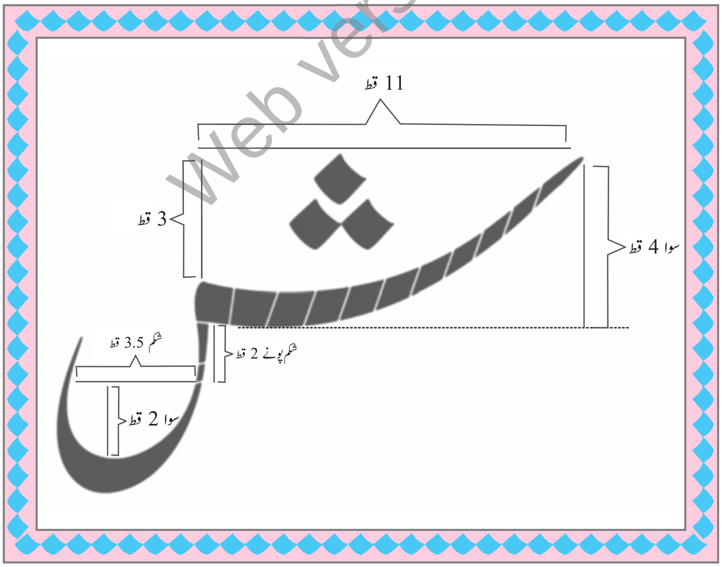

سامان: قلم، سیاہی، کاغذ

نوٹ:

خطِ نستعلیق کے مطابق حرف ''ش'' کی بناوٹ کو مکمل طور پر سیکھنے کے لیے نیچے دی گئی ڈائیگرام میں موجود ہدایات پر عمل کریں۔

Web version of PCTB textbooks

اردو خطاطی کی مشق نمبر 11

خطِ نستعلیق میں حرف ''ص'' کی بناوٹ

سامان: قلم، سیاہی، کاغذ

نوٹ:

خطِ نستعلیق کے مطابق حرف ''ص'' کی بناوٹ کو مکمل طور پر سیکھنے کے لیے نیچے دی گئی ڈائیگرام میں موجود ہدایات پر عمل کریں۔

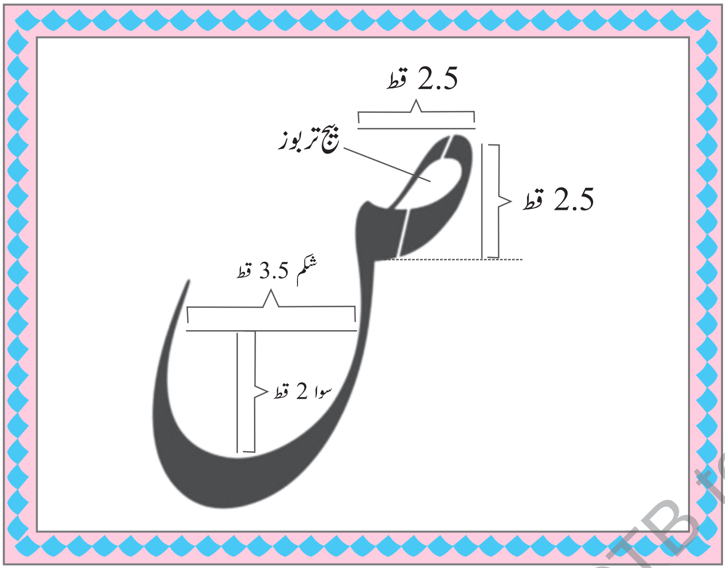

Web version of PCTB textbooks

اردو خطاطی کی مشق نمبر 12

خطِ نستعلیق میں حرف ''ط'' کی بناوٹ

سامان: قلم، سیاہی، کاغذ

نوٹ:

خطِ نستعلیق کے مطابق حرف ''ط'' کی بناوٹ کو مکمل طور پر سیکھنے کے لیے نیچے دی گئی ڈائیگرام میں موجود ہدایات پر عمل کریں۔

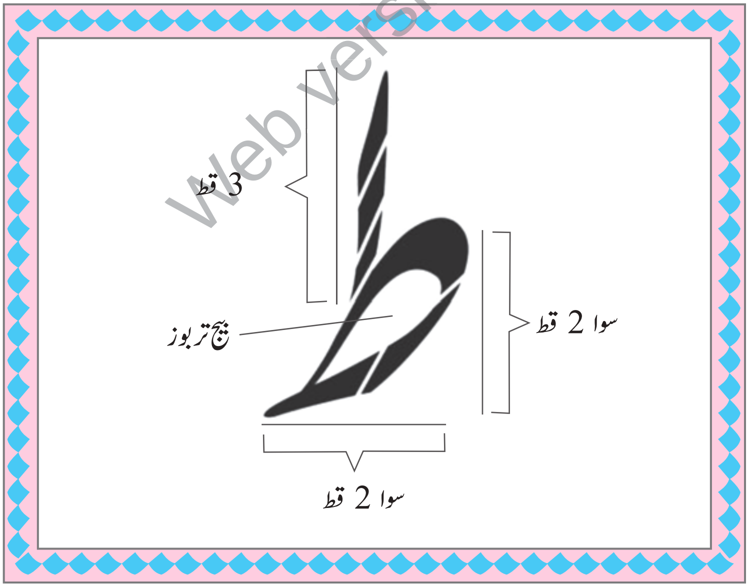

اردو خطاطی کی مشق نمبر 13

خطِ نستعلیق میں حرف ''ع'' کی بناوٹ

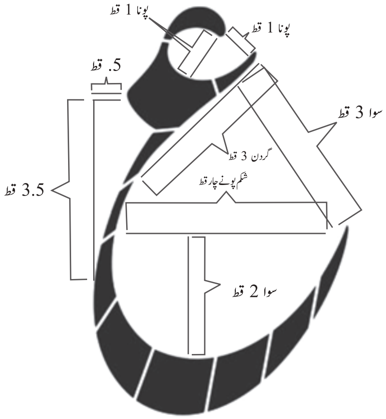

سامان: قلم، سیاہی، کاغذ

نوٹ:

خطِ نستعلیق کے مطابق حرف ''ع'' کی بناوٹ کو مکمل طور پر سیکھنے کے لیے نیچے دی گئی ڈائیگرام میں موجود ہدایات پر عمل کریں۔

اردو خطاطی کی مشق نمبر 14

خطِ نستعلیق میں حرف '' ف '' کی بناوٹ

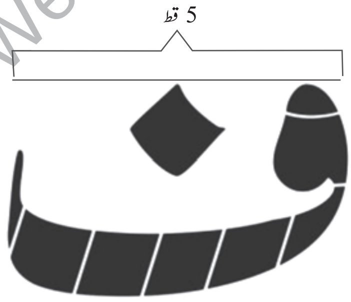

سامان: قلم، سیاہی، کاغذ

نوٹ:

خطِ نستعلیق کے مطابق حرف ''ف'' کی بناوٹ کو مکمل طور پر سیکھنے کے لیے نیچے دی گئی ڈائیگرام میں موجود ہدایات پر عمل کریں۔

Web version of PCTB textbooks

اردو خطاطی کی مشق نمبر 15

خطِ نستعلیق میں حرف ''ق'' کی بناوٹ

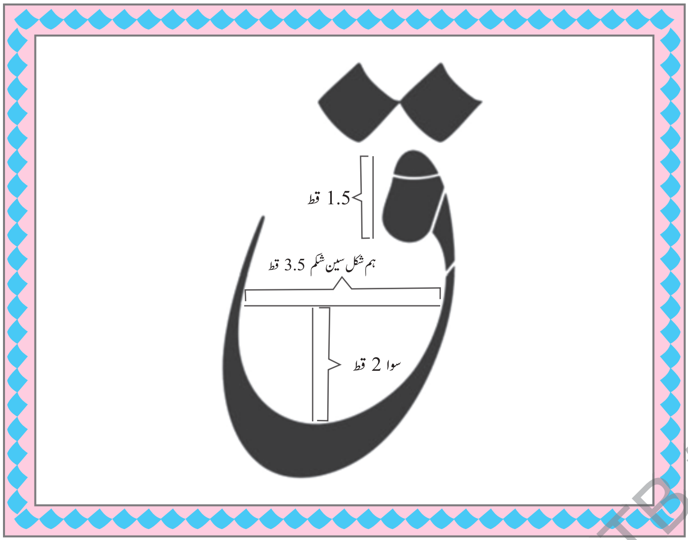

سامان: قلم، سیاہی، کاغذ

نوٹ:

خطِ نستعلیق کے مطابق حرف ''ق'' کی بناوٹ کو مکمل طور پر سیکھنے کے لیے نیچے دی گئی ڈائیگرام میں موجود ہدایات پر عمل کریں۔

Web version of PCTB textbooks

اردو خطاطی کی مشق نمبر 16

خطِ نستعلیق میں حرف ''ک'' کی بناوٹ

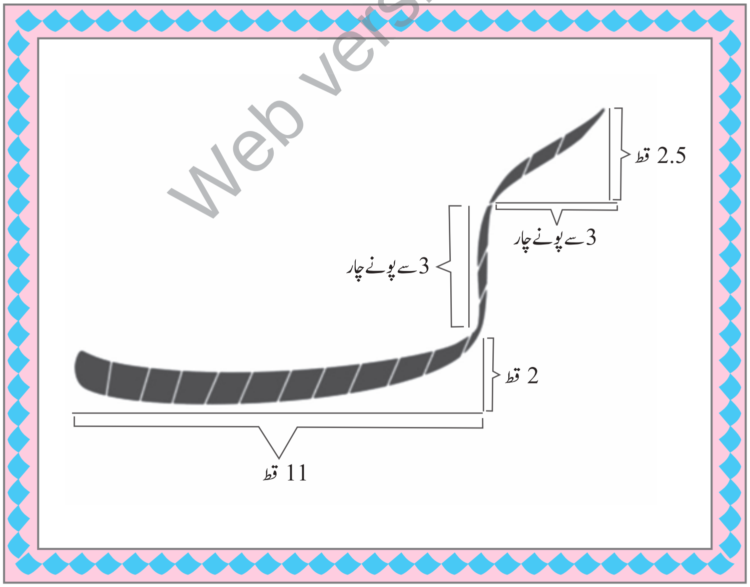

سامان: قلم، سیاہی، کاغذ

نوٹ:

خطِ نستعلیق کے مطابق حرف ''ک'' کی بناوٹ کو مکمل طور پر سیکھنے کے لیے نیچے دی گئی ڈائیگرام میں موجود ہدایات پر عمل کریں۔

اردو خطاطی کی مشق نمبر 17

خطِ نستعلیق میں حرف ''گ'' کی بناوٹ

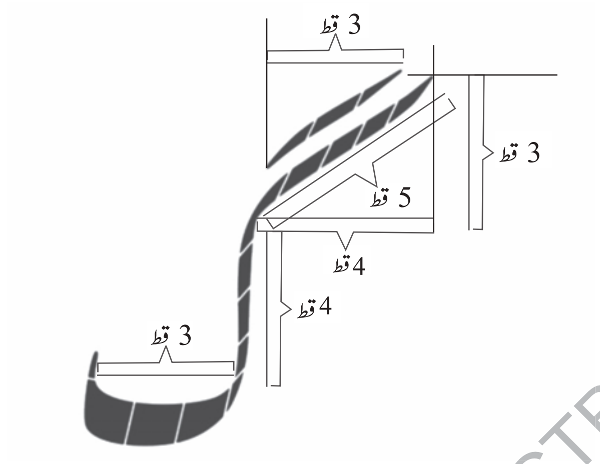

سامان: قلم، سیاہی، کاغذ

نوٹ:

خطِ نستعلیق کے مطابق حرف ''گ'' کی بناوٹ کو مکمل طور پر سیکھنے کے لیے نیچے دی گئی ڈائیگرام میں موجود ہدایات پر عمل کریں۔

Web version of PCTB textbooks

اردو خطاطی کی مشق نمبر 18

خطِ نستعلیق میں حرف ''ل'' کی بناوٹ

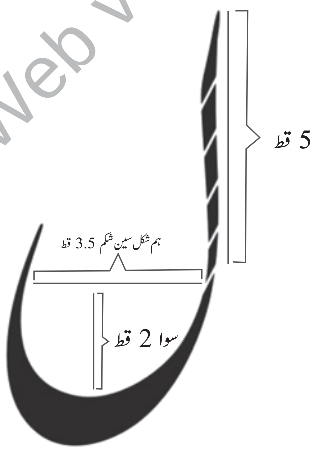

سامان: قلم، سیاہی، کاغذ

نوٹ:

خطِ نستعلیق کے مطابق حرف ''ل'' کی بناوٹ کو مکمل طور پر سیکھنے کے لیے نیچے دی گئی ڈائیگرام میں موجود ہدایات پر عمل کریں۔

اردو خطاطی کی مشق نمبر 19

خطِ نستعلیق میں حرف ''م'' کی بناوٹ

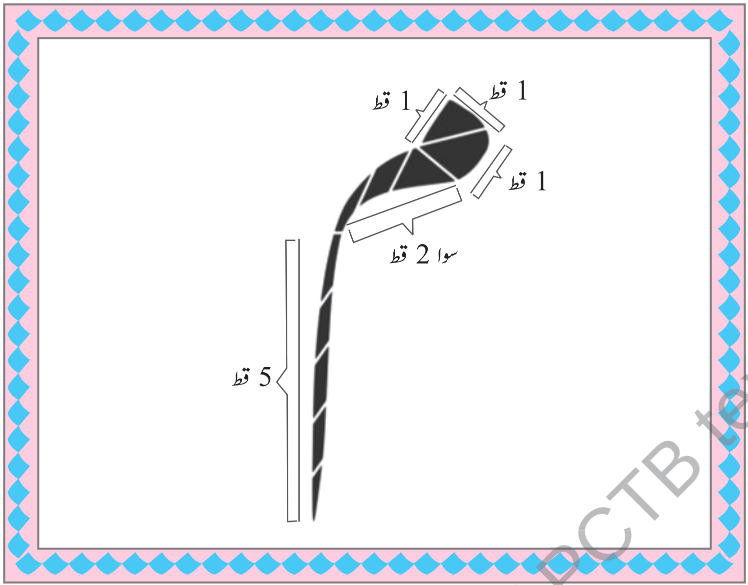

سامان: قلم، سیاہی، کاغذ

نوٹ:

خطِ نستعلیق کے مطابق حرف ''م'' کی بناوٹ کو مکمل طور پر سیکھنے کے لیے نیچے دی گئی ڈائیگرام میں موجود ہدایات پر عمل کریں۔

اردو خطاطی کی مشق نمبر 20

خطِ نستعلیق میں حرف ''ن'' کی بناوٹ

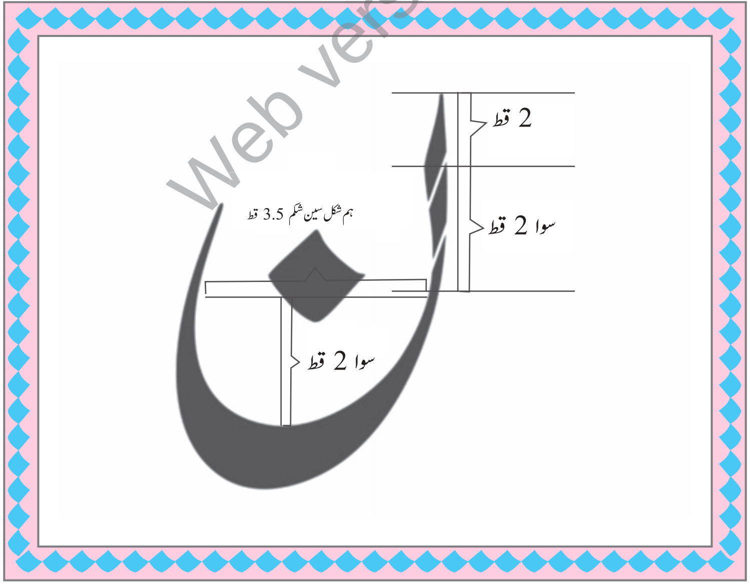

سامان: قلم، سیاہی، کاغذ

نوٹ:

خطِ نستعلیق کے مطابق حرف ''ن'' کی بناوٹ کو مکمل طور پر سیکھنے کے لیے نیچے دی گئی ڈائیگرام میں موجود ہدایات پر عمل کریں۔

Web version of PCTB textbooks

اردو خطاطی کی مشق نمبر 21

خطِ نستعلیق میں حرف ''و'' کی بناوٹ

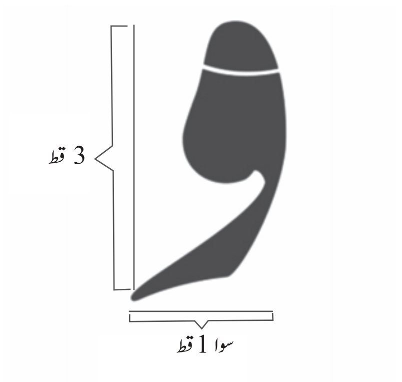

سامان: قلم، سیاہی، کاغذ

نوٹ:

خطِ نستعلیق کے مطابق حرف ''و'' کی بناوٹ کو مکمل طور پر سیکھنے کے لیے نیچے دی گئی ڈائیگرام میں موجود ہدایات پر عمل کریں۔

Web version of PCTB textbooks

اردو خطاطی کی مشق نمبر 22

خطِ نستعلیق میں حرف ''ہ'' کی بناوٹ

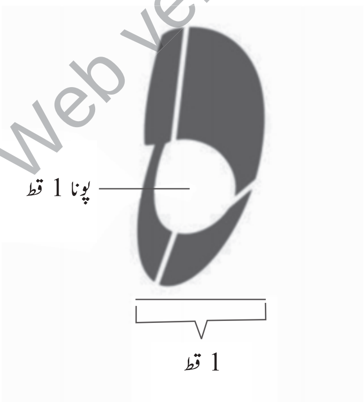

سامان: قلم، سیاہی، کاغذ

نوٹ:

خطِ نستعلیق کے مطابق حرف ''ہ'' کی بناوٹ کو مکمل طور پر سیکھنے کے لیے نیچے دی گئی ڈائیگرام میں موجود ہدایات پر عمل کریں۔

اردو خطاطی کی مشق نمبر 23

خطِ نستعلیق میں حرف ''ھ'' کی بناوٹ

سامان: قلم، سیاہی، کاغذ

نوٹ:

خطِ نستعلیق کے مطابق حرف ''ھ'' کی بناوٹ
کو مکمل طور پر سیکھنے کے لیے نیچے دی گئی
ڈائیگرام میں موجود ہدایات پر عمل کریں۔

Web version of PCTB textbooks

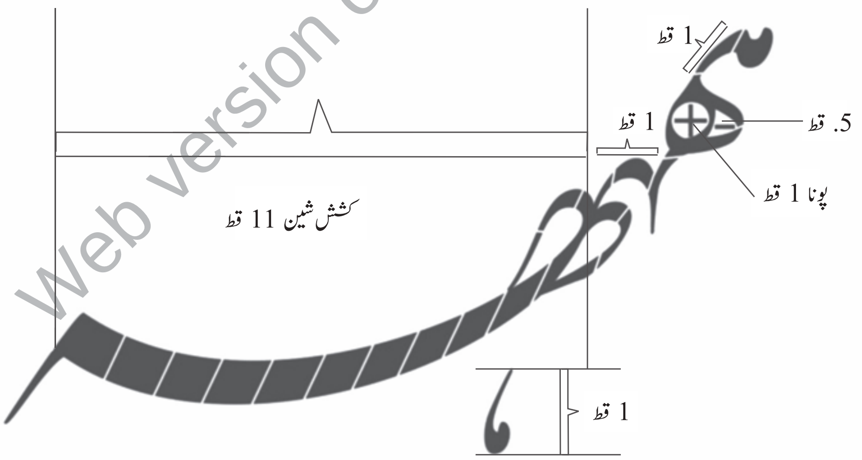

اردو خطاطی کی مشق نمبر 23

خطِ نستعلیق میں حرف ''ء'' کی بناوٹ

سامان: قلم، سیاہی، کاغذ

نوٹ: خطِ نستعلیق کے مطابق حرف ''ء'' کی بناوٹ کو مکمل طور پر سیکھنے کے لیے نیچے دی گئی ڈائیگرام میں موجود ہدایات پر عمل کریں۔

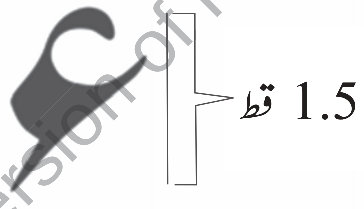

Web version of PCTB textbooks

اردو خطاطی کی مشق نمبر 24

خطِ نستعلیق میں حرف ''ی'' کی بناوٹ

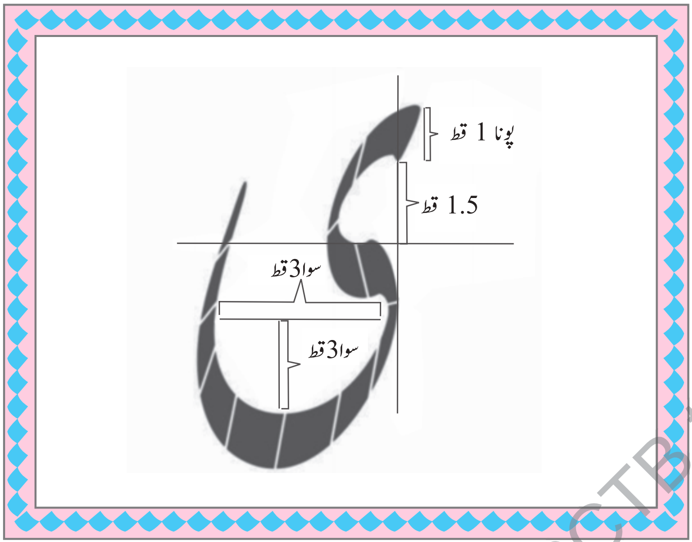

سامان: قلم، سیاہی، کاغذ

نوٹ:

خطِ نستعلیق کے مطابق حرف ''ی'' کی بناوٹ کو مکمل طور پر سیکھنے کے لیے نیچے دی گئی ڈائیگرام میں موجود ہدایات پر عمل کریں۔

Web version of PCTB textbooks

اردو خطاطی کی مشق نمبر 25

خطِ نستعلیق میں حرف ''ے'' کی بناوٹ

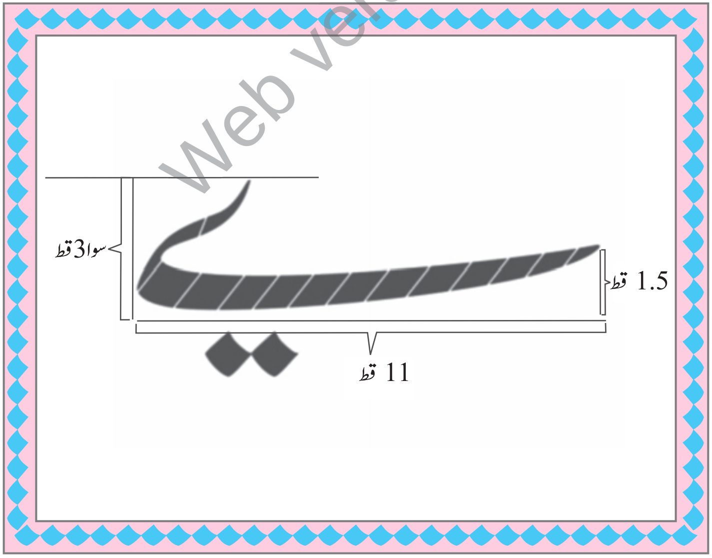

سامان: قلم، سیاہی، کاغذ

نوٹ:

خطِ نستعلیق کے مطابق حرف ''ے'' کی بناوٹ کو مکمل طور پر سیکھنے کے لیے نیچے دی گئی ڈائیگرام میں موجود ہدایات پر عمل کریں۔

ب کی مشق

Web version of PCTB textbooks

ج کی مشق

جا جب جت جج جد جر جس جش جص جط جع جف

جق جک جگ جل جم جن جو جہ جھ جلا جی جے

س کی مشق

سا سب ست سج سد سر سس سش سص سط سع سف

سق سک سگ سل سم سن سو سہ سھ سلا سی سے

Web version of PCTB textbooks

ص کی مشق

صا صب صت صج صد صر صس صش صص صط صع صف

صق صک صگ صل صم صن صو صہ صھ صلا صی صے

ط کی مشق

طا طب طت طج طد طر طس طش طص طط طع طف

طق طک طگ طل طم طن طو طہ طھ طلا طی طے

Web version of PCTB textbooks

ع کی مشق

عا عب عت عج عد عر عس عش عص عط عع عف

عق عک عگ عل عم عن عو عہ عھ علا عے عی

ف کی مشق

فا فب فت فج فد فر فس فش فص فط فع فف

فق فک فگ فل فم فن فو فہ فھ فلا فے فی

Web version of PCTB textbooks

ک کی مشق

کا کب کت کج کد کر کس کش کص کط کع کف

کق کک کگ کل کم کن کو کہ کھ کلا کی کے

م کی مشق

ما مب مت مج مد مر مس مش مص مط مع مف

مق مک مگ مل مم من مو مہ مھ ملا می مے

Web version of PCTB textbooks

ہ کی مشق

Web version of PCTB textbooks

4.3 انگریزی فنِ خطّاطی

پاکستان میں انگریزی زبان کا تعارف برصغیر کی تاریخی حقیقتوں سے جُڑا ہوا ہے۔ اس خطے میں اس زبان کا آغاز سولھویں صدی میں برطانوی لوگوں کی آمد سے ہوا۔ آہستہ آہستہ برطانوی اثر و رسوخ بڑھنے کے ساتھ ساتھ یہ زبان 1853ء میں میکولے منٹس (Macaulay Minutes) کے پاس ہونے پر ایک سرکاری حیثیت تک جا پہنچی اور برطانوی راج کے دوران میں اس کی سیاسی حیثیت اور بھی بڑھ گئی اور معاشرے میں یہ سماجی حیثیت کی علامت سمجھی جانے لگی۔ درحقیقت 1947ء تک جب پاکستان اور بھارت نے برطانوی راج سے آزادی حاصل کی یہ زبان یہاں کی سیاسی اور سماجی زندگی میں رَچ بَس گئی تھی۔ یہاں تک کہ دونوں نئے ممالک نے ماضی کی بنیاد پر اپنے تمام معاملات میں اس زبان کے کردار کو قائم رکھا۔ موجودہ پاکستان میں رائج الوقت اس زبان کو سرکاری اور نجی زندگیوں میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہ زبان مارکیٹنگ (Marketing) اور اشتہار سازی (Advertising) کی دنیا میں بہت اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ دنیا بھر میں ہر طرح کے میڈیا پر اس زبان میں اشتہاروں کے ذریعے سے بہت سی معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔

رائج الوقت/روز بروز فیشن (Fashion) اور اشتہار سازی کی انڈسٹری میں انگریزی زبان کی لکھائی جمالیاتی حُسن کے ساتھ پیش کرنے کی ضرورت بڑھتی جا رہی ہے۔ راؤنڈ ہینڈ سکرپٹ (Round Hand Script) یعنی گولائی میں لکھا جانے والا خط، انگریزی زبان کی خطّاطی کے سادہ اور مشہور خطوط میں سے ایک ہے۔

اٹھارھویں صدی کے انگریزی زبان کے لکھاریوں میں کتابیں بنانے کے لیے یہ خط کافی مشہور تھا۔ ان کتابوں کو بنانے کے لیے معلومات کو دھاتی پلیٹ پر کندا کیا جاتا تھا۔ پھر ان کی پرنٹنگ سے کتاب وجود میں آتی تھی۔ بنیادی طور پر اس زبان کے حروف کو اس خط کے مطابق تیس سے چالیس ڈگری دائیں جانب ترچھا لکھا جاتا ہے۔ نچلی جانب کی لکیروں میں موٹائی حاصل کرنے کے لیے سیدھی نوک والے قلم (Flat Nib Pen) پر دباؤ ڈال کر استعمال کیا جاتا ہے اور پتلی لکیروں کو قلم کی نوک کے کونے کے ذریعے سے حاصل کیا جاتا ہے۔ سیدھی نوک والے قلم (Flat Nib Pen) کا استعمال کافی حد تک عربی اور اردو زبان کی خطاطی میں استعمال ہونے والے بانس سے بنے قلم کی طرح ہی ہے۔ لیکن دونوں زبانوں کی لکھائی کے حساب سے مخالف سمتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

راؤنڈ ہینڈ خطاطی (Round-hand calligraphy) کے لیے ساز و سامان

راؤنڈ ہینڈ خطاطی کی مشقیں کرنے کے لیے مندرجہ ذیل چیزوں کی ضرورت ہوگی:-

1- سیدھی نوک والے قلم کی نب (Flat tipped Pen Nib)
2- پین ہولڈر (Pen holder)
3- مزاحمِ آب سیاہی (Water Proof Ink)
4- پنسل (Pencil)
5- ربڑ (Eraser)
6- پریکٹس شیٹ/کاغذ (Practice Sheet)

شکل 4.6: راؤنڈ ہینڈ خطاطی کا سامان

Web version of PCTB textbooks

انگریزی خطاطی کی مشق نمبر 1: راؤنڈ ہینڈ خط (Round-hand script)

راؤنڈ ہینڈ خط سیکھنے کے لیے سب سے پہلے سیدھی، گولائی والی اور ترچھی لائنوں کی مشق کافی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ اس مشق سے طلبہ کو قلم کی نوک کے استعمال اور کاغذ پر سیاہی کے استعمال کا بخوبی اندازہ ہوجاتا ہے۔

1۔ سب سے پہلے تمام سامان کو حاصل کر لیجیے جو اس مشق کے لیے ضروری ہے۔ جس کا ذکر ساز و سامان کی فہرست میں موجود ہے۔ چار سے پانچ عدد خطاطی کی شیٹیں (Sheets) لے لیجیے جن پر چار لکیریں لگی ہوں۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ یہ اچھے قسم کے کاغذ یا کارڈ پیپر پر بنی ہوں جو بازار میں آسانی سے دستیاب ہوتی ہیں۔

نیچے دی گئی شکل کے مطابق سیدھی نوک والے قلم (Flat Nib Pen) کی مدد سے اوپر سے نیچے کی جانب لکیریں کھینچنے کی مشق کریں اور اس مشق کو کم از کم دو سے تین لائنوں پر بار بار دوہرائیں۔

2۔ اس کے بعد گولائی والی لکیروں کو سیکھنے کے لیے "C" کی شکل کی لائنیں لگائیں جیسا کہ نیچے دی گئی تصویر میں دکھائی گئی ہیں اور ان کو بھی کم از کم دو سے تین لائنوں پر دوہرائیں۔

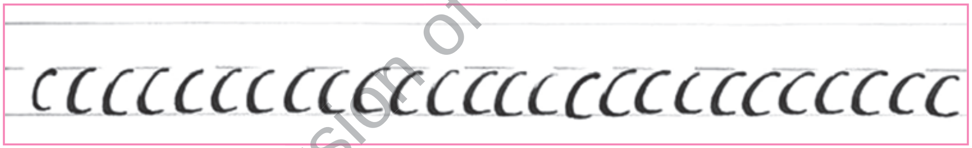

یہ مشقیں طلبہ کو اس خط کو سیکھنے کے لیے درکار ہاتھ کی روانی حاصل کرنے کے لیے مددگار ثابت ہوں گی۔

انگریزی خطاطی کی مشق نمبر 2: انگریزی کے چھوٹے حروف کی راؤنڈ ہینڈ خط کی مشق

1۔ راؤنڈ ہینڈ خط نیچے کی جانب کھینچی جانے والی گول اور ترچھی لکیروں کا ایک خوب صورت امتزاج ہے۔ اس طرح سے کھینچی جانے والی

Web version of PCTB textbooks

لکیریں لکھنے والے کو اس بات کی آزادی دیتی ہیں کہ چاہے تو وہ ہر حرف کو الگ الگ لکھے یا پھر حروف کو ایک دوسرے سے جوڑ کر لکھنا پسند کرے۔ انگریزی کے چھوٹے حروف کی مشق اس خط کو مکمل طور پر سمجھنے میں مدد فراہم کرے گی۔ نیچے انگریزی کے چھوٹے حروف کی تصویر دی گئی ہے۔ نیلے تیر نما نشان طلبہ کو یہ بتاتے ہیں کہ قلم کس سمت چلانا ہے جب کہ دیے گئے نمبر لکیروں کی تعداد کو بیان کر رہے ہیں۔

پریکٹس شیٹ پر چار سے پانچ مرتبہ اس مشق کو دوہرائیے اور پھر اگلی مشق کی تیاری کریں تاکہ آپ ہر حرف کو مکمل طور پر سیکھ سکیں۔

2۔ نیچے دی گئی تصویر میں ہر حرف کا توڑ بیان کیا گیا ہے جو نیچے کی جانب لکیریں کھینچتے ہوئے ہر حرف کے حصّے یا توڑ کی تعداد کی طرف اشارہ ہے اور ان میں b،f،x،t،s،r،p،n،m،l،k،j،i،h اور z کے حصّوں کو بیان کیا گیا ہے۔

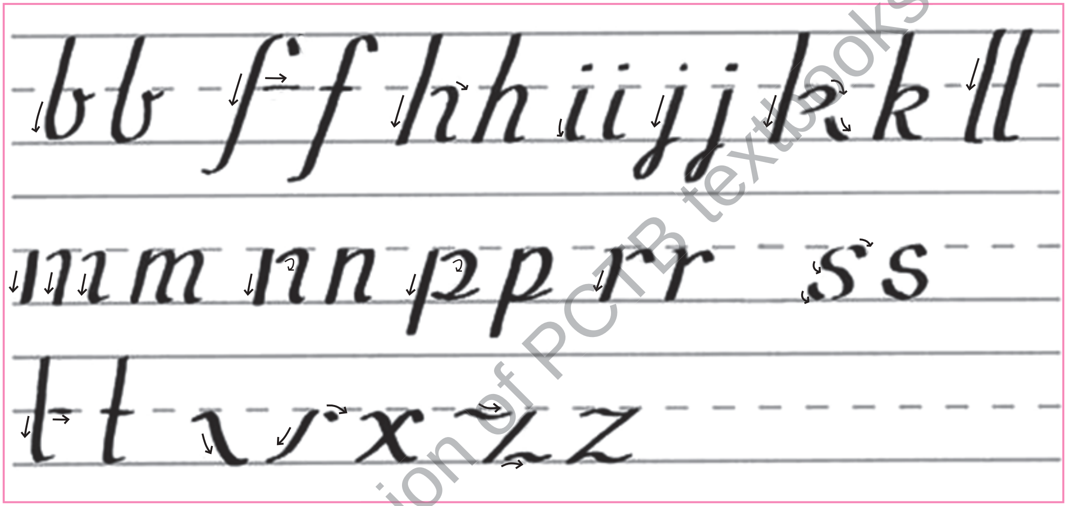

Web version of PCTB textbooks

انگریزی خطّاطی کی مشق نمبر 3: انگریزی کے چھوٹے حرف ''h'' کی مشق

1۔ ایک ایک حرف کی الگ الگ مشق کرنا شروع کریں تاکہ آپ ہر حرف کی ساخت اور بناوٹ کو اچھی طرح سمجھ سکیں ''h'' حرف کی مشق کے لیے قلم کی نوک کو اُفقی سمت سیدھا رکھ کر اوپر کی لائن سے نیچے کی جانب لائن تک لکیر کھینچیں پھر قلم کو اٹھا کر درمیانی لائن کے قریب رکھیں اور ایک چھوٹی سی گولائی بناتے ہوئے آخری لائن تک لے جائیں اور آخر میں بھی چھوٹی سی گولائی بناتے ہوئے ختم کریں۔ اس عمل کو کرنے کے لیے نیچے دی گئی تصویر کا مشاہدہ کریں۔

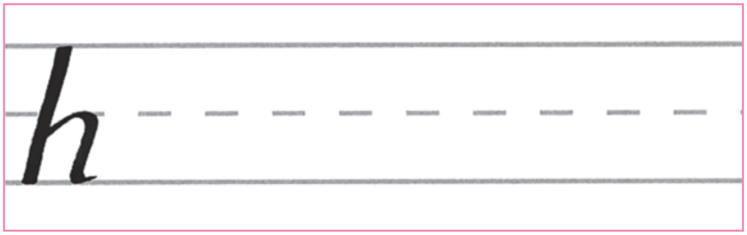

2۔ حرف ''h'' کو اوپر دی گئی ہدایات کے مطابق کم از کم تین مرتبہ لکھیں تا کہ آپ اس کی مکمل ساخت اور بناوٹ سے واقف ہو جائیں۔
حروف f، d اور k کی بناوٹ حرف ''h'' کے جیسے ہی ہوتی ہے لہٰذا حرف ''h'' کے ساتھ ان حروف کی مشق بھی کر سکتے ہیں۔

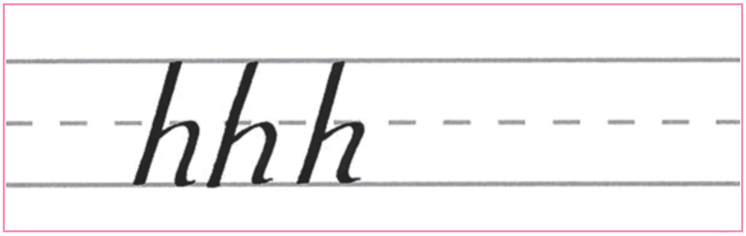

3۔ اب حرف ''k'' کی بھی اوپر دی گئی ہدایات کے مطابق مشق کریں۔ قلم کی نوک کو افقی سمت میں بالکل سیدھا رکھتے ہوئے اوپر کی لائن سے شروع کرتے ہوئے سب سے نیچے والے لائن تک ایک لکیر بنائیں پھر قلم کی نوک کو درمیان میں موجود ٹوٹی ہوئی لائن کے پاس رکھتے ہوئے گولائی کی صورت میں نیچے لے جاتے ہوئے نیچے دیے گئے حرف کی شکل کو بنائیں۔

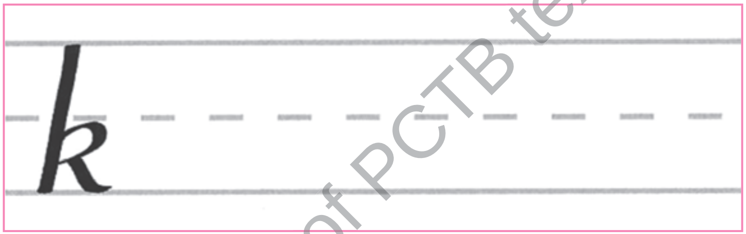

4۔ حرف ''k'' کی مشق کو کم از کم تین مرتبہ یا اس سے زیادہ بار دوہرائیں۔

Web version of PCTB textbooks

انگریزی خطّاطی کی مشق نمبر 4

انگریزی کے چھوٹے حروف کی راؤنڈ ہینڈ خط کے مطابق گولائی میں لکھے جانے والے حروف کی مشق

1۔ انگریزی کے چھوٹے حروف جن کو گولائی میں لکھا جاتا ہے ان کی مشق مندرجہ ذیل ہے:۔
ان حروف کے توڑ نیلے (Blue) تیر کے نشانوں سے واضح کیے گئے ہیں تا کہ قلم کو کس سمت چلانا ہے معلوم ہو سکے۔ نیچے دی گئی ہدایات کا مطالعہ کریں اور حروف w،v،u،q،o،g،e،d،c،a اور y کی مشق کریں۔

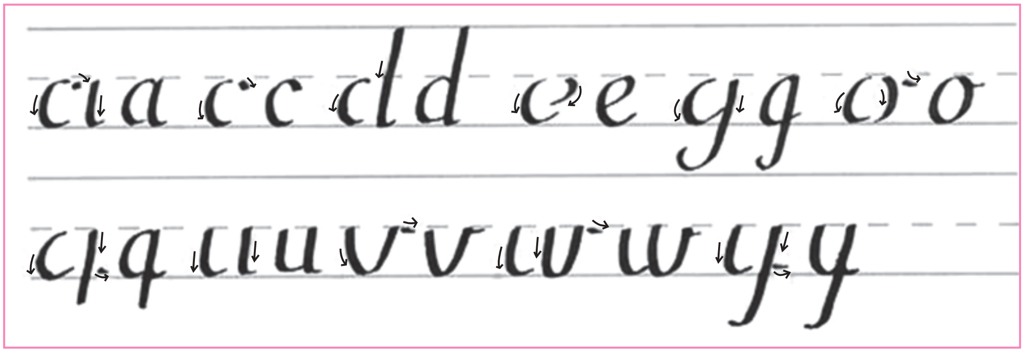

2۔ پھر گولائی میں لکھے جانے والے ہر حرف کی الگ الگ مشق کریں حرف کی ساخت اور شکل کو بھی غور سے دیکھیں اور قلم کو چلانے کی روانی کو بھی ملحوظِ خاطر رکھیں۔

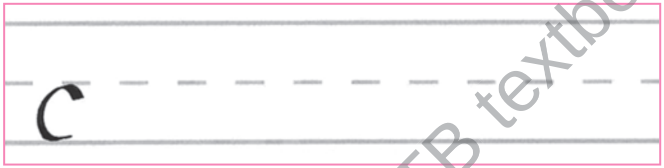

3۔ حروف کو کم از کم تین مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ دوہرائیں۔

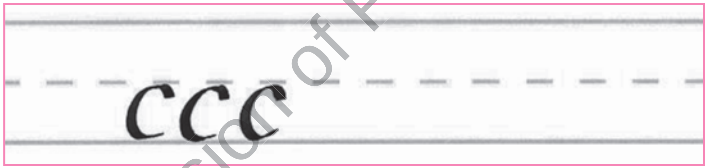

4۔ انگریزی کے حروف "e" اور "o" دو گولائیوں میں لکھے جاتے ہیں جس کا مشاہدہ نیچے دی گئی شکل میں کیا جا سکتا ہے۔ ایک بار جب آپ حرف "c" کو لکھنا سیکھ جائیں تو نیچے دکھائے گئے دو گول سٹروکس (Strokes) کی مشق کرتے ہوئے دونوں حروف کی لکھائی کریں۔ ان دونوں حروف کو بھی ڈیشڈ لائن یعنی ٹوٹی ہوئی لائن کے نیچے سے شروع کر کے سیکنڈ لاسٹ (یعنی نیچے سے دوسرے نمبر کی لائن) لائن تک لکھا جائے گا۔

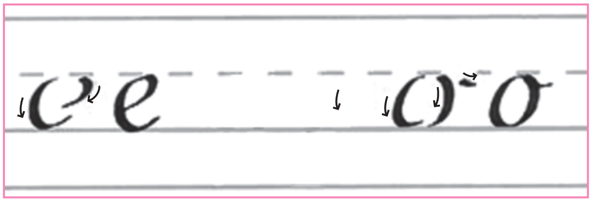

5۔ اب حرف "q" کی مشق کریں اس حرف کو ایک گولائی والے اور ایک نیچے کی جانب سیدھے سٹروک میں لکھا جائے گا اور اسے نیچے دی گئی شکل میں دکھائی گئی لائنوں کے حساب سے لکھا جائے گا۔

Web version of PCTB textbooks

6۔ حرف "q" کی تین یا تین سے زیادہ بار مشق کو دوہرائیں۔

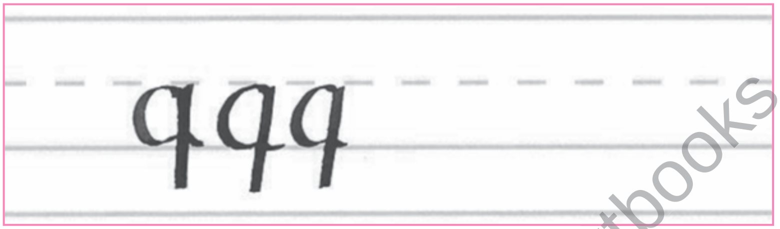

7۔ ہر حرف کی کئی بار مشق کرنے کے بعد اب تمام حروف کی ایک ساتھ لکھے جانے کی مشق دہرائیں تاکہ راؤنڈ ہینڈ خط کے حروف کی چھوٹی اشکال پر مہارت حاصل کی جا سکے۔

ان ہدایات کے مطابق مشق کرنے سے طلبہ اس خاص انداز میں لکھے جانے والے خط میں روانی اور مہارت حاصل کر سکتے ہیں۔

Web version of PCTB textbooks

انگریزی خطّاطی کی مشق نمبر 5

انگریزی کے بڑے حروف کی راؤنڈ ہینڈ خط کی مشق

1۔ انگریزی کے بڑے حروف کو راؤنڈ ہینڈ خط کے تھوڑے سے مختلف اصولوں کے مطابق کچھ خاص گولائیوں والے سٹروکس میں لکھا جاتا ہے۔ زیادہ تر گولائیاں (Curved Strokes) نسبتاً بڑی جبکہ نیچے کی جانب کھینچی جانے والی لکیریں زیادہ سجاوٹی وضع کی بنائی جاتی ہیں۔ ان حروف کی مشقیں بھی اسی طرح سادہ نوعیت کی ہیں جیسی چھوٹے حروف کی مشقیں بیان کی گئی ہیں۔ ان کو اور زیادہ آسان بنانے کے لیے طلبہ پنسل کا استعمال کرتے ہوئے ان حروف کی ساخت یا شکل کا خاکہ بنا لیں اور پھر فلیٹ نب پین

(Flat Nib Pen) کے ذریعے سے اس خاکے کے اوپر مشق کو دہرالیں۔ نیچے دی گئی شکل پین کو کس سمت میں چلانا ہے اور کتنی تعداد میں سٹروک لگانے ہیں کی نشان دہی کر رہی ہے۔

2۔ راؤنڈ ہینڈ خط میں لکھے جانے والے انگریزی کے بڑے حروف زیادہ تر زیادہ گولائی والے نشانات یا اشکال سے شروع کیے جاتے ہیں۔ مشق کو حرف "c" سے شروع کریں پین کو اوپر والی دو لکیروں کے درمیان میں رکھیں اور ایک دائرہ نما سٹروک لگاتے ہوئے پین کو نیچے کی جانب اس طرح گھمائیں کہ حرف "c" کی شکل سب سے نچلی لکیر تک بن جائے پھر پین کو قدرے اوپر کی جانب لے جاتے ہوئے اس طرح کا گول سٹروک لگائیں جیسا اوپر کی جانب بنایا تھا لیکن اس دفعہ کی گولائی نیچے سے اوپر کی جانب ہوگی۔

اس مشق کے لیے نیچے دی گئی شکل کا مشاہدہ کریں۔

3۔ حرف "c" کی تین یا تین سے زیادہ دفعہ مشق کریں۔

بڑے حروف کی مشقیں زیادہ تر بڑی، چھوٹی اور روانی سے لگائی گئی صاف اور خم دار لکیروں کو سجاوٹی انداز میں استعمال کرنے کے طریقے بیان کرتی ہیں۔ ایک بار طلبہ حرف "c" کو لکھنے میں ماہر ہو جائیں تو بڑے حروف کو اس انداز میں لکھنے کی مشق کو بہتر انداز میں سیکھ سکیں گے۔

Web version of PCTB textbooks

4۔ اب حرف "k" کو چار سٹروک میں لکھنے کی مشق کریں۔اس حرف کو بالکل درست انداز میں لکھنے کے لیے نیچے دی گئی شکل میں دکھائے گئے انداز اور ہدایات کو مدِ نظر رکھیں۔

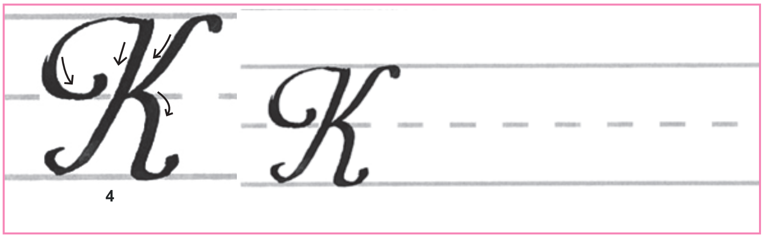

5۔ حرف "k" کو تین یا تین سے زیادہ بار لکھنے کی مشق اس طرح کریں کہ آپ فلیٹ نب پین کو استعمال کرتے ہوئے اس حرف کی گولائیوں کو ہدایت کے مطابق محسوس کر سکیں۔

حرف "k" کی بناوٹ کے مطابق دوسرے حروف جیسے Q,P,J,I,H,F,D,B,T,R : Y,X,W, ایسے ہی سجاوٹی انداز میں بنائے جاتے ہیں۔ایک بار طلبہ حرف "K" کو بنانے میں مہارت حاصل کرلیں تو وہ نیچے بیان کی گئی مشق کو دہرائیں۔

6۔ اب تمام حروف کی ایک ساتھ مشق کو ہر حرف کے انداز کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے دہرائیں اور اس کو کئی بار دہرانے کی مشق کریں تاکہ اس پر مہارت حاصل ہو سکے۔

Web version of PCTB textbooks

انگریزی خطاطی کی مشق نمبر 6

اب انگریزی حروف کی چھوٹی اور بڑی اشکال کی ایک ساتھ، روانی اور سجاوٹی انداز میں مشق کو دہرائیں اور اس کی حقیقی شکل حاصل کرنے کے لیے نیچے دی گئی شکل کا مشاہدہ کریں۔

انگریزی خطاطی کی مشق نمبر 7

انگریزی حروف کی چھوٹی اور بڑی اشکال کا امتزاج

اب مختلف جملوں کو پیچھے بیان کی گئی مشقوں کے مطابق روانی سے لکھنے کی مشق کریں۔

Round - hand

انگریزی خطاطی کی مشق نمبر آٹھ

الفاظ کی سجاوٹ

اس مشق کے مطابق حروف کے گولائی میں لگائے گئے اور نیچے کی طرف کھینچے گئے سٹروکس (Strokes) کو ایک خاص فنکارانہ انداز میں ڈھالیں اور اس عمل کے ذریعے سے لکھائی کا ایک اچھوتا اور منفرد سجاوٹی انداز اُجاگر کریں۔

Web version of PCTB textbooks

شکل 4.7: خط کی سجاوٹ

شکل 4.8: خط کی سجاوٹ

شکل 4.9: خط کی سجاوٹ

Web version of PCTB textbooks

4.4 پوسٹر سازی

پوسٹر تصویر سازی کا ایک مخصوص زمرہ ہے جو بصری اور تحریری امتزاج کے ذریعے سے پیغام پہنچانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ مواصلات کا ایک طاقت ور طریقہ ہے جس کے لیے محتاط منصوبہ بندی کی ضرورت ہے تاکہ اس بات کی ضمانت دی جا سکے کہ عوام پیغام کو واضح طور پر سمجھیں گے۔

پوسٹرز کی کئی اقسام ہیں جو ہم اپنے اردگرد دیکھتے ہیں:-

1۔ آگاہی پوسٹرز
2۔ تعلیمی پوسٹرز
3۔ اشتہاری یا تجارتی پوسٹرز
4۔ متاثر کن اور تحریکی پوسٹرز
5۔ سیاسی پوسٹرز
6۔ تقریبی پوسٹرز

مندرجہ بالا قسمیں عام طور پر پوسٹرز میں استعمال ہونے والے موضوعات کو ظاہر کرتی ہیں۔

پوسٹر بنانے کے دو مختلف طریقے ہیں:

ایک ہاتھ سے تیار کردہ پوسٹر جو کہ مصوری، خاکہ کشی یا تصویروں کو جوڑ کر کولاج (Collage work) میں تیار کیے جاتے ہیں، اور دوسرا طریقہ ڈیجیٹل ہے جنھیں مختلف سافٹ ویر کے ذریعے سے تیار کیا جاتا ہے، جیسے کورل ڈرا اور فوٹو شاپ وغیرہ۔

درج ذیل مثالیں اور مشقیں سیکھنے والوں کی رہنمائی کریں گی کہ پوسٹر کو موثر طریقے سے کیسے بنایا جائے۔

(i) موضوع کے مطابق، ڈیزائن کے عناصر اور رنگوں کو استعمال کرتے ہوئے پوسٹر دل کش اور پُرکشش ہونا چاہیے۔
(ii) تصاویر کی ترتیب، متن کا منظم انتخاب ہونا چاہیے۔
(iii) پوسٹر کا انداز خود وضاحتی ہونا چاہیے۔
(iv) تصویر اور تحریر کا آپس میں ربط مضبوط ہونا چاہیے۔
(v) مقامی عوام کی سمجھ کے مطابق ہونا چاہیے۔

شکل 4.10: مثال نمبر 1:
الفاظ اور تصویروں کے چناؤ سے پوسٹر بنانے کی مثال جس میں واضح طور پر اس کے پیغام کو سمجھا جا سکتا ہے۔
(عادتاً ادویات کا استعمال ممنوع ہے)

Web version of PCTB textbooks

شکل 4.11 : مثال 2۔ یہ مثال بھی ایک اہم موضوع عورتوں کے حقوق پر بنائے گئے پوسٹر کو دکھا رہی ہے۔ اس مثال میں بڑی سادگی کے ساتھ چند ایک رنگوں کا استعمال کرتے ہوئے محض کچھ الفاظ اور تصویروں کے استعمال سے پوسٹر سازی کی گئی ہے۔

شکل 4.12 : مثال 3۔ یہ اشتہاری پوسٹر کی ایک عام مثال ہے۔ جس میں مشروب کی ایک بوتل کے رنگ اور کمپنی کے مطالبے کے مطابق پوسٹر سازی کی گئی ہے۔

Web version of PCTB textbooks

پوسٹر بنانے کی منصوبہ بندی

پوسٹر کو مؤثر طریقے سے ڈیزائن کرنے کے لیے درج ذیل اقدامات سیکھنے والوں کے لیے مددگار ثابت ہوں گے:

نوٹ: مندرجہ بالا ہدایات کو مدِنظر رکھتے ہوئے طلبہ کو پوسٹر کے رنگوں، آبی رنگوں، یا رنگین پنسلوں کے ساتھ یا نیچے دی گئی فہرست سے پوسٹر بنانے کا کام دیا جاسکتا ہے۔ اور ان پوسٹروں میں طلبہ مصوری، ڈرائنگ، اور خطاطی کی مشقوں کو مؤثر طریقے سے استعمال کریں گے۔

پوسٹر بنانے کے لیے مختلف عنوانات کی فہرست درجِ ذیل ہے:۔

1۔ عورت پر تشدّد کی مذمت
2۔ بچوں سے مزدوری کی مذمت
3۔ ایچ آئی وی سے آگاہی
4۔ کالج میں ایک تقریب
5۔ بسنت کا تہوار
6۔ انسانی حقوق
7۔ بچّوں سے زیادتی
8۔ انسدادِ منشّیات
9۔ اشتہاری یا تجارتی پوسٹرز
10۔ تعلیمی پوسٹرز

4.5 ریپیٹ پیٹرن (Repeat Pattern)

پیٹرن ایک ایسا ڈیزائن ہوتا ہے جس میں بنیادی ڈیزائن کو خاص سمت میں تسلسل کے ساتھ بار بار دہرایا جاتا ہے۔ جیسے کسی بنیادی ڈیزائن کو دائرے کی شکل میں، اُفقی یا عمودی جانب سے دہرایا جانا۔ ہم اپنے اردگرد دہرائے جانے والے نمونوں کو ڈھونڈ سکتے ہیں جیسے دیوار، کاغذ، کپڑے، قالین، کڑھائی مٹّی کے برتن اور ٹائل وغیرہ پر بنائے جانے والے ڈیزائن۔

ٹیکسٹائل کے لیے ریپیٹ پیٹرن

ہر قسم کے کپڑے کو جیومیٹریکل یا پھولوں کے با ترتیب اور بے ترتیب ریپیٹ پیٹرن کے ذریعے سے ڈیزائن کیا جاتا ہے۔ کپڑے پر ڈیزائن کو ترتیب دینے کے لامحدود طریقے ہیں۔ لیکن کچھ بنیادی طریقے عام طور پر استعمال کیے جاتے ہیں۔ ریپیٹ پیٹرن ان میں سے ایک ہے۔ ریپیٹ پیٹرن کی کئی اقسام ہیں خاص طور پر ٹیکسٹائل ڈیزائن کے لیے چند معروف ہیں مثلاً: سرکلر ریپیٹ (Circular Repeat)، ہاف ریپیٹ (Half Repeat)، بلاک ریپیٹ (Block Repeat)، مرر ریپیٹ (Mirror Repeat) وغیرہ۔

ریپیٹ پیٹرن کی مشق نمبر 1: بلاک ریپیٹ (Block Repeat)

مندرجہ ذیل تصاویر واضح طور پر مختلف پیٹرن کو ظاہر کر رہی ہیں۔

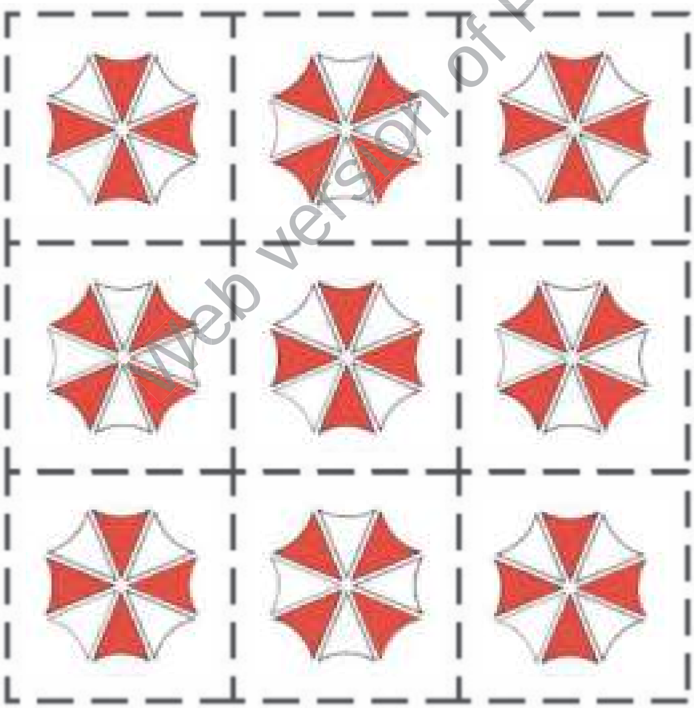

شکل 4.13: بنیادی ڈیزائن کی بلاک ریپیٹ

بنیادی ڈیزائن

Web version of PCTB textbooks

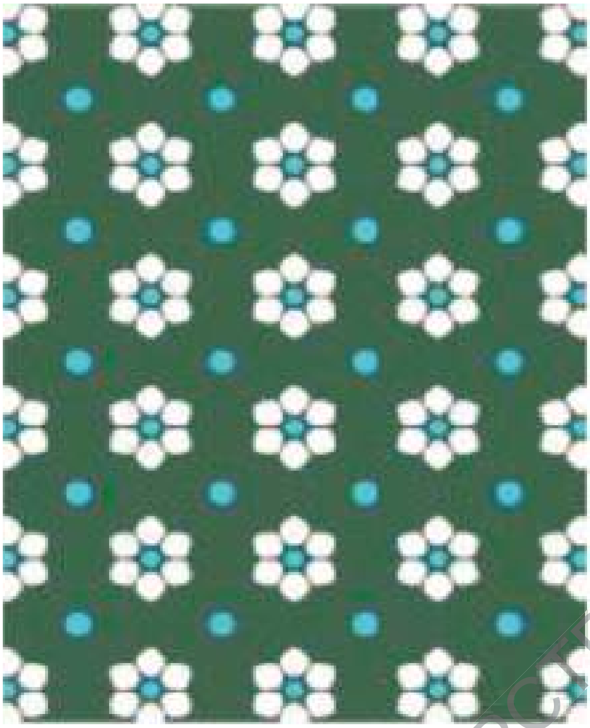

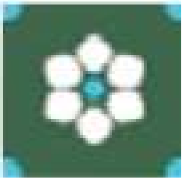

شکل 4.14: بنیادی پھول ڈیزائن کی بلاک ریپیٹ

بنیادی ڈیزائن

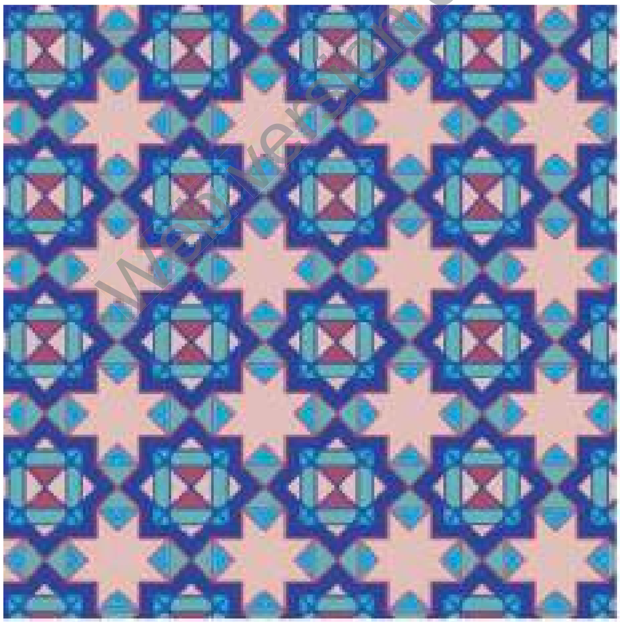

شکل 4.15: بنیادی جیومیٹریکل ڈیزائن کی بلاک ریپیٹ

بنیادی ڈیزائن

Web version of PCTB textbooks

ریپیٹ پیٹرن کی مشق نمبر 2: مرر ریپیٹ-I (Mirror Repeat-I)

ریپیٹ پیٹرن کی یہ قسم بنیادی ڈیزائن کو ایک خاص انداز میں دہرانے کو ظاہر کرتی ہے جیسے کسی چیز کا عکس شیشے میں دیکھا جاتا ہے۔ اسے اوپر اور نیچے یا دائیں بائیں کسی بھی جانب دوہرایا جا سکتا ہے۔ اس طریقے سے بنائے جانے والے ڈیزائن دیکھنے والوں کے لیے جاذبِ نظر ہوتے ہیں۔ مندرجہ ذیل ڈیزائن کو مرر ریپیٹ کے مطابق دائیں بائیں اور اوپر نیچے دہرایا گیا ہے۔

شکل 4.16: مرر ریپیٹ (Mirror Repeat)

ریپیٹ پیٹرن کی مشق نمبر 3: مرر ریپیٹ-II (Mirror Repeat-II)

طلبہ ریپیٹ پیٹرن کو دو انداز میں دہرائیں گے جو ذیل میں دکھائے گئے ہیں۔ ایک کوئی بھی جیومیٹریکل یا پھول دار ڈیزائن ہو سکتا ہے اور دوسرا کسی جانور یا پرندے کی شکل کو استعمال کر کے بنایا جائے گا۔

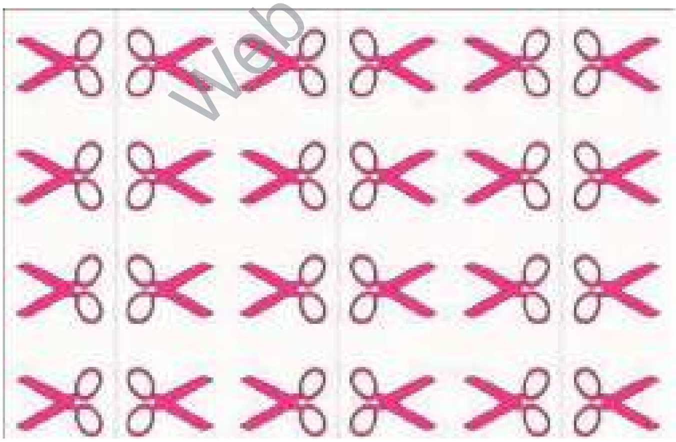

شکل 4.17: مرر ریپیٹ کی مثالیں

Web version of PCTB textbooks

ریپیٹ پیٹرن کی مشق نمبر 4: بارڈر (حاشیہ) ریپیٹ-I (Border Repeat-I)

بارڈر ریپیٹ کو حاشیہ ریپیٹ بھی کہہ سکتے ہیں جس میں بنیادی ڈیزائن کو اُفقی یا عمودی جانب تسلسل سے دہرایا جاتا ہے۔ بارڈر ریپیٹ پیٹرن سب سے متغیّر اور آسانی سے کسی بھی چیز کو ڈیزائن کرنے کے لیے مناسب سمجھے جاتے ہیں اور ان کا استعمال آرٹ کے مختلف میدانوں میں نظر آتا ہے۔ یہ کپڑے، برتنوں اور کاغذ سے بنائی جانے والی اشیا کو آراستہ کرنے کے لیے یکساں طور پر مفید ثابت ہوتے ہیں۔ ذیل میں اس کی دو اقسام دکھائی گئی ہیں ایک جیومیٹریکل اور دوسری پھول دار نوعیت کی ہے۔

شکل 4.18: اُفقی جانب بارڈر ریپیٹ جیومیٹریکل

شکل 4.19: عمودی جانب بارڈر ریپیٹ پھول دار

Web version of PCTB textbooks

رپیٹ پیٹرن کی مشق نمبر 5: بارڈر رپیٹ-II (Border Repeat-II)

اس بار طلبہ دو طرح سے بارڈر رپیٹ کی مشق کریں گے۔ایک اُفقی جانب اور دوسری عمودی جانب۔اس بار طلبہ اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے جیومیٹریکل اور پھول دار ڈیزائن کی بجائے کچھ مختلف ڈیزائن ترتیب دیں گے۔

شکل 4.20: عمودی جانب رپیٹ پیٹرن میں پرندے کی شکل کا استعمال

شکل 4.21: اُفقی جانب رپیٹ پیٹرن میں انسانی شبیہ کا استعمال

Web version FBT textbooks

گولائی میں ریپیٹ پیٹرن (Circular Repeat)

اس طرح کا ریپیٹ ڈیزائن عموماً برتنوں اور گول اشیا میں نظر آتا ہے۔اس طرح کی قسم میں بنیادی ڈیزائن ایک دائرے کی صورت میں بار بار دہرایا جاتا ہے۔ڈیزائن جس نقطے سے شروع ہوتا ہے دائرے میں گھومتے ہوئے اسی نقطے پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل دائرے میں بنائے جانے والے ایک ریپیٹ پیٹرن کو دکھایا گیا ہے۔

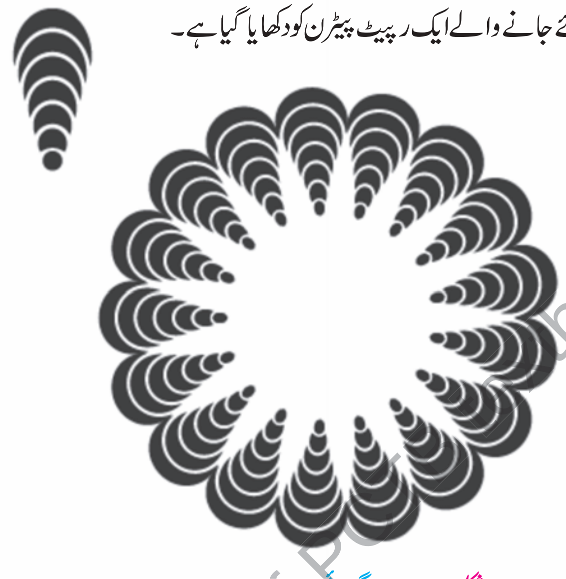

شکل 4.22 : گولائی میں ریپیٹ پیٹرن

ریپیٹ پیٹرن کی مشق نمبر 6: گولائی میں ریپیٹ پیٹرن

اس مشق میں طلبہ وطالبات کسی پلیٹ یا تھالی کو ڈیزائن کرنے کے لیے ایک منفرد ریپیٹ پیٹرن بنائیں گے۔مندرجہ ذیل تصویر انھیں اس مشق کے لیے مدد فراہم کرے گی۔

شکل 4.23: گولائی میں ریپیٹ پیٹرن تھالی کو ڈیزائن کرنے کے لیے

Web version of PCTB textbooks

تصویری حوالہ جات

مندرجہ ذیل تصاویر واضح طور پر بنیادی ڈیزائن اور ان کے مختلف انداز میں دہرائے جانے کو ظاہر کر رہی ہیں:۔

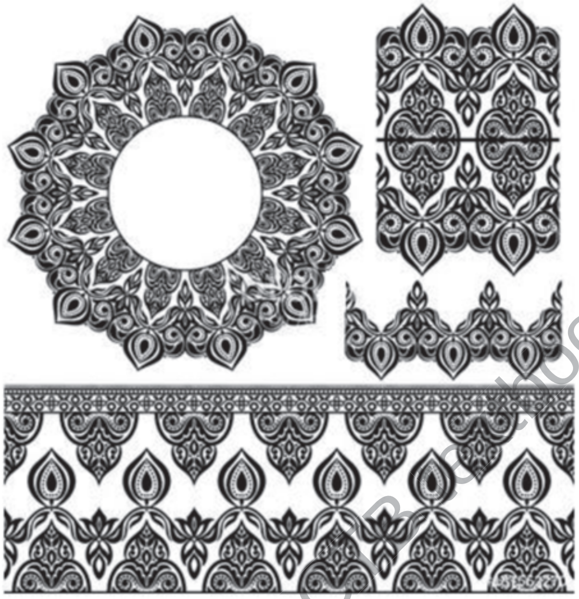

شکل 4.24: کئی طرح کے ریپیٹ پیٹرن کی مثالیں

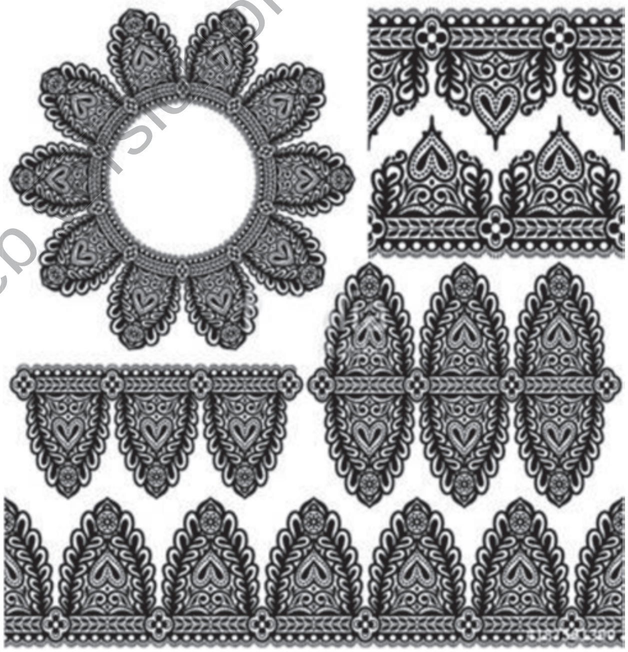

شکل 4.25: کئی طرح کے ریپیٹ پیٹرن کی مثالیں

Web version of PCTB textbooks

شکل 4.26: سرامکس کے برتن پرر پیٹ پیٹرن کی مثال

شکل 4.27: سرامکس کے برتن پرر پیٹ پیٹرن کی مثال

Web version of PCTB textbooks

شکل 4.28: سرامکس کی ٹائل پر ریپیٹ پیٹرن کی مثال

شکل 4.29: کسی قمیص یا ٹیکسٹائل پر ریپیٹ پیٹرن کی مثال

Web Version of PCTB textbooks

باب 5

پاکستان میں فنِ تعمیر کی تاریخ
(History of Architecture in Pakistan)

اس باب میں پاکستان کے فنِ تعمیر اور یادگار تاریخی عمارات کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ باب پرانی عمارات کی معلومات کے ساتھ ساتھ فنِ تعمیر کو آرٹ کے درجے پر سمجھنے میں معاون و مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔ اس باب میں زمانہ قدیم سے لے کر موجودہ دور کی چند عمارات کی مثالیں بیان کی گئی ہیں۔

پاکستان کے حدودِ اربعہ کے اندر تعمیر ہونے والی تاریخی عمارات اس کے فنِ تعمیر کی تاریخ کو بیان کرتی ہیں۔ ان کو دو مختلف ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلا دور اسلام کی آمد سے قبل اور دوسرا اسلامی دور کہا جا سکتا ہے۔ اسلام کی آمد سے قبل اس خطے میں جو عمارات موجود تھیں وہ پہلی قسم سے تعلق رکھتی ہیں جن میں وادیِ سندھ کی تہذیب کے آثار اور بُدھ مت مذہب سے تعلق رکھنے والی عمارات شامل ہیں جب کہ اس خطے میں اسلام کی آمد کے بعد بہت ساری عمارات تعمیر کی گئیں۔ ان میں چند ایک مشہور مثالیں مغلیہ دور کی یا ان کے بعد تعمیر کی گئیں دوسری قسم میں شامل کی جاتی ہیں۔

وادیِ سندھ کی تہذیب دُنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک ہے۔ یہ تہذیب سات ہزار سے پانچ ہزار سال قبل مسیح سے تعلق رکھتی ہے۔ اس تہذیب کے پرانے شہر مہر گڑھ، ہڑپہ اور موہنجوداڑو کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ ان شہروں کے آثار فنِ تعمیر اور کئی فن پاروں کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہیں۔

5.1 موہنجوداڑو میں ایک بڑا احمّام (Great Bath at Mohenjodaro)

وادیِ سندھ کی تہذیب شہر بندی کے فن میں ایک مثال سمجھی جاتی ہے جس کی شہر بندی کو عام طور پر دو حصّوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک حصّہ قَلعَہ اور دوسرا زریں شہر کہلاتا ہے۔ قلعے میں اہم سماجی، مذہبی اور انتظامی امور سے تعلق رکھنے والی عمارات جو اونچے اونچے چبوتروں پر بنائی جاتی تھیں تاکہ سیلاب کے موسم میں تباہ ہونے سے بچ سکیں اور زرّیں حصّے میں زیادہ تر رہائشی مکانات تعمیر کیے جاتے تھے۔

موہنجوداڑو کے قلعے کے حصّے میں کھدائی کے بعد جو عمارات دریافت ہوئیں ان میں بڑا احمّام، اناج کے گودام، درس گاہ اور اسمبلی چیمبرز شامل ہیں بڑا احمام وادیِ سندھ کی تہذیب میں تعمیر ہونے والی عمارتوں میں کافی اہمیت کا حامل ہے۔

اس عمارت کو آثارِ قدیمہ کے برطانوی ماہر سر جان مارشل نے 1926ء میں دریافت کیا، اس میں بڑے حمام کا تالاب انتالیس (39) فٹ لمبا تئیس (23) فٹ چوڑا اور آٹھ (8) فٹ گہرا ہے۔ اس کے شمالی اور جنوبی اطراف میں سیڑھیاں بنائی گئی ہیں جو اس حمام میں داخل ہونے کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ اس حمام کو چمک کے بغیر اینٹوں سے تعمیر کیا گیا تاکہ پھسلنے سے محفوظ رہا جا سکے۔ تالاب کے چاروں اطراف اوپری سطح پر ہموار راستے بنائے گئے ہیں۔ تالاب کے فرش کو بنانے کے لیے اینٹوں کے درمیان جپسم جیسا مصالحہ استعمال کیا گیا ہے تاکہ پانی کو تالاب کے اندر ذخیرہ کیا جا سکے اس کے جنوب مغربی حصّے میں اینٹوں کی مدد سے ایک نالی بنائی گئی ہے جو تالاب کے ڈھلوانی حصے

Web version of PCTB textbooks

سے جُڑی ہوئی ہے، جہاں سے پانی ایک اور محرابی سرنگ میں داخل ہو جاتا تھا اس تالاب کے تین اطراف میں برآمدے تعمیر کیے گئے ہیں جن کے عقب میں کمرے بھی بنائے گئے ہیں۔ ان کمروں میں سے ایک کمرے میں کنواں بھی بنایا گیا ہے جہاں سے اس حمام کے تالاب میں پانی فراہم کیا جاتا تھا۔ کمروں کے اندرونی حصوں میں سیڑھیاں بھی بنی ہوئی ہیں جو اس بات کی طرف اشارہ ہیں کہ یہ کمرے ڈبل سٹوری تعمیر کیے گئے تھے جو اب تباہ ہو چکے ہیں۔ اس حمام کے شمالی حصے میں کچھ اور چھوٹے حمام بھی بنے ہوئے ہیں۔ ہر حمام ایک الگ نالی سے جڑا ہوا ہے اور یہ نالیاں ایک بڑے نالے سے ملتی ہیں ان کے فرش بالکل ہموار بنائے گئے ہیں۔

شکل 5.1: موہنجوداڑو کا بڑا حمام

خلوت اور پردے کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے ان حماموں کے دروازوں کو ایک دوسرے کے بالکل مختلف سمت رکھا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ حمام کسی بڑی مذہبی رسم کے لیے استعمال ہوتا ہوگا۔ لوگ بڑے حمام کو استعمال کرنے کے بعد الگ الگ حماموں کو استعمال کی اہمیت سے واقف تھے۔ حمام میں استعمال ہونے والا پانی آخر میں ایک بڑے نالے کے ذریعے یہاں سے خارج ہو جاتا تھا۔

version of PCTB textbooks

5.2 جولین خانقاہ (Julian Monastery)

ٹیکسلا میں ہری پور کے مقام پر جولین نامی جگہ ہے جس کا تعلق بدھ مت کے زمانہ سے ہے۔ ایک چھوٹی پہاڑی پر جولین خانقاہ کے تباہ شدہ آثار پائے گئے ہیں۔ اس عمارت کو خانقاہ، درس گاہ یا جامعہ کہا جاتا ہے۔ اس جگہ پر ایک خانقاہ اور ایک سٹوپا (Stupa) بنا ہوا ہے اس خانقاہ میں ایک بڑا صحن ہے جس کے گرد مختلف سائز کے چھوٹے بڑے کمرے بنے ہوئے ہیں۔ کمروں سے ملحق سیڑھیاں اس بات کی نشان دہی کرتی ہیں کہ کمرے ڈبل سٹوری بنائے گئے ہوں گے۔

شکل 5.2: جولین خانقاہ ہری پور ٹیکسلا خیبر پختون خواہ

جولین خانقاہ کا تعلق دوسری صدی عیسوی سے ہے اور یہ بدھ مت سٹوپا کے مغرب میں واقعہ ہے۔ اس کی بائیں جانب کے داخلی راستے پر لکڑی کے دروازے لگے ہوئے ہیں اور اس کے پیچھے پلاسٹر سے بنے پانچ مجسّموں کو آراستہ کیا گیا ہے۔ ان مجسّموں میں گوتم بُدھ کو عبادت میں مصروف بیٹھے ہوئے اور کھڑے ہوئے دکھایا گیا ہے اور ان مجسّموں کو ایک دوسرے کے آگے پیچھے رکھا گیا ہے۔

اس خانقاہ میں بدھ مت کے پیروکاروں کے لیے تقریباً اٹھائیس (28) چھوٹے کمرے موجود ہیں اور اصل میں اٹھائیس اور کمرے ان کمروں کے اوپر ہی ڈبل سٹوری کی صورت میں بنائے گئے تھے جن میں جانے کے لیے شمال مغربی جانب موجود پتھر سے بنی سیڑھیاں استعمال کی جاتی تھیں۔

کھدائی کے دوران اس جگہ پر بالکنی میں لگنے والے چھجے، لکڑی کے بھالے وغیرہ درمیانی صحن کے چاروں طرف سے ملے ہیں۔ جن سے پتا چلتا ہے کہ ڈبل سٹوری کمروں کے آگے لکڑی سے بنی ہوئی بالکنی اوپر کے کمروں میں داخل ہونے کا ذریعہ تھی۔ اوپر کے کمروں کے داخلی دروازے چھوٹے تھے اور لکڑی سے بنے ہوئے تھے۔ یہ دروازے موجودہ دَور میں کافی بڑے معلوم ہوتے ہیں کیوں کہ لکڑی کے چھوٹے دروازوں کے اوپر موجود لکڑی کے موٹے فریم، مٹّی، پتھر اور گارے سے بنے حصّے گر چکے ہیں۔ اُوپر کے تمام چھوٹے کمروں میں ایک ترچھی کھڑکی اور ایک محراب نما طاقچہ بنایا گیا ہے جو غالباً بدھ مت کے پیروکار دِیا (Lamp) جلانے کے لیے استعمال کرتے تھے۔

پانچویں صدی عیسوی میں اس خانقاہ کی تمام دیواریں پلستر (Plaster) کی مدد سے ہموار بنی ہوئی تھیں۔ جن پر نقش و نگار اور تصاویر بھی بنائی گئی تھیں۔ مرکزی صحن کی دیواروں پر گوتم بدھ کے مجسمے اور اس کی زندگی سے متعلق موضوعات پر مبنی تصاویر آویزاں تھیں۔

شکل 5.3: جولین خانقاہ کا ایک اور منظر

بارش کا پانی لکڑی کی چھت کے ذریعے سے صحن میں موجود ایک چھوٹے تالاب میں اکٹھا کیا جاتا تھا۔ بدھ مت لوگ اس پانی کو اپنے مذہب کے مطابق نہانے کی رسم میں استعمال کرتے تھے۔ صحن کے مغربی حصّے میں اسمبلی ہال، باورچی خانہ، سٹور روم یا گودام، کھانا کھانے کا کمرہ اور بیت الخلا بنے ہوئے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ 455 عیسوی میں یہ خانقاہ وائٹ ہنس (White Huns) کے حملے میں بالکل تباہ کر دی گئی تھی اور اس کے بعد اسے دوبارہ تعمیر نہیں کیا جا سکا مرکزی سٹوپا کی سطح کو سٹکو (Stucco) کے ذریعے سے سجایا گیا ہے جس میں گوتم بدھ کو بیٹھے ہوئے

Web version of PCTB textbooks

دکھایا گیا ہے اس مرکزی سٹوپا کے اردگرد کئی دوسرے سٹوپا بنائے گئے ہیں۔جن کو مرکزی سٹوپا کی طرح سجایا گیا ہے جس صحن میں سٹوپے موجود ہیں اس کو لکڑی کی چھت سے ڈھانپا گیا تھا جو اب تباہ ہو چکی ہے۔

شکل 5.4: سٹوپا

شکل 5.5: گوتم بدھ بیٹھے ہوئے انداز میں

شکل 5.6: گوتم بدھ کو بیٹھے ہوئے انداز میں دکھاتے ریلیف مجسمے

Web version of PCTB textbooks

5.3 مغلیہ دور کا شاہی قلعہ، لاہور

مغل بادشاہ اکبر کے دور میں تعمیر کیے گئے محلوں اور قلعوں میں لاہور کا شاہی قلعہ کافی اہمیت کا حامل ہے۔قلعۂ آگرہ اور الہ آباد کا قلعہ اس دور کے دوسرے قلعوں کی مثالیں ہیں۔

بادشاہ اکبر نے مغلیہ دربار کو فتح پور سکری سے لاہور میں منتقل کیا۔اس طرح آگرہ اور دہلی کے بعد لاہور مغلیہ سلطنت کا تیسرا دارالحکومت قرار پایا۔اکبر کے دور میں شاہی قلعہ کی بھاری بھرکم اور موٹی دیواریں قلعہ کے گرد اس کی حفاظت کے لیے تعمیر کی گئیں جو تیس (30) ایکڑ کے

رقبے کو گھیرے ہوئے ہیں۔ اس رقبے میں پیویلین (Pavilions) محل، بڑے بڑے صحن اور باغات تعمیر کیے گئے جو اکبر کے دور سے تعمیر کیے جانے لگے اور جہانگیر اور شاہ جہاں کے دور تک ان کی تعمیرات جاری رہیں۔

لاہور کا شاہی قلعہ فصیلِ شہر (والڈ سٹی Walled City) کے بیچوں بیچ حضوری باغ کے اندر تعمیر کیا گیا۔ اس کے مغربی جانب بادشاہی مسجد واقع ہے یہ قلعہ ایک پیچیدہ قسم کا تعمیری نمونہ ہے جس میں کئی طرح کی عوامی اور نجی عمارات مغلیہ دور میں تعمیر کی گئیں۔

اس قلعہ کی اُونچی فصیل کے درمیان پھیلی ہوئی عمارتوں کا متوازی الاضلاع 1050×1200 فٹ ہے ان عمارتوں کی ساخت ہم آہنگ اور سڈول نوعیت کی ہے۔

شکل 5.7: لاہور کے شاہی قلعہ کی اونچائی سے لی گئی ایک تصویر جس میں عالم گیری گیٹ اور حضوری باغ کے حصوں کو دیکھا جاسکتا ہے

اس قلعہ کا مرکزی دروازہ عالم گیری گیٹ کہلاتا ہے جو اس کے مغرب میں واقع ہے جب کہ ایک اور دروازہ جو اکبری گیٹ کہلاتا ہے وہ قلعہ کے مشرق میں بنایا گیا ہے قلعہ کی تعمیرات میں کچھ اہم عمارتیں جو تاریخ کے اعتبار سے مختلف اَدوار میں بنائی گئی مندرجہ ذیل ہیں:۔

اکبر کے دور کی عمارات

1۔ دولت خانۂ خاص و عام

2۔ اکبری گیٹ جسے مستی گیٹ بھی کہا جاتا ہے (پنجابی زبان میں مسجد کے لیے مسیت کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ یہ گیٹ مسجد کے قریب واقعہ ہونے کی وجہ سے مسیتی گیٹ کہلاتا ہے۔)

3۔ جہانگیر کا چوگوشہ

جہانگیر کے دور کی عمارات

1۔ شمال کی جانب تصویری دیوار(Picture Wall) 2۔ دولت خانۂ جہانگیر (جسے مکتب خانہ اور کلرک کوارٹر بھی کہا جاتا ہے)

3۔ کالا برج(Black Pavilion) 4۔ لال برج(Red Pavilion) 5۔ بڑی خواب گاہ

شاہ جہان کے دور کی عمارات

1۔ دیوانِ عام

2۔ شاہ برج (اس حصہ میں شیش محل(Mirror Palace)،نولکھا پویلین اور شاہ برج کا دروازہ شامل ہیں)

3۔ شاہی حمام(Royal Bath) 4۔ خلوت خانہء(Retiring Room)

5۔ موتی مسجد(Pearl Mosque)

6۔ چوگوشۂ شاہ جہان(Shah Jahan's Quadrangle)اس حصہ میں دیوانِ خاص اور شاجہان کی خواب گاہ شامل ہیں۔

7۔ ہاتھی پول(Elephant Gate) 8۔ ہاتھی پیر(Elephant Stairs)

9۔ شاہی باورچی خانہ(Imperial Kitchen)

اورنگ زیب کے دور کی عمارات

1۔ عالم گیری گیٹ

شاہی قلعہ میں اکبر کے دور میں تعمیر ہونے والی عمارات ساخت کے اعتبار سے آگرہ انڈیا میں بنی شاہی عمارتوں سے مماثلت رکھتی ہیں۔ان تمام عمارات کو بنانے کے لیے سُرخ پتھّر کا استعمال کیا گیا ہے۔عمارات کی تعمیر بیم اور بریکٹ سسٹم کے تحت کی گئی جب کہ سجاوٹی بریکٹ اور سنگ تراشی کا استعمال غیر معمولی خصوصیات کا حامل ہے۔

تصویری دیوار

شمال کی جانب بیرونی دیوار بے حد اہمیت کی حامل ہے کیونکہ یہ دنیا کی سب سے لمبی تصویری دیواروں میں شامل کی جاتی ہے جو شاندار، چمکدار ٹائل ''موزیک ورک(Mosaic Work)'' سے مزیّن ہے اور مغلیہ دور میں بنائی جانے والی کئی تصاویر کو پیش کرتی ہے۔یہ تصویری دیوار شہنشاہ جہانگیر نے 1624ء میں بنوائی اور 1631ء میں شاہ جہاں کے دور میں مکمل ہوئی۔یہ ہاتھی پول(Elephant Gate) سے جہانگیر چوگوشہ کے مشرقی مینار تک پھیلی ہوئی ہے۔دیوار کی لمبائی 480 گز اور اونچائی 17 گز ہے۔اس دیوار کو مستطیلی اور دھنسے ہوئے محرابی حصّوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔دیوار پر کی گئی عکاسی میں ہاتھیوں کی لڑائیاں، پولو کے کھیل، شکار کے مناظر، جانوروں اور انسانوں کی تصاویر اور پھولوں کی اشکال شامل ہیں۔

Web version of PCTB textbooks

شکل 5.8: شاہی قلعہ کی تصویری دیوار

شکل 5.9: تصویری دیوار پر کیے جانے والے ٹائل ورک کی تفصیل

Web version of PCTB textbook

شیش محل

شیش محل شاہ برج کے اندر ایک بارہ دری ہے، جسے شاہ جہان نے اپنی ملکہ کے لیے تعمیر کروایا تھا۔ یہ ایک شاندار طور پر سجا ہوا کمرہ ہے۔ سامنے کا حصّہ سنگِ مرمر سے بنی کثیر برگ دار پانچ محرابوں پر مشتمل ہے، اندرونی حصّہ انتہائی آرائشی آئینہ کاری سے مزین ہے۔

شکل 5.10: شیش محل کی سامنے کی محرابیں

شکل 5.11: شیش محل کے پہلے برآمدے میں آئینہ کاری کا کام

نولکھا پویلین

شاہ برج کے اندر مغربی جانب مستطیل حجرہ ہے جسے نولکھا پویلین کہا جاتا ہے [کہا جاتا ہے کہ اس وقت اس کی تعمیر پر نولاکھ لاگت آئی جس کی وجہ سے اس کا نام نولکھا پڑ گیا]۔ یہ پویلین شاہ جہان نے تعمیر کروایا تھا۔ اپنی طرزِ تعمیر اور سجاوٹ کے لیے بے حد مشہور ہے۔ عمارت کو مکمل طور پہ سنگِ مرمر سے بنایا گیا ہے، اس کی بنگالی طرز کی گہری خم دار چھت قابلِ ذکر ہے۔ چمک دار ٹائل کے موزیک (Mosaic) فرشتوں، جنّوں اور سلیمانی علامتوں کی تصویریں دروازے کے محرابِ شانہ کی سجاوٹ کو چار چاند لگاتے ہیں۔ پویلین میں کی گئی پرچین کاری (Pietra Dura) کی سجاوٹ کو دُنیا کی بہترین آرائشوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

شکل 5.12: نولکھا پویلین

موتی مسجد

شکل 5.13: موتی مسجد

اس مسجد کو اس کی ظاہری شکل کی وجہ سے موتی مسجد (Pearl Mosque) بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی تعمیر میں سفید سنگِ مرمر کے استعمال کی بدولت اس کی عمارت کو ایک روشن وجاہت ملی۔ یہ شہنشاہ اور اس کے آدمیوں کے لیے نجی مسجد کے طور پر تعمیر کی گئی۔ شاہی قلعہ کے مغربی جانب واقع ہے، جو مکہ میں خانہ کعبہ کی سمت کے مطابق ہے۔

Web version of PCTB textbooks

5.4 بادشاہی مسجد (1673ء-1674ء)

برصغیر پاک و ہند مغلیہ دورِ حکومت میں فن اور فنِ تعمیر کے لیے مشہور ہے جو اس دور میں اپنے عروج کو پہنچا۔ مغل دور کی آخری اہم تعمیرات میں سے ایک لاہور کی بادشاہی مسجد بھی ہے، جسے بادشاہ اورنگزیب عالم گیر نے تعمیر کروایا۔ مسجد کا محلِ وقوع اس کی اہمیت میں اضافے کا باعث ہے۔ یہ مسجد شہرِ لاہور کے اندر دریائے راوی کے قریب شاہی قلعے کے عالم گیری گیٹ کے سامنے واقع ہے۔ مسجد تک جانے کا راستہ ایک باغ سے نکلتا ہے جسے حضوری باغ کہا جاتا ہے جو شاہی قلعے اور بادشاہی مسجد کے درمیان واقع ہے۔

شکل 5.14: بادشاہی مسجد کی اونچائی سے لی گئی ایک تصویر

Web version of PCTB textbooks

مسجد ایک اُونچے چبوترے پر بنائی گئی ہے جس کا نقشہ مربع شکل میں ہے۔ اس کے مشرقی جانب ایک بڑا دروازہ سیڑھیوں سے ملحق تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کی چاردیواری کے چاروں کونوں پر ایک ایک مخروطی مینار بنایا گیا ہے اس کا داخلی دروازہ ایک بڑے اور کھلے صحن میں کھلتا ہے جس کے بیچوں بیچ سنگِ ابری سے بنا وُضوخانہ تعمیر کیا گیا ہے۔ مغربی سمت کے علاوہ صحن تمام اطراف سے حجروں میں گھرا ہوا ہے یہ حجرے اس زمانے میں مدرسوں کے طور پر استعمال کیے جاتے تھے۔ صحن کے مغربی حصے میں مستطیلی شکل کا ایک بڑا کمرہ ہے جسے جائے مقدّس بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے اوپر تین بڑے بلب نما گنبد ہیں اور ان میں سے مرکزی گنبد حجم میں بڑا اور اونچا بنایا گیا ہے۔ ان گنبدوں کے اوپر ایک ایک قُبّہ بھی نصب کیا گیا ہے۔ اس جائے مقدّس کے سامنے کا حصّہ کئی محرابوں پر مشتمل ایک سکرین بناتا ہے جو اس کے صحن اور عبادت کی جگہ کو الگ الگ کرتا ہے۔ اس کے سامنے کے حصّے میں ایک مرکزی ابھری ہوئی اور بڑی محراب ہے جو ایوان کہلاتی ہے اور اس کے دونوں

اطراف میں پانچ پانچ چھوٹی محرابیں بنائی گئی ہیں۔ یہ تمام محرابیں کثیر برگ دار ہیں۔

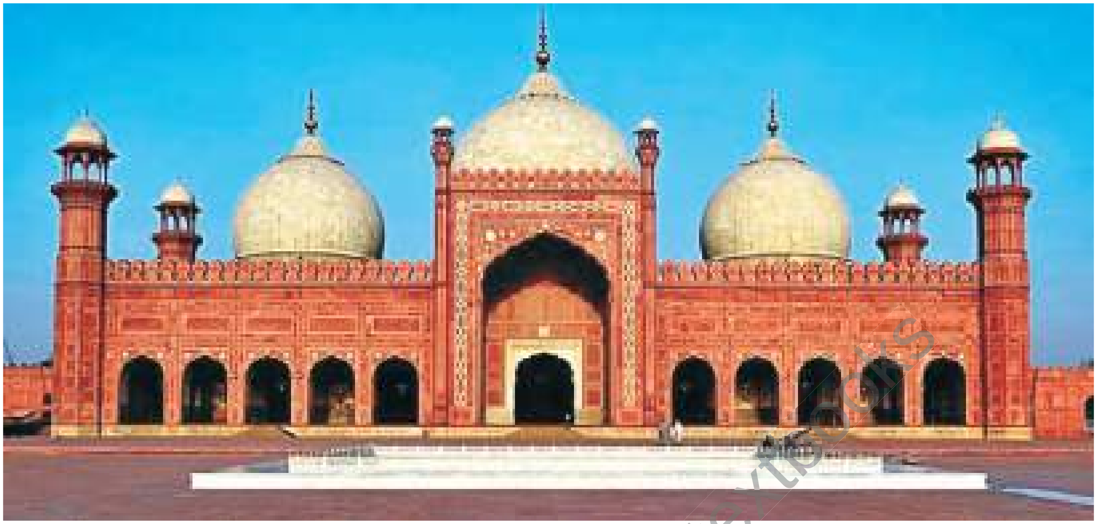

شکل 5.15: بادشاہی مسجد کے صحن میں وُضوخانہ اور جائے نماز

جائے مقدس کے سامنے کے حصّے کو تراشے ہوئے پتھر اور جَڑے ہوئے سنگِ مرمر کے بنے نقش ونگار سے آراستہ کیا گیا ہے۔ اس کے اوپری حصّے پر چھوٹے چھوٹے ٹریٹ (Turret) بنائے گئے ہیں جو اس کی بیرونی دیوار کے ہر کونے پر بنائے جانے والے چھوٹے میناروں سے چھوٹے ہیں۔ تمام چھوٹے مینار اور ٹریٹ (Turret) آکٹگن (Octagon) یعنی آٹھ کونوں والے ہیں جن کے اوپر سنگِ مرمر سے بنے چھوٹے گنبدوں والے چھجے بنائے گئے ہیں ہر ایک کے اوپر قُبّہ بھی نصب کیا گیا ہے

شکل 5.16: بادشاہی مسجد کا اندرونی حصّہ

Web version of PCTB textbooks

اس مسجد کی تعمیر میں سنگِ سرخ کا زیادہ استعمال ہوا ہے جسے سفید سنگِ مرمر کے نقش ونگار سے آراستہ کیا گیا۔سنگِ مرمر کے جڑاؤ کام کے علاوہ اس کی سطح کو آراستہ کرنے کے لیے چھوٹے چھوٹے مستطیلی خانوں میں محرابی اشکال اور توس دانوں کے نقش بھی استعمال کیے گئے ہیں۔اس کی اندرونی دیواروں کو فریسکو پینٹنگ سے سجایا گیا ہے جس میں پھولوں، صراحیوں اور گل دانوں کے نقش بنائے گئے ہیں۔رنگین فریسکو پینٹنگ اور نفاست سے تراشے گئے نقش ونگار کی نزاکت کے باوجود بادشاہی مسجد کی وجاہت میں رعب اور دب دبے کا عنصر غالب ہے۔یہ مسجد مساجد کی تعمیر کے لیے آج تک ایک متاثر کن نمونے کے طور پر جانی جاتی ہے۔

5.5 محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کا مقبرہ

پاکستان کے بانی محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کو پاکستان کا قومی مقبرہ بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ یہ اس ملک کے بانی کی ذی مُرتبَت جائے مدفن ہے۔یہ مقبرہ شہرِ کراچی کے پُرسکون مقام گلشنِ اقبال کے قریب جمشید کواٹرز کے علاقے میں واقع ہے اور شہر کراچی کے لیے قومی اور بین الاقوامی سطح پر امتیازی علامت بن چکا ہے۔محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ قیامِ پاکستان کے ٹھیک ایک سال بعد 1948 میں انتقال کر گئے لیکن ان کی وفات کے 12 سال بعد 1960 میں صدرِ پاکستان محمد ایوب خان نے ان کے مزار کی بنیاد رکھی۔لکڑی اس وقت کی حکومتِ آزاد کشمیر نے فراہم کی تھی۔مزار کے بنیادی حصّے میں جناح رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری کی نقول، کچھ پرانے سِکّے اور قراردادِ پاکستان کی کاپی بھی محفوظ تھی۔

اس مقبرے کا تعمیراتی ڈیزائن ایک ہندوستانی ماہرِ تعمیرات مسٹر یحییٰ مرچنٹ نے تیار کیا، یہ مقبرہ دائرہ نما سادہ گنبد کے ساتھ چوکور نقشے پر تعمیر کیا گیا ہے، 54 مربع میٹر چوڑے اور 13 فٹ اونچے بلند پلیٹ فارم پر واقع ہے جو تانبے کی باڑ سے گھرا ہوا ہے۔عمارت کا اندرونی اور بیرونی حصّہ سفید سنگِ مرمر سے مزیّن ہے جس کے چاروں اطراف میں خمیدہ مُوریش (Moorish) محراب ہیں۔چاروں دیواریں ہر سمت سے قدرے مخروطی ہیں جن کے داخلی دروازوں پر تنگ مُوریش محراب نظر آتے ہیں۔عمارت کا مرکزی ڈھانچہ بڑے پارک کے اندر بنایا گیا ہے۔اس پارک کے اندر مقبرے کے داخلی دروازے تک ایک تسلسل کے ساتھ پندرہ فوارے نصب کیے گئے ہیں۔

پارک کی دیگر تین اطراف بھی چبوترے نما راستوں میں تقسیم کی گئی ہیں۔عمارت کا بیرونی ڈھانچہ ایرانی سامانیان طرز کے مقبروں کی تعمیر سے متاثر ہے۔

مقبرے کے اندرونی حصّے میں پانچ قبریں ہیں، تین قبریں شمال سے جنوب کی سمت ایک قطار میں ہیں۔شمالی جانب کی قبر پاکستان کے پہلے وزیرِ اعظم لیاقت علی خان کی ہے اور دوسری مرکزی قبر نور الامین کی ہے جو پاکستان کے نائب صدر تھے اور تیسری جانب جنوب میں برطانوی راج کے بعد پنجاب کے پہلے گورنر عبدالرّب نشتر دفن ہیں۔

انتہائی شمال میں محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی بہن محترمہ فاطمہ جناح مدفن ہیں۔محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی قبر ہال کے بیچ میں واقع ہے جو ایلومینیم کی آرائشی باڑ سے گھری ہوئی ہے۔فاطمہ جناح کی قبر کے اوپری حصّے کو سیاہ پھولوں کے ڈیزائن سے سجایا گیا ہے اور باقی تین قبروں کو سادہ اطالوی سفید سنگِ مرمر سے بنایا گیا ہے۔

Web version of PCTB textbooks

محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے تابوت کو ٹرپل بیس (Tripple Base) پر رکھا گیا ہے، جسے عربی خطاطی کے نوشتہ جات اور سفید سنگِ مرمر پر بنائے گئے کورینتھین پتوں سے مزّین کیا گیا ہے۔اُوپری حصّے کی ساخت باہر کی جانب اُبھرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ مقبرے کی اندرونی دیواریں سنگِ مرمر کی سفید ٹائلوں سے مزین ہیں جنھیں جیومیٹریکل پیٹرن اور ہیرے کی شکل میں کاٹ کر لگایا گیا ہے۔گنبد کے نچلے حصے جسے نیک آف ڈوم (Neck of Dome) کہا جاتا ہے، کے چاروں طرف تین تین گول ماتھا محرابیں بنائی گئی ہیں، گنبد کی اندرونی چھت پر نیلا رنگ لگایا گیا ہے جبکہ اس کے درمیان قبر کی سیدھ میں ایک خوب صورت کرسٹل فانوس آراستہ کیا گیا ہے۔ یہ فانوس عوامی جمہوریہ چین نے تحفے میں دیا تھا۔ نچلی جانب دروازوں کو چھوڑ کر اوپری طرف بڑی موریش محرابیں جیومیٹریکل پیٹرن میں بنی ہوئی لکڑی کی جالی سے ڈھکی ہوئی ہیں۔

شکل 5.17: قائداعظم محمد علی جناح (رحمۃ اللہ علیہ) کا مقبرہ

مقبرے کا احاطہ پُرامن اور پُرسکون ہے کراچی شہر کی ہلچل کو دیکھ کر آنے والے سیاحوں کے لیے کشش کا باعث ہے۔لوگ یہاں سیر کے لیے آتے ہیں دن میں اس جگہ کے سکون سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور رات کے وقت چاروں اطراف سے روشنیوں سے جگمگاتی ایک شان دار عمارت ان کے لیے کشش کا باعث ہے۔یومِ پاکستان 23 مارچ، 14 اگست یومِ آزادی، مسٹر جناح کے یوم پیدائش اور یومِ وفات پر لوگ یہاں

Web version of PCTB textbooks

خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے مزار پر حاضری دیتے ہیں۔

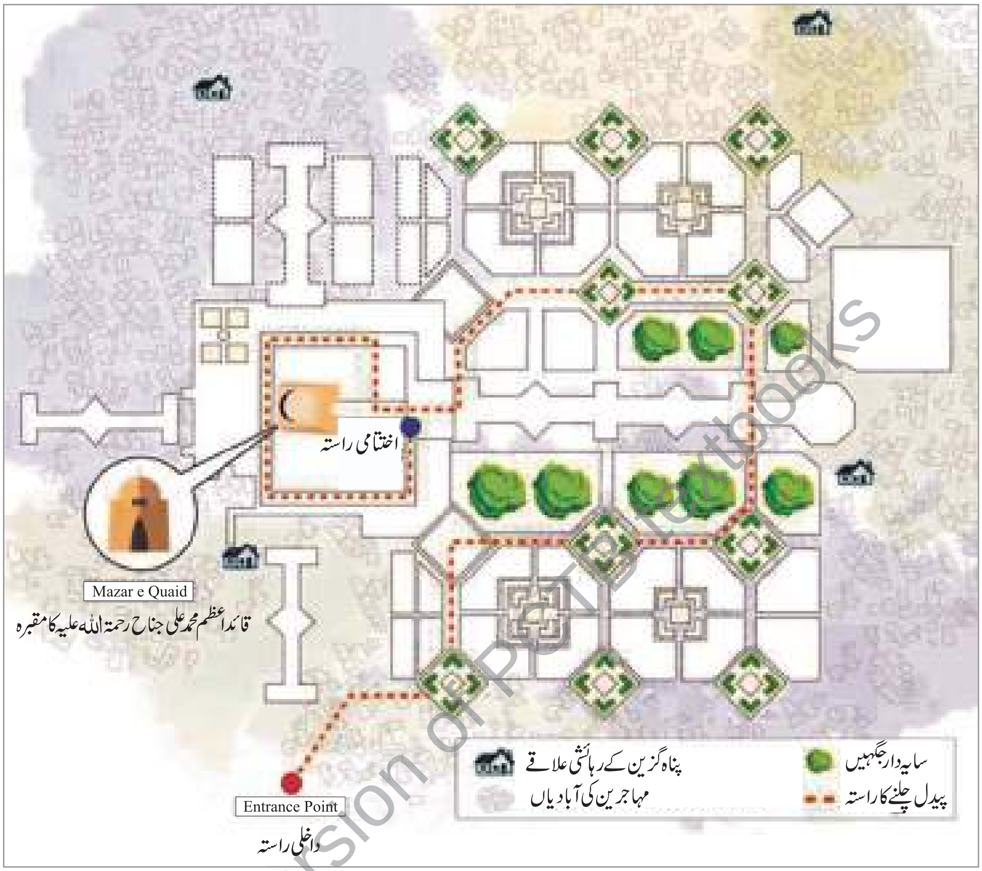

شکل 5.18: قائداعظم محمد علی جناح (رحمۃ اللہ علیہ) کے مقبرے کا نقشہ

شکل 5.19: قائدِاعظم محمد علی جناح (رحمۃ اللہ علیہ) کی تربت پر لگے سنگِ مرمر پر خطاطی اور پھولدار ڈیزائن

Web version of PCTB textbooks

شکل 5.20: قائداعظم محمد علی جناح (رحمۃ اللہ علیہ) کی تربت کے اردگرد لگی خوبصورت باڑ

شکل 5.21: قائداعظم محمد علی جناح (رحمۃ اللہ علیہ) کی ہمشیرہ محترمہ فاطمہ جناح کی تربت

شکل 5.22: مقبرے کے اندرونی حصّے کی دیواروں پر تزئین و آرائش

Web version of PCTB textbooks

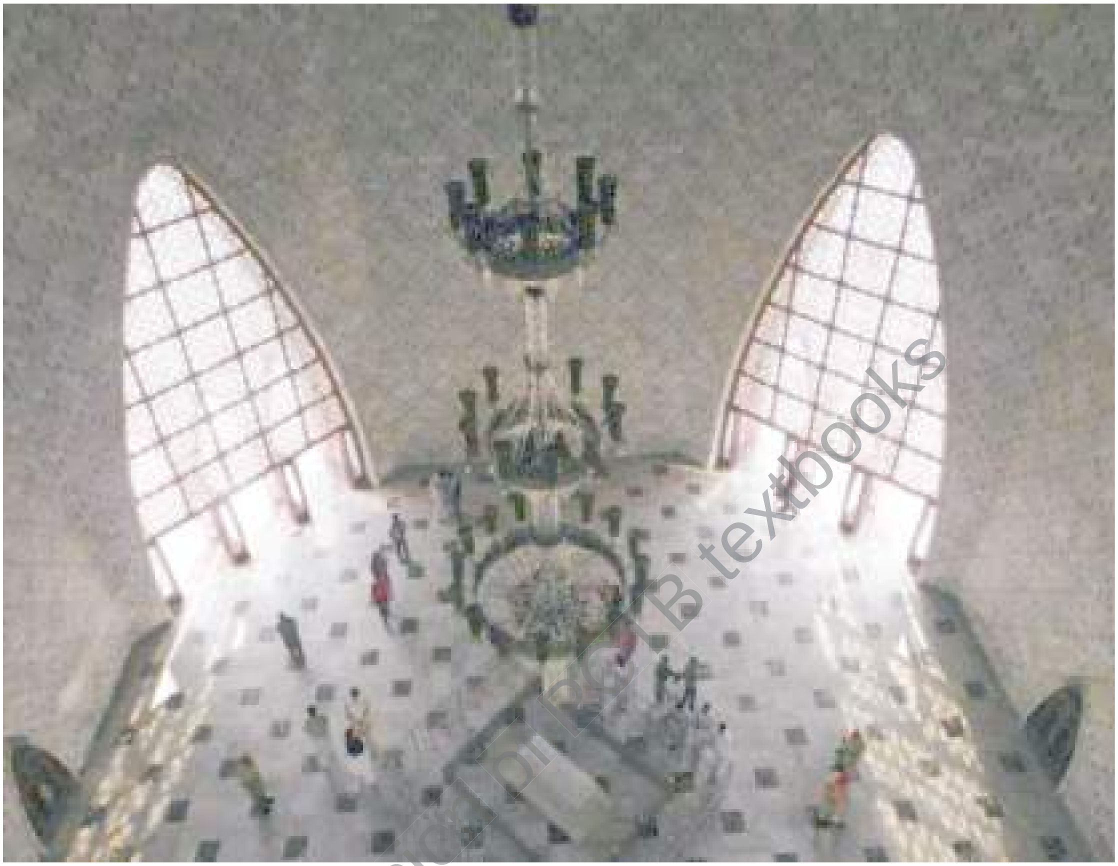

شکل 5.23: مقبرے کے اندر سے بڑی بڑی مُوریش طرز کی بنی محرابیں نظر آرہی ہیں جو کہ اوپر کی جانب جالی سے ڈھکی ہوئی ہیں۔

Web version PCTB textbooks

5.6 مینارِ پاکستان

مینارِ پاکستان ایک منفرد مینار ہے یہ مینار 23 مارچ 1940ء کو پیش کی جانے والی آل انڈیا مسلم لیگ کی قراردادِ لاہور کی یاد میں تعمیر کیا گیا۔ اسے منٹو پارک (موجودہ گریٹر اقبال پارک) میں بنایا گیا کیوں کہ یہ ہی وہ مقام ہے جہاں یہ تاریخی واقعہ پیش آیا۔ اس مینار کا ڈیزائن اور فنِ تعمیر مغلیہ اور ہم عصری فن کا حسین امتزاج ہے۔ مینار کے رُوبہ رُو مغلیہ خاندان کا عظیم شاہ کار بادشاہی مسجد بھی واقع ہے۔ مینارِ پاکستان 1960ء سے 1968ء کے دوران میں مغربی پاکستان کے گورنر اختر حسین کے مطالبے پر معمار ناصرالدین مورت خان، سٹرکچرل انجینئر اے رحمٰن نیازی اور میاں عبدالخالق کی کنٹریکٹ کمپنی نے تعمیر کیا تھا۔

یہ مینار 24.26 فٹ اونچے گول شکل کے چبوترے پر کھڑا ہے۔ اس پلیٹ فارم پر زیادہ دائرہ نما تقسیم ہے جو مرکز میں چاند اور ستارے کی شکل بناتی ہے جس کے عین اوپر مینار کی بنیاد پنکھڑیوں کی شکل میں شروع ہوتی ہے۔ مینار کی اوپری ساخت سطحِ زمین سے کل 230 فٹ بلند ہے۔ مینار کی بنیاد چار پلیٹ فارمز پر مشتمل ہے جدوجہدِ آزادی کی عاجزانہ شروعات کی نشان دہی کے لیے پہلا چبوترا ٹیکسلا سے لائے گئے بغیر تراشے ہوئے پتھّروں سے بنایا گیا ہے، دوسرا ہتھوڑے سے کٹے پتھّروں سے جب کہ تیسرا چھینی سے تراشے گئے پتھّروں سے بنایا گیا ہے، چوتھے اور آخری چبوترے پر سفید سنگِ مرمر تحریکِ پاکستان کی کامیابی کی عکاسی کرتا ہے۔

پنکھڑیوں کی مانند دائرہ نما بنیاد میں مکمل طور پر جدید طرز کا ایک ہوادار محراب ہے جو مرکزی سیڑھی اور لفٹ والے مقام کی طرف جاتا ہے، یہ مرکزی جگہ ایک دائرہ نُما دیوار سے گھری ہوئی ہے جس میں لکڑی کے مستطیل دروازے اور سنگِ مرمر کے بیرونی حصے پر اردو، بنگالی اور انگریزی زبان میں تحریریں ہیں۔ تحریر شدہ نوِشتہ جات میں اللہ کے ننانوے نام، قراردادِ لاہور کا متن، قومی ترانہ، محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر اور قرآنِ پاک کی متعدد آیات شامل ہیں۔ پنکھڑیوں کی شکل میں بنائے گئے بنیادی حصے کی اندرونی سطح کو ہیرے نُما اور مربع شکل کے ڈیزائن سے سجایا گیا ہے یہ ڈیزائن بھوری اور سرمئی ٹائلوں کا ایک انوکھا مرکّب ہے جسے گلاس اور سفید ماربل کے گرڈ کے اندر پیوست کر کے حاصل کیا گیا ہے۔ براؤن ٹائلوں میں چار پنکھڑیوں کا جیومیٹریکل ڈیزائن ہے اور سرمئی ٹائل جدید نوعیّت کے ڈیزائن سے مزیّن ہے۔ فرش گہرے سرمئی سنگِ مرمر سے بنایا گیا ہے جس میں سفید سنگِ مرمر کی لکیریں اور پُھولوں کے نمونے ہیں۔ پنکھڑیوں کی شکل میں بنا ہوا بنیادی حصّہ خطّے میں مسلم اتّحاد کے عروج اور الگ آزاد ریاست کے حصول کی کامیابی کی علامت ہے۔

Web version of PCTB textbooks

شکل 5.24: مینارِ پاکستان، لاہور

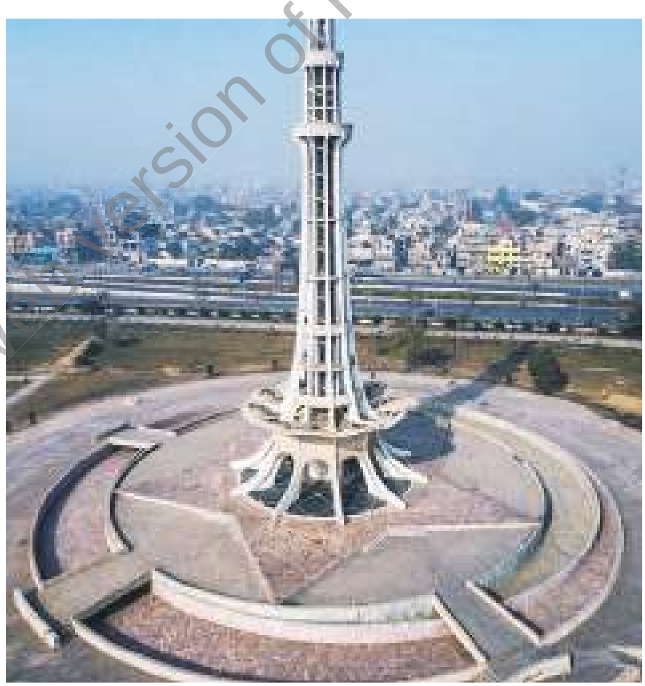

شکل 5.25: مینارِ پاکستان کا بنیادی نقشے سے لے کر اُوپر کے حصّے کا ڈیزائن جس میں گول چبوترا اور چاند تارے نما مرکزی حصہ واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے

Web Version of PCTB Textbooks

شکل5.26: پھول کی پتّیوں نما بنیادی حصّے کا اندرونی منظر اور اندر لکھی گئی تحریریں اور چھت پر لگی بھوری اور سرمئی ٹائلز

شکل5.27: ٹائلز اور ان کے درمیان گلاس کا استعمال

Web version of PCTB textbooks

شکل 5.28: فرش کے ڈیزائن کی تفصیل

شکل 5.29: اندرونی چھت کے ڈیزائن کی تفصیل

باب
6

جنوبی ایشیا میں مصوری کی تاریخ
(History of Painting in South Asia)

جنوبی ایشیا میں مصوری کی تاریخ وادیِ سندھ سے بھی قدیم ہے، جب مصوّری کا استعمال دستکاری، زیورات، اور مٹّی کے برتنوں کو رنگنے کے لیے کیا جاتا تھا۔ اس خطّے میں مصوری ایک انفرادی فن کے طور پر اُبھر کر تب سامنے آئی جب اس کو بُدھ مَت کے دَور میں اجنتا کی غاروں کی دیواروں کو آراستہ کرنے کے لیے استعمال کیا گیا۔ مغلیہ دور میں فنِ مصوری فریسکو پینٹنگ، کتابی خاکوں اور مِنی ایچر مصوری کی صورت میں عروج کو پہنچی۔ خطّے میں برطانوی نوآبادیاتی نظام رائج ہونے کی وجہ سے فنِ مصوری پر مغربی اثرات مرتب ہوئے۔

6.1 اجنتا غاروں میں فنِ مصوری

کہا جاتا ہے کہ دوہزار دوسو سال قبل مہاراشٹر ہندوستان میں اجنتا کی قدیم غاروں کو بنانے کا اَدھ بُدھ کام معرضِ وجود میں آیا۔ ایک اندازے کے مطابق سو سال کے عرصے میں اکتیس قدیمی غاروں کو گھوڑے کی نعل جیسی شکل کی چٹانوں کو کاٹ کر آراستہ کیا گیا۔ یہ غاریں واگورا دریا کے کنارے آباد گاؤں سے تقریباً 3.5 میل دور واقع ہیں جہاں یہ دریا پہاڑوں سے ندی کی صورت میں نکلتا ہوا تنگ وادی کے نچلے حصّے کے ساتھ ساتھ بہتا ہے۔

شکل 6.1: گھوڑے کی نعل کی شکل کی چٹانیں جن میں اجنتا غاریں واقع ہیں۔

شکل 6.2: اجنتا غاروں کا منظر

تقریباً ایک ہزار عیسوی کے لگ بھگ ان غاروں کو متروک کر دیا گیا اور اردگرد گھنا جنگل اُگ آیا جس نے اِن کو انسانی آنکھ سے پوشیدہ کر دیا۔ لوگوں کا آنا جانا ختم ہوگیا اگرچہ مقامی آبادی کم از کم اِن میں سے کچھ کا علم رکھتی تھی۔

18 اپریل 1819ء کو مدراس پریذیڈنسی کے ایک برطانوی افسر جان سمتھ نے شیر کا شکار کرتے ہوئے گہری اُلجھی ہوئی جھاڑیوں کے اندر سے ایک غار کا دروازہ دریافت کیا۔ جب وہ وہاں پہنچا تو وہاں مقامی لوگ پہلے سے ہی غار میں ایک الاؤ روشن کیے اپنی عبادت میں

Website of PCTB textbooks

مشغول تھے۔کیپٹن سمتھ نے پہلے غار کا جائزہ لیا جو کہ طویل عرصے سے پرندوں اور چمگادڑوں اور دوسرے بڑے درندوں کی آماج گاہ بنی ہوئی تھی۔اُس نے اپنا نام تاریخ کے ساتھ دیوار پر کندہ کیا۔ چند دہائیوں میں یہ غار اپنی غیر معمولی ترتیب، متاثر کن فنِ تعمیر اور سب سے بڑھ کر اپنی غیر معمولی اور منفرد مصوری کے لیے مشہور ہو گئے۔ 1861ء میں انھیں بھارتی آثارِ قدیمہ کی تحقیق میں مرکزی اہمیت مل گئی۔ نظام آف حیدر آباد نے ان غاروں کی طرف جانے کا ایک جدید اور باسہولت راستہ تعمیر کروایا تاکہ ان تک رسائی آسان ہو جائے۔اب اجنتا کی غاروں کو عالمی ثقافتی ورثہ کے طور پر نامزد کیا گیا ہے جس میں 200 قبل مسیح سے 650 عیسوی کے درمیان بدھ مت کی تاریخ کو دکھایا گیا ہے۔ غاروں کو بنیادی طور پر بدھ مت راہبوں کی عبادت اور رہائش گاہ کے طور پر بنایا گیا تھا۔

ان غاروں کی دیواروں پر خوب صورتی سے تراشے گئے مجسمے اور مصوری گوتم بدھ کی زندگی اور پچھلے جنموں میں جیے ہوئے لمحات کی عکاسی کرتی ہیں جو جاتکا کی داستانوں (گوتم بدھ کے بچپن کی کہانیاں) میں تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔

میورل پینٹنگ (Mural Painting)

بہت سی غاروں کے اندر دیوار پر کی گئی مصوری کو فریسکو کہا جاتا ہے۔ فریسکو مصوری کی وہ قسم ہے جس میں گیلے پلاسٹر پر نقش بنایا جاتا ہے اور پلاسٹر کے خشک ہونے پر رنگ لگایا جاتا ہے۔ اجنتا کی غاروں میں پائی جانے والی فریسکو پینٹنگ نہایت اہمیت کی حامل ہیں۔ جو عام طور پر غار کی دیواروں اور چھتوں پر بنائی گئی ہیں۔ دیگر تصاویر میں درباری مناظر، راستوں کے مناظر جانوروں اور پرندوں کی تصاویر بھی بڑی مہارت سے بنائی گئی ہیں ان میں سے پانچ غاریں مرکزی عبادت گاہیں ہیں اور باقی تمام خانقاہوں کے طور پر بنائی گئی تھیں۔

شکل 6.3: اجنتا غاروں میں بنی فریسکو پینٹنگ

شکل 6.4: اجنتا غاروں میں بنی فریسکو پینٹنگ

Web version of PCTB textbooks

ان غاروں کی مصوّری گوتم بدھ کی زندگی کے مختلف مرحلوں کی عکاسی کرتی ہے۔ درباری زندگی کے موضوعات، ضیافتوں، جلوس، کام کی جگہ پر مرد و زن، تہوار، جانور پرندوں اور پھولوں سمیت مختلف قدرتی مناظر کو بھی مہارت سے پینٹ کیا گیا۔ فنکاروں نے سہ جہتی (3D) اثر دکھانے کے لیے شیڈنگ کا استعمال کیا۔

اجنتا کی غاروں میں پائی جانے والی مصوری قدیم ترین دیواری نقاشی کی چند زندہ مثالوں میں سے ایک ہے۔ ان غاروں کی مصوری اور آرائشی انداز نے وسطی ایشیا، چین، جاپان اور جنوب مشرقی ایشیا کی مصوری پر گہرے اثرات چھوڑے۔

مجسّمہ سازی (Sculpture)

اجنتا غاروں میں مجسمہ سازی کا آغاز چوتھی صدی عیسوی میں ہوا۔ جو خوب صورتی، نفاست اور دل کشی کی مثال ہیں۔ تاہم، مجسموں کا بھاری پن ان کی عمومی خصوصیات میں سے ایک ہے۔ ہر مجسے پر پلاسٹر کا لیپ کرنے کے بعد اسے پینٹ کیا گیا تھا لیکن ان میں زیادہ تر مجسموں سے اب پلاسٹر اُتر چکا ہے۔

شکل 6.5: اجنتا غاروں میں بنے ریلیف مجسّمے

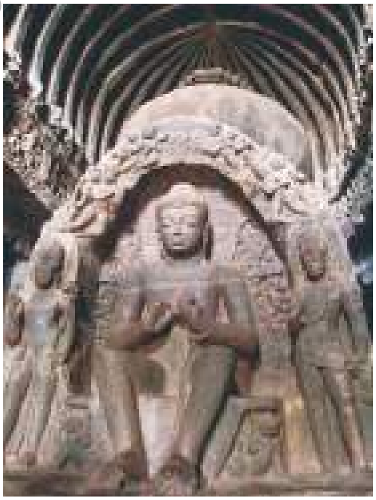

شکل 6.6: اجنتا غاروں میں ایک بڑا مجسّمہ

Web version of PCTB textbooks

6.2 مُغلیہ مُصوّری

مغلیہ مصوّری ایک خاص مصوری ہے جسے عام طور پر مِنی ایچر کہا جاتا ہے جو یا تو کتابوں کے اندر خاکوں اور تصویروں کی صورت میں یا پھر الگ الگ چھوٹی سائز کی پینٹنگ کے طور پر بنائی جاتی تھیں جنھیں ایک تصویری مرقعے کی صورت میں مرتّب کیا جاتا تھا۔ مصوری کا یہ انداز ایرانی مِنی ایچر (Miniature) سے اخذ کیا گیا اور بعد میں ہندو، جین، بدھ مت اور یورپین اثرات کے خوب صورت امتزاج سے اپنی اصلی شکل تک پہنچا۔ سولھویں سے انیسویں صدی تک مغلوں کے زیرِ سایہ اس مصوری نے بے حد ترقی کی۔

شکل 6.7: بساون اور چیتر، اکبر بادشاہ رن بگھا کا دریائے جمنا کے پار پیچھا کرتے ہوئے، اکبر نامہ کی ایک تصویر، آبی رنگ اور سونے کا استعمال کاغذ پر، 33×30 سینٹی میٹر، وکٹوریہ البرٹ میوزیم لندن

ظہیرالدین محمد بابر کا دورِ حکومت

ظہیرالدین محمد بابر وسطی ایشیا کا ایک عظیم فاتح اور حکمران تھا جو برِصغیر پاک و ہند میں مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھنے والا پہلا مغل بادشاہ تھا۔ اُس کا شجرۂ نسب براہِ راست تیمور سے ملتا ہے وہ ایرانی ثقافت سے بے حد متاثر تھا۔ اُس نے اور اس کے بعد میں آنے والوں نے برِصغیر پاک و ہند کی ثقافت اور اخلاقیات میں ایرانی طرزِ فکر کو متعارف کروایا۔ اس مغل بادشاہ کے دور کی کوئی منی ایچر مصوری باقی نہیں رہی اور نہ ہی اُس نے اپنی ڈائری بابر نامہ میں مصوری کی سرپرستی کا ذکر کیا۔ بابر نامہ کی کئی نقلیں جن کو بعد میں آنے والے مغل بادشاہوں نے تیار کروایا بالخصوص مغل بادشاہ اکبر کے دور میں بننے والا بابر نامہ قابلِ ذکر ہے جس میں ان تمام نئے جانوروں کی تصویر کشی کی گئی ہے جن کو بابر نے پہلی بار ہندوستان فتح کرنے کے بعد دیکھا تھا۔

ہمایوں کا دورِ حکومت

جب مغل بادشاہ دوم ہمایوں تبریز میں شہنشاہ فارس طہماسپ کے صفوی دربار میں جلا وطنی کی حالت میں رہائش پذیر تھا تو اسے فارسی دربار میں بنائی جانے والی مِنی ایچر پینٹنگ (Miniature Painting) میں خاصی دل چسپی ہوئی۔ جب وہ ہندوستان واپس آیا تو اپنے ساتھ ایران سے دو ماہر فنکاروں، میر سید علی اور خواجہ عبدالصّمد کو لے کر آیا۔ دونوں ایرانی اُستادوں کے زیرِ سایہ ہمایوں کی سرپرستی میں مغلیہ سلطنت میں درباری مصوروں کا نقّاش خانہ بنایا گیا۔ ہمایوں کے دور میں بنائی جانے والی کتابوں میں نظامی کی خمسہ کافی مشہور ہے جس میں چھتّیس صفحات پر مشتمل تصویری نمونے اور خوب صورت حاشیے بنائے گئے تھے اس کام کو ایک سے زیادہ مصوروں نے کیا اس لیے ان کے مختلف انداز واضح طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔

اکبر کا دورِ حکومت

مغل بادشاہ اکبر (پسرِ ہمایوں) کے دور میں مغلیہ فنِ مصوّری کو فروغ ملا۔ اس دورِ حکومت میں شاہی دربار بھی ثقافتی مرکز کے طور پر عیاں ہوا۔ شہنشاہ اکبر کو لائبریری اور نقاش خانہ اپنے باپ سے وَرثے میں ملا جس کی ترقی کے لیے بہت کام کیا گیا۔

اِس دوران میں متعدد کتابوں کی تصویر کشی کی گئی۔ اِس دور کی کچھ مشہور تصویری کتابیں یہ تھیں: **اکبر نامہ** (آئینِ اکبری، اکبر کے درباری مؤرخ ابوالفضل کی فارسی میں لکھی گئی اِس کتاب میں بادشاہ کی زندگی اور دور کی واضح اور تفصیلی وضاحتیں شامل ہیں)۔

بابر نامہ (بابر کی ڈائری یا بیاض)، **طوطی نامہ** (ایک طوطے کی کہانی) **داستانِ امیر حمزہ** (امیر حمزہ کی مہم جوئی، رسول خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چچا)۔ **گلستان سعدی**، **نظامی کا خمسہ**، **جامی کی بہارستان**، **داراب نامہ** (فارسی بادشاہ داراب کی کہانی) اور **رزم نامہ** (ہندوستانی مہا بھارت کا فارسی ترجمہ)

اس دور میں مغلیہ طرز فنون لطیفہ مسلسل پروان چڑھتا رہا۔ کہا جاتا ہے کہ اکبر کے دور میں ایک سو سے زائد فنکاروں میں دھن راج، کیسوداس، ابوالحسن، بساوان، دسونت، منوہر، بشن داس، میر سید علی، خواجہ عبدالصمد، شریف، منصور اور فرخ بیگ قلماق شامل تھے۔

Web version of PCTB textbooks

جہانگیر کا دورِ حکومت

اپنے باپ کی طرح بادشاہ جہانگیر کا رجحان بھی فنونِ لطیفہ کی طرف زیادہ تھا جو مغلیہ فن کی ترقی میں مددگار ثابت ہوا۔ دورِ جہانگیر مغلیہ فنِ مصوّری کا سنہری دور کہلایا۔ مغل بادشاہ جہانگیر یورپی طرزِ مصوّری سے متاثر تھا۔ اس نے اپنے درباری مصوّروں کو یورپی فنکاروں کے استعمال کردہ سنگل پوائنٹ پرسپیکٹو (Single Point Perspective) پہ عمل کرنے کا حکم دیا۔ اِس سے مغلیہ طرزِ مصوّری کو بالکل نیا تناظر ملا۔ اس دور میں نہایت نفیس نوعیت کے برش سٹروک اور ہلکے رنگوں کا انتخاب مصوّری کا خاصا بنا۔

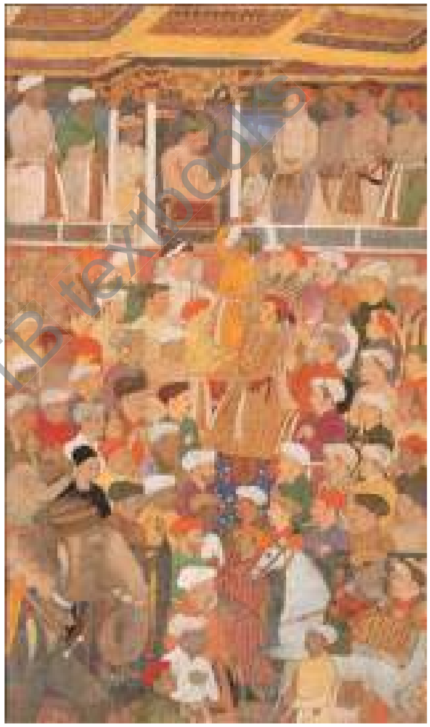

شکل 6.8: جہانگیر کے دور کی منی ایچر پینٹنگ، ایک درباری منظر

شکل 6.9: منصور کی بنائی جہانگیر کے دور کی منی ایچر پینٹنگ

Web version of PCTB textbooks

جہانگیر کی کتابوں میں سے ایک نمایاں کتاب بادشاہ کی سوانح عمری کی کتاب تھی جسے جہانگیر نامہ کا عنوان دیا گیا۔ اِس کتاب میں کئی تصویری فن پارے موجود تھے جیسے مکڑیوں کی لڑائی کے موضوعات اور بادشاہ کے کئی انفرادی پورٹریٹ بھی کتاب کا حصہ تھے تاہم پرندوں، جانوروں اور پھولوں کی مصوری بھی حقیقت پسندانہ انداز میں شامل کی گئی۔ جہانگیر کا دورِ حکومت مغل فنِ مصوری کے لیے سنہرا دَور ثابت ہوا۔

شاہ جہان کا دورِ حکومت

مغل بادشاہ شاہ جہان کے دور میں مغلیہ مصوری میں توسیع جاری رہی اور مصوری میں رسمی انداز کو اپنایا گیا تاہم شاہ جہان نے اپنے ذاتی استعمال کے لیے بڑی تعداد میں فن پاروں کو بنوایا۔ یہ فن پارے باغات کے مناظر اور تخیلی موضوعات پر مبنی تھے جو جمالیاتی حسن سے مالا مال تھے۔ سب سے اہم کام جو اِس دور میں بنایا گیا اُسے بادشاہ نامہ کہتے ہیں۔

اورنگ زیب کا دورِ حکومت

بادشاہ اورنگ زیب نے مصوّری سمیت کسی بھی فن کی حوصلہ افزائی نہیں کی، لیکن مغل مصوری عوام میں مقبول رہی اور مغلوں کے علاوہ بہت سے سرپرستوں نے اِس کی حمایت کی۔ تاہم مصوّری کے کئی اہم فن پارے اورنگ زیب کے دورِ حکومت میں بنائے گئے جنھیں درباری مصوّروں نے سابقہ مغل بادشاہوں کی خواہش کے مطابق اپنے طور پر مکمل کیا اور انھیں اس کام کے لیے اورنگ زیب کی سرپرستی حاصل نہ تھی۔ جب انھیں اس بات کا بہ خوبی اندازہ ہوگیا کہ بادشاہ کسی بھی دن نقاش خانے کو بند کرنے کا حکم جاری کر دیں گے تو انھوں نے یا تو اپنے طور پر کام کرنے کا فیصلہ کیا یا پھر سرپرستی کے لیے راج پوت درباروں کا رُخ کیا۔

Web version of PCTB textbooks

شکل 6.10: اورنگ زیب کا دربار جس میں شائستہ خان شہزادہ محمد اعظم کے پیچھے کھڑے ہیں۔

6.3 پاکستان کے باکمال مُصوّر

حاجی محمد شریف

حاجی محمد شریف کا تعلق پٹیالہ کے درباری مصوّروں کے خاندان سے تھا وہ خود پٹیالہ کے مہاراجا کے درباری مصور کے طور پر جانے جاتے ہیں انھوں نے منی ایچر پینٹنگ کا روایتی انداز سیکھا اور 60 سال کی عمر تک دربار سے منسلک رہے۔ اِس کے بعد وہ لاہور چلے گئے۔ جہاں وہ اگلے آٹھ سال تک میو سکول آف آرٹ میں منی ایچر پینٹنگ (Miniature Painting) کے اُستاد کے طور پر تعینات رہے۔

منی ایچر پینٹنگ ایران اور جنوبی ایشیا میں آبی رنگوں کی ایک روایتی تکنیک ہے۔ حاجی شریف نے اپنے فن پاروں میں زیادہ تر گدرنگ یعنی رنگین اور مبہم آبی رنگوں کی تکنیک کو استعمال کیا۔ پرانے ماہر استادوں کے فن پاروں کی نقل بنانے کے علاوہ انھوں نے کئی نئے فن پاروں کو تخلیق کیا۔ انھوں نے مغل بادشاہوں کے شاہانہ زیورات اور پُھل کاری والے حاشیوں کے ساتھ پورٹریٹ بنائے جن میں وہ کافی حد تک مغلیہ دربار کی فنِ مصوری سے متاثر نظر آتے ہیں۔ اس کے علاوہ انھوں نے شاہی گھڑسواروں کی تصویر کشی بہت شوق سے کی۔ جیسے انھوں نے شہنشاہ جہانگیر کو نور جہاں کے ساتھ گھڑسواری کرتے ہوئے بنایا انھوں نے گھوڑوں کے خدّوخال کو قدرتی انداز میں بنایا۔ بادشاہ اور ملکہ کو شاہی لباس اور قیمتی زیورات میں ملبوس دکھایا پہاڑوں اور درختوں کی منظر کشی کچھ مدھم نظر آتی ہے جب کہ فاصلے پر موجود مسجد مناسب انداز میں پیش کی گئی ہے۔

Web version of PCTB textbooks

شکل 6.11: حاجی محمد اشرف، جہانگیر کو شکار کے دوران میں شیر کا سامنا، وصلی کاغذ پر مبہم آبی رنگ کا استعمال

بادشاہ جہانگیر کا شکار کے دوران میں شیر کا سامنا کرنا گھڑسواری کی تصویر کی ایک اور مثال ہے۔ان کے کچھ فن پارے جن میں ہاتھیوں والے شاہی جلوس کی عکاسی کی گئی ہے بے حد مشہور ہیں۔ جیسے شہزادہ اورنگ زیب کا جنگلی ہاتھی پر حملہ ہاتھی کو پینٹنگ میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔جب کہ گھڑسوار بائیں جانب پسِ منظر میں بنائے گئے ہیں۔آسمان کے لیے نیلا جب کہ بادلوں کو دِکھانے کے لیے سفید رنگ کا استعمال کیا گیا ہے۔تمام فن پاروں کو جہانگیر کے دور کی طرزِ مصوّری کو دھیان میں رکھتے ہوئے روایتی تکنیک کے مطابق بنایا گیا ہے۔

شکل 6.12: شہزادہ اورنگ زیب کا جنگلی ہاتھی پر حملہ، وصلی کاغذ پر مبہم آبی رنگ کا استعمال

Web version of PCTB textbooks

عبدالرحمٰن چغتائی

عبدالرحمٰن چغتائی کا شمار پاکستان کی آزادی سے پہلے کے ممتاز فنکاروں میں ہوتا تھا۔وہ آبی رنگوں میں مصوری کے لیے مشہور تھے جس میں پے در پے پانی کی پتلی تہ لگائی جاتی تھی انھوں نے زیادہ تر شاعرانہ، ادبی اور افسانوی موضوعات کی تصویر کشی کی۔اُن کے فن پاروں میں اِنسانی وضع کو بنانے کے لیے تقلید پرستی اور مبالغہ آرائی سے کام لیا گیا ہے۔لکیروں کی روانی اور رِدھم کی وجہ سے ان کی خاکہ کشی قابلِ ستائش ہے۔انھوں نے ہمیشہ متوازن اور ہم آہنگ رنگوں کا انتخاب کیا ان کی پینٹنگز نفیس، نزاکت سے بھرپور اور دوجہتی خصوصیات کی حامل ہیں۔تاہم روشنی کے غیر فطری تاثر کی وجہ سے ان کے فن پاروں میں اجسام بے وزن اور ہوا میں تیرتے محسوس ہوتے ہیں۔

شکل 6.14: عبدالرحمٰن چغتائی، مرقّع چغتائی کی ایک پینٹنگ، کاغذ پر واٹر کلر پینٹنگ

شکل 6.13: عبدالرحمٰن چغتائی، بغیر عنوان کے، کاغذ پر واٹر کلر پینٹنگ، 8.56×1.45 سینٹی میٹر

ہلکی روشنی اِن فن پاروں میں نمایاں مقام رکھتی ہے۔ رنگوں کا استعمال تہ در تہ کیا گیا ہے۔ اِن فن پاروں میں لباس کی تفصیل بنانے کے لیے فائن لائن (Fine Line) کا استعمال نظر آتا ہے۔ ہموار رنگوں کی ایک جیسی ٹونز کو لکیروں کے ذریعے سے گہرا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

انھوں نے خالص رنگوں کو استعمال کرنے کی بجائے رنگوں کی گہری اور ہلکی ٹونز کا انتخاب کیا۔ چغتائی کی سب سے مشہور تصویریں 1928ء میں مرقّعِ چغتائی کی شکل میں شائع ہوئیں جو دیوانِ غالب کا تصویری نمونہ تھا۔ ان کے فن پاروں میں غالب کی شاعری کو تخیّلی لباس، خیالی پھولوں، درختوں اور تاریخی عمارتوں کے ذریعے سے دکھایا گیا ہے۔ شاعری کے ردھم کو اجسام اور لباس کی باریک لکیروں کے تال میل سے پیش کیا گیا ہے۔ اسی طرح شاعری کی جذباتیت کو خوابیدہ آنکھوں سے اُبھارا گیا ہے۔ اس مرقّع کے فن پاروں میں سبز، نیلا اور بُھورا رنگ نمایاں ہے۔

1968ء میں ان کی ایک اور اشاعت عملِ چغتائی کے نام سے آئی جو علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار پر مشتمل تھی۔ اس میں پیش کیے گئے قدرتی مناظر کے پس منظر میں چمکتے پیلے اور سبز رنگ کا استعمال ملتا ہے۔ کچھ فن پاروں میں دل کش اور متضاد رنگوں کا شاندار استعمال کیا گیا ہے۔ مرقع کی تصویر کشی کے برعکس عمل چغتائی میں پیش کیے گیے کردار علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری کی مناسبت سے چاق و چوبند اور پوری طرح سے بیدار نظر آتے ہیں جو احساسات میں ایک تحریک پیدا کرتے ہیں۔ فخر سے اُٹھے ہوئے سر، پُر اعتماد چہرے اس کام کی

Web version of PCTB textbooks

خصوصیات ہیں۔ یہ فن پارے قوتِ ارادی اور کام و قیادت جیسی جزئیات کی عکاسی کرتے ہیں۔ تاہم زیادہ تر فن پاروں میں عمارات اور سجاوٹی نقوش کا استعمال ایک فریم کی طرح کیا گیا ہے تاکہ ایک جاندار قسم کی کمپوزیشن حاصل کی جا سکے لیکن پھر بھی یہ تصاویر مرقع چغتائی کی سجاوٹی تصاویر کی نسبت سادہ محسوس ہوتی ہیں۔

چغتائی کے فن پاروں میں پہلی سطح پر ٹیمپرا (Tempera) کا استعمال کرتے ہوئے ایک مختلف تکنیک کا استعمال کیا گیا ہے۔ چغتائی نے لکیروں کی نزاکت خاص انداز میں ڈھالے گئے اجسام اور رنگوں کے ردھم کے ذریعے سے پاکستانی فنِ مصوّری میں ایسا مقام حاصل کیا جو بے مثال ہے۔

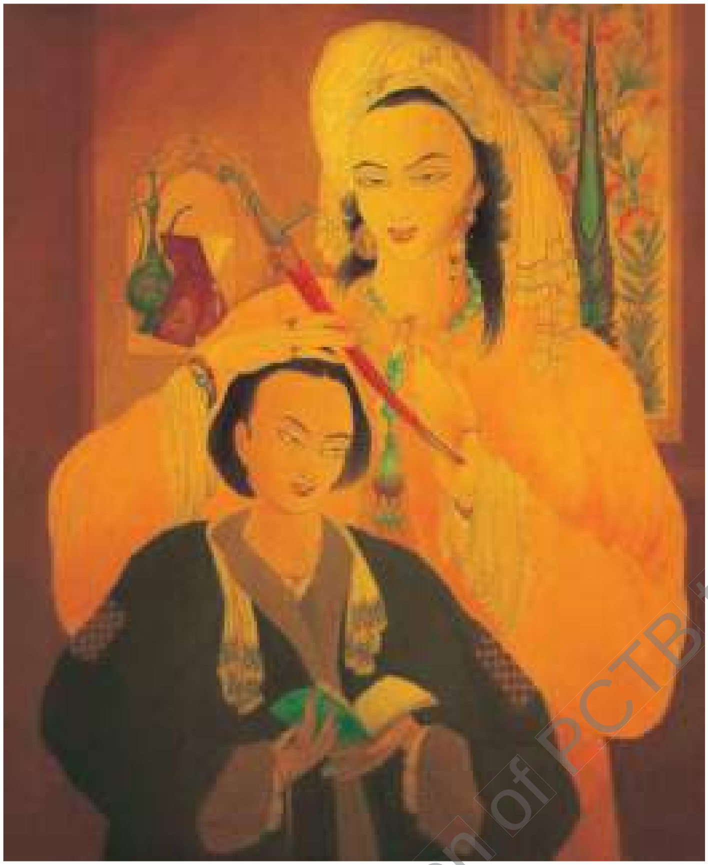

شکل نمبر 6.15: عبدالرحمٰن چغتائی، عمل چغتائی کی ایک پینٹنگ، کاغذ پر واٹر کلر پینٹنگ

Web version of PCTB textbooks

استاد اللہ بخش

استاد اللہ بخش پاکستان کے مایہ ناز فنکار تھے۔ مختلف کرداروں اور مناظر کی حقیقت پسندانہ عکاسی پر مہارت کی وجہ سے اُنھیں اُستاد کا خطاب ملا۔ وہ وزیر آباد میں پیدا ہوئے۔ وہ برصغیر پاک و ہند کی تقسیم سے پہلے اور بعد کے دور کے نمایاں فنکار تھے۔ انھوں نے قیامِ پاکستان سے قبل ہندو افسانوں پر بڑی تعداد میں فن پارے تیار کیے، وہ اپنی مصوّری میں کرشنا کے کردار کی عکاسی کے لیے مشہور تھے۔ ان کا انداز اور تکنیکی رجحان مغربی مصوری سے ملتا جلتا تھا۔ ان کی پینٹنگز کا موازنہ ایک انگلش فنکار سنیئر جان کانسٹیبل (John Constable) کے حقیقت پسندانہ اندازِ مصوری سے کیا جا سکتا ہے۔

آزادیِ پاکستان کے بعد انھوں نے ہندو موضوعات پر کام کرنا چھوڑ دیا اِن کی مصوری کے موضوع بالکل بدل گئے۔ انھوں نے پنجابی دیہاتوں کی زندگی اور لوک ثقافت سے متعلق پنجاب کے دیہی مناظر کو اپنے فن پاروں کا حصّہ بنایا۔ پاکستان کے ابتدائی ایّام کے مناظر، ماحولیاتی اثرات اور پنجابی کرداروں کی عکاسی کے لیے ان کا کوئی ہم پلّہ فنکار نہیں تھا۔ لاہور میوزیم کی آرٹ گیلری میں اِن کی مصوری

شکل 16.6: اللہ بخش، مکئی جھاڑتے ہوئے بیل (Bulls Threshing Corns)

کا ایک بہت ہی متاثر کن مجموعہ آویزاں ہے۔ان کے فن پارے بہ عنوان ''مکئی جھاڑتے ہوئے بیل'' (Bulls Threshing Corns) 'بلز تھریشنگ کارنز' آندھی اور طلسمِ ہوش رُبا لاہور میوزیم کے مجموعے میں اِن کی مصوری کی بہترین مثالیں ہیں۔

جب کبھی لوک ثقافت اور پنجاب کی دیہی زندگی سے متعلق فن پاروں پر بات کی جائے گی اللہ بخش کا نام یاد رکھا جائے گا۔یہ وہ فنکار تھے جنھوں نے پنجاب کے دیہی مناظر اور زندگی کو اپنی بڑی بڑی پینٹنگز کے ذریعے سے خراجِ تحسین پیش کیا۔

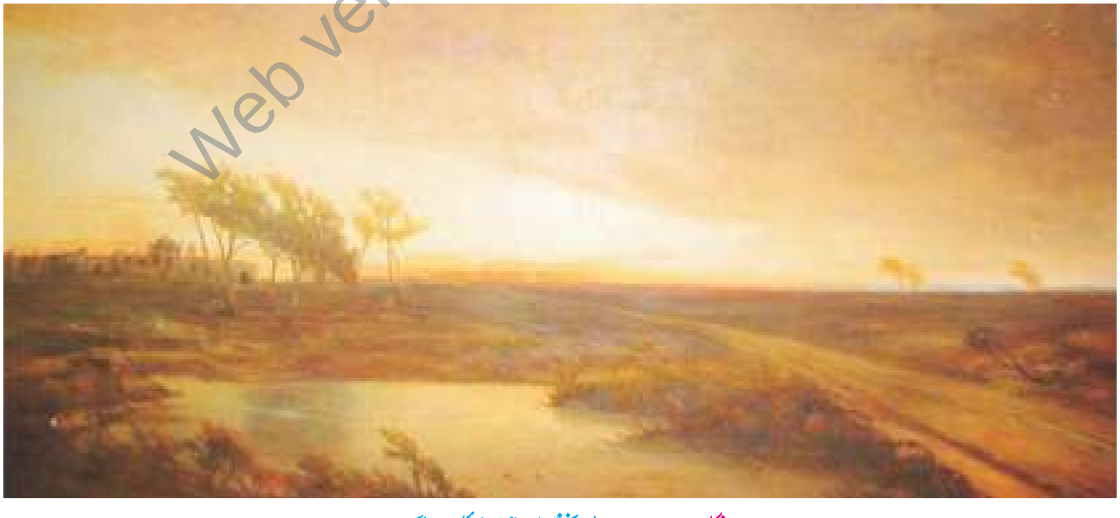

شکل 6.17: اللہ بخش، آندھی، آئل پینٹنگ

Web version of PCTB

شاکر علی

بیسویں صدی کے وسط میں پاکستان کے جدّت پسند مصوّروں کے عَلَم برداروں میں شاکر علی اُبھر کر سامنے آئے۔ انھوں نے بمبئی کے سر جے جے سکول آف آرٹ میں اورینٹل پینٹنگز کی تربیت حاصل کی جہاں ایک ایمپریشنیسٹ (Impressionist) مصور چارلز جیراڈ پرنسپل تھے۔ گریجوایشن کے بعد وہ پیرس چلے گئے اور کیوبسٹ (Cubist) پینٹر آندرے لاہت (Andre L Hote') کے اسٹوڈیو میں شمولیت اختیار کی۔ اِس اسٹوڈیو میں ہونے والی مشق نے ان کے مصوری کے انداز کو بڑی حد تک بدلا جسے اُنھوں نے بعد میں پاکستان میں متعارف کروایا۔ پھر انھوں نے پراگ کے سکول آف انڈسٹریل آرٹس سے ٹیکسٹائل ڈیزائن کی تربیت حاصل کی۔ اِن تمام اداروں کی تربیّت نے ان کے انفرادی فن کارانہ انداز کو تشکیل دینے میں مدد دی۔

شکل 6.18: شاکر علی، اسٹل لائف، آئل پینٹنگ

Web version of PCTB textbooks

شاکر علی کی مصوری کی اہم خصوصیت کرداروں کے جسمانی خدوخال کا سادہ جیومیٹرک شکل میں ڈھلنا ہے۔ جیسے پکاسو اور براک (Picasso and Braque) کا فنّی انداز ہے۔ اِن کے فن پاروں میں لکیریں اور منحنی خطوط انسانوں اور جانوروں مثلاً گائے، پرندے اور خواتین وغیرہ کی قدرتی وضع کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان کے اجنتا کی غاروں کے فریسکو اور روایتی منی ایچر کے مطالعے نے اُن کے کام پر گہرے اثرات مرتّب کیے۔ اِن کے کام میں شوخ رنگوں کا استعمال تھا جو بنیادی اور ثانوی رنگوں پر مشتمل تھا جس میں سرخ، نارنجی اور نیلا رنگ نمایاں ہیں۔

شکل 6.19: شاکر علی، شوخ رنگوں کے ساتھ پینٹنگ (آئل پینٹنگ)

ان کے فن پاروں میں پینٹنگ کی سطح،مختلف رنگوں، سیدھی اور خمیدہ لکیروں کا استعمال ایسے کیا گیا کہ ایک شکل دوسری شکل کو ڈھانپتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔اوراس کے نتیجے میں اسٹل لائف اشیا ایک دوسرے کے پیچھے چھپی محسوس ہوتی ہیں۔ان کے فن پاروں میں اجسام کو حقیقت پسندانہ انداز میں پیش نہیں کیا گیا بلکہ کسی بھی جسم کو اس کی قدرتی ساخت کے حساب سے ایک سادہ جیومیٹرک شکل میں ڈھالا گیا ہے۔

ان کے فن پاروں مثلاً خاتون اور بیل (Lady and Bull) اور لیڈا اور سوان (Leda and Swan) میں کرداروں کو سیاہ آؤٹ لائن اور گہرے رنگ کے پس منظر میں دکھایا گیا ہے۔ پرندے کے ساتھ خاتون والی پینٹنگ ان کے فن پاروں میں حد درجہ اہمیت کی حامل ہے۔اِن کی زیادہ تر پینٹنگز میں کرداروں کی جسمانی ساخت ٹیکسچر والی لکیروں سے بنی ہے۔ان میں چہرے کو نقوش کے بغیر چھوٹا بنایا گیا ہے جب کہ جسم لمبا اور ٹانگیں نیچے کی جانب جھکی ہوئی نظر آتی ہیں۔ ’’ایک لڑکی اور پنجرے میں مقید پرندہ‘‘ اِس طرح کے فن پاروں کی بہترین مثال ہے۔

شکل 6.20: شاکر علی،عورت اور بیل،آئل پینٹنگ

شکل 6.19: شاکر علی،ایک لڑکی اور پنجرے میں مقید پرندہ

شاکر علی کی مصوّری میں پرندے انسان کی آزادی کی خواہش اور آزادی کھو دینے جیسے جذبات کی علامت ہیں جب کہ دیگر علامتیں جن میں پھول، چاند اور سورج وغیرہ شامل ہیں یونیورسل علامتیں ہیں۔

Web version of PCTB textbooks

صادقین

پاکستان ہجرت کرنے کے بعد صادقین فن پاروں کی ایک نمائش کے ذریعے سے فن کے منظر نامے پر نظر آئے اس نمائش کا عنوان "نامعلوم مصور کی نمائش" تھا اور یہ پاکستان کے وزیرِ خارجہ کی رہائش گاہ پر منعقد ہوئی۔ انھوں نے فن کی تربیت کسی ادارے سے حاصل نہیں کی بلکہ اپنے شوق اور لگن سے ہی اس فن کو سیکھا۔

صادقین اپنی بڑے سائز کی میورل مصوری کے لیے مشہور ہیں جو کئی سرکاری اور نجی عمارتوں میں آویزاں ہیں ان میں سے کچھ ٹائم ٹریژر (Time Treasure)، منگلا میورل اور لاہور میوزیم کی چھت پر میورل اور صادقین گیلری فریری ہال، کراچی میں بنائے گئے میورل شامل ہیں۔

شکل 6.22: صادقین، لاہور میوزیم کی چھت پر میورل پینٹنگ

صادقین کی مصوری ایک انوکھے انداز پر مبنی ہے خاص طور پر انسانی اجسام بنانے کا طریقہ، وہ حقیقت کے قریب شکل وصورت اور اجسام بنانے کا فن جانتے تھے لیکن وہ ایسا نہیں کرتے تھے ان کے خیال میں حقیقت کے قریب اجسام بہت سیدھے سادے اور غیر پیچیدہ ہوتے ہیں اپنی مصوّری میں جِدّت پیدا کرنے کے لیے انھوں نے کیکٹس (Cactus) کی کانٹے دار اشکال کو متعارف کروایا۔ انھوں نے اپنے فن پاروں میں مرد اور خواتین کو شاعرانہ انداز میں رقص کرتے ہوئے بنایا جن کے اجسام کو خاص ردھم اور روانی سے لگائی گئی آوٹ لائن سے واضح کیا۔ جو انگلش کے حروف ایس S کی شکل میں ڈھلے ہوئے نظر آتے ہیں یہ اجسام مُڑے ہوئے، بگڑے ہوئے اور غیر معمولی بنائے گئے ہیں۔

شکل 6.23: صادقین کی خاکہ کشی

کیکٹس کی اشکال بار بار ان کے فن پاروں میں دیکھی جا سکتی ہیں انسانی اجسام کو کیکٹس کے کانٹوں کی طرح کمپوز کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ صادقین نے اسی طرح کی دوسری اشکال جیسے بلیڈ نما اور مُڑی ہوئی نوکیلی اشکال کا استعمال بھی کیا۔ جیسا کہ ان کی ایک پینٹنگ ''دی لاسٹ سَپر'' (The Last Supper) میں انھوں نے مُڑی ہوئی نوکیلی اشکال کا استعمال بیٹھے ہوئے انسانوں کو دکھانے کے لیے کیا اور ان کے پیروں کو لمبی اور نوکیلی مثلث اشکال سے بنایا جب کہ ان کے سروں کو ہیرے نما اور مثلث شکل سے بنایا اور ان کی گود کے حصے کو لمبی ہلالی شکل سے تشکیل دیا اور ان کی پسلیوں کو دکھانے کے لیے سینے کے حصے پر چھوٹے چھوٹے سڑوک لگائے۔

نوکیلی اور کیکٹس کی اشکال اس حقیقت سے متاثر ہو کر بنائی گئیں کہ کیکٹس ایک ایسا پودہ ہے جو صحراؤں کے سخت سے سخت حالات اور موسموں میں زندہ رہتا ہے اور مسلسل پھلتا پھولتا ہے۔اسی طرح صادقین کے فن پارے بھی انسان کی سخت محنت کا استعارہ ہیں جو وہ مشکل سے مشکل حالات میں زندہ رہنے کے لیے کرتا ہے۔ صادقین نے اپنی مصوری کے ایک اور سلسلے میں بھی مُڑی ہوئی اور بگڑی ہوئی اشکال کے اجسام اور کانٹے دار آوٹ لائن کا استعمال کیا جس کا عنوان ''اُمید'' ہے۔ اس میں سورج کو اُمید کی علامت کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ جسم کو سر کے بغیر زمین پر گرتے ہوئے دکھایا ہے جب کہ ایک ہاتھ اوپر اٹھا ہوا بنایا گیا ہے جس پر سر رکھا ہوا ہے اور اس سر کے اوپر ایک کوّا گھونسلا بنا کر انڈے دے رہا ہے۔ اس فن پارے میں کوّے کی موجودگی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ٹیکنالوجی کے استعمال نے انسانی زندگی کو جامد و ساکت کر دیا ہے۔

بہترین اور عمدہ لکیریں صادقین کی خاکہ کشی اور مصوّری کا خاصا ہیں۔ انھوں نے اپنے فن پاروں میں بہت کم رنگوں کا استعمال کیا ان کے کام میں زیادہ تر کالے اور سفید رنگ کا استعمال ملتا ہے۔ رنگوں کو سطح پر ہموار اور ایک سا لگایا گیا ہے۔

شکل 6.24: صادقین دی لاسٹ سَپر (The Last Supper)

Web Version of PCTB textbooks

صادقین سماجی طور پر ایک باشعور مصوّر تھے جنھوں نے زندگی کی تلخیوں، مصیبتوں، غموں اور تکالیف کو گہرائی سے محسوس کیا انھوں نے اپنے فن پاروں کے ذریعے سے زندگی کے مثبت رُخ کو پیش کیا۔

شکل 6.25: صادقین، امید کے عنوان سے بنائی گئی پینٹنگ

ظہورالاخلاق

ظہورالاخلاق ایک ممتاز تصوّراتی مصوّر رہیں جنھوں نے اس وقت نیشنل کالج آف آرٹس میں شمولیت اختیار کی جب شاکرعلی کو بطورِ پروفیسر ترقی دی گئی تھی۔ اُس وقت تجریدی فن کی ایک نئی لہر شاکرعلی کے توسّط سے مغرب سے آئی، جو فنکاروں کی نئی آنے والی نسل کے لیے نہایت اثر انگیز ثابت ہوئی۔ ظہورالاخلاق شاکرعلی سے بے حد متاثر ہوئے اور فنِ مصوری میں شاکرعلی کی پیروی کرنے لگے ظہور کی مصوری ہم عصری ڈیزائن، جدید ٹیکسچر اور روایتی عناصر کا مجموعہ ہے۔ انھوں نے پرانے مٹے ہوئے مسوّدات کو اس طرح اپنے فن پاروں میں دکھایا کہ ان پر ناقابلِ فہم پیٹرن بنایا جو دیکھنے میں خطّاطی جیسا لگتا ہے۔ ہورنسی کالج آف آرٹس اور رائل کالج آف آرٹس لندن سے گریجوایشن کے بعد اِن کا فنکارانہ انداز اور بھی اُجاگر ہوا۔

Web version of ...books

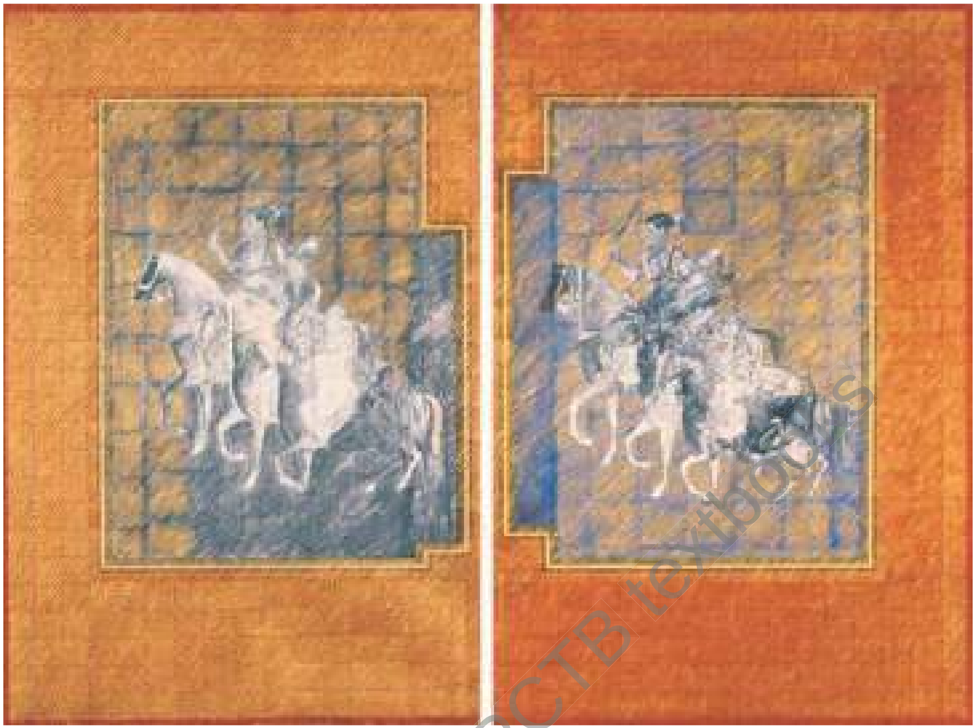

شکل 6.26: ظہورالاخلاق، منی ایچر پینٹنگ سے متاثر ان کا ایک فن پارہ

انھوں نے روایتی منی ایچر پنٹینگ کے انداز کو ایزل پینٹنگ (Easel Painting) میں کرنا شروع کیا۔ کچھ فن پاروں میں انھوں نے گرِڈ پیٹرن (Gridpattern) کا استعمال پس منظر میں کیا ہے۔ اِن میں سے ایک سب سے مشہور تین پینلز (Three Panels) والی پینٹنگ ہے جس میں دو پینلز کے ہر خانے میں قومی ہیروز کے پورٹریٹ ہیں اور مرکزی پینل (Panel) میں قائداعظم رحمۃاللہ علیہ کی ایک بڑی تصویر ہے۔

شکل 6.27: ظہورالاخلاق، قومی ہیروز کے پورٹریٹ

Web version of PCTB textbooks

انھوں نے ڈاکٹر عبدالسلام کو ایٹمی توانائی کی سرگرمیوں میں ان کی شراکت کے لیے اپنے فن کے ذریعے سے خراجِ تحسین پیش کیا۔ ان کے کچھ فن پارے مصوّری کی خاص تکنیک جسے اچنگ (Etching) کہا جاتا ہے میں بھی ہیں۔ ان میں سے ایک میں ایٹمی دھماکے کو گہرے بادلوں کے ذریعے سے دکھایا گیا ہے اور ان بادلوں میں دو اجسام باہر آتے دکھائی دیتے ہیں۔ کچھ تجزیہ کاران دونوں اجسام کو آدم و حوّا سے تشبیہ دیتے ہیں جب انھیں جنّت سے نکالا گیا اس کمپوزیشن کو بارڈر کے اندر تشکیل دیا گیا ہے جو کہ مِنی ایچر پینٹنگ کے روایتی انداز سے متاثر ہے۔ ایک مستطیل شکل یا کھڑکی نما شکل کو ایک اور مستطیل شکل کے اندر بنایا جانا اور بے ترتیب لائنوں کا پیٹرن ان کا مخصوص انداز بن گیا اور ان کے زیادہ تر فن پارے مونوکروم (Monochrome) ہیں یعنی ایک ہی رنگ کی مختلف ٹونز کو لگا کر بنائے گئے ہیں۔

شکل 6.28: ظہور الاخلاق کی پینٹنگ جس میں مِنی ایچر طرز کی کمپوزیشن بنائی گئی ہے

شکل 6.29: ظہور الاخلاق فرمان کے عنوان سے بنائی جانے والی پینٹنگ، مستطیل کے اندر مستطیل کی کمپوزیشن

شکل 6.30: ظہور الاخلاق، کھڑکی سے ایک نظر

Web version of PCTB textbooks

ان کے بہت سے فن پاروں میں کھڑکی کی شکل کو گہرا اور اندر کی جانب دھنسا ہوا بنایا گیا ہے۔ ان کو ایک خاص پرسپیکٹو (Perspective) سے اس طرح بنایا ہے کہ کبھی یہ اندر کی طرف دبی ہوئی یا دھنسی ہوئی محسوس ہوتی ہیں یا کبھی باہر کی طرف ابھری ہوئی لگتی ہیں۔ ان کے کام کے دو اہم عناصر سامنے آتے ہیں ایک جیومیٹریکل اشکال کو ایک انوکھے اور بے ترتیب پرسپیکٹو میں بنانا اور دوسرا مکمل طور پر مونو کروم تاثر، جہاں گہری ٹونز آہستہ آہستہ ہلکی ہوتی محسوس ہوتی ہیں ان کے فن پاروں میں انسانی اجسام کو زیادہ تر ایک سائے کی طرح لیکن ایک متوازن انداز میں بنایا گیا ہے۔

اینا مولکا احمد

اینا مولکا احمد پاکستان کی پہلی خاتون فنکار ہیں جنھوں نے بطورِ مُعلّم فنون ولطیفہ شہرت پائی۔ رائل کالج آف لندن سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد 1940ء میں وہ پاکستان آ گئیں۔ اُس وقت انھوں نے اسلام قبول کرلیا تھا۔ پنجاب یونیورسٹی میں فائن آرٹس ڈیپارٹمنٹ کی بنیاد رکھی اور خاص طور پر خواتین کی فنی تعلیم کے لیے سخت محنت کی۔ شوخ رنگ اور ذاتی طرزِ مصوّری کی تکنیک نے اینا مولکا احمد کو اپنے دَور کے فنکاروں میں مقبولیت بخشی۔ انھوں نے اپنے پُرجوش اور معنی خیز فن پاروں کو تشکیل دینے کے لیے بصری مواصلاتی انداز اپنایا۔ اِن کے زیادہ تر فن پارے اِردگرد کی مادیت پرست زندگی کی نمائندگی کرتے ہیں اور ساتھ ہی اِن کی اپنی زندگی اور مذہب کا اثر بھی واضح کرتے ہیں۔

شکل نمبر 6.31: اینا مولکا، پنجاب یونیورسٹی کا لینڈ اسکیپ، بورڈ پر آئل پینٹ کا استعمال چاقو کے ساتھ، لاہور میوزیم، لاہور

ان کے فن پاروں میں کھردرے اور موٹے برش اسٹروک پیلٹ نائف (Pallete Knife) کے ذریعے سے دوسرے رنگوں سے اختلاط کیے بغیر لگائے گئے ہیں۔ چمکتے ہوئے رنگوں کے ساتھ امپاسٹو (Impasto) تکنیک کا استعمال ان کے فن پاروں کو بولڈ بناتا ہے جو ان کی مضبوط شخصیت کی عکاسی کرتا ہے۔ انھوں نے روشنی اور اندھیرے کا تاثر دینے کے لیے گہرے یا ہلکے رنگوں کی بجائے کمپلیمنٹری یعنی بِل مقابل رنگوں کا استعمال کیا۔

روزمرہ زندگی، ثقافت، تہوار اور رسومات ان کے فن پاروں کے موضوعات رہے۔ ان کی ہمہ گیری اور فنکارانہ صلاحیتوں کا اندازہ ان کے بنائے ہوئے قدرتی مناظر، پورٹریٹ، فگر کمپوزیشن، جنگوں کے مناظر، مذہبی فن پاروں، فلسفیاتی فن پاروں پاکستان اور بھارت کی تقسیم کے دنگوں اور فسادات کے مناظر خاکے اور مجسموں سے بہ خوبی لگایا جاسکتا ہے۔ ان کے بنائے ہوئے قدرتی مناظر عام دیہی زندگی کی حقیقت پسندانہ عکاسی کرتے ہیں لیکن ان میں ایکسپریشنسٹک (Expressionistic) یعنی باطن نگار تکنیک اس دور کے شاعرانہ انداز کی منظر کشی

شکل 6.32: اینا مولکا کا اپنا پورٹریٹ (Self Portrait)

Web version of PCTB textbooks

کے بالکل برعکس نظر آتی ہے۔ انھوں نے اس امپاسٹو تکنیک میں متعدد پورٹریٹ بنائے جن میں ان کے اپنے اور بہت سے دوسرے مصوّروں کے پوٹریٹ شامل ہیں۔ ان میں انھوں نے بہت کم رنگوں کا استعمال کیا جن میں فلیش ٹنٹ (Flesh Tint) یعنی جِلد کے رنگ کا استعمال غالب ہے اور ان میں رَف سٹروک (Rough Stroke) لگانے کی وجہ سے خاکہ کشی میں تفصیل کا فقدان ہے۔

ان کے نظریے اور موضوعات کی وجہ سے ان کی فگر کمپوزیشن کافی اہمیت کی حامل ہیں۔ یہ زیادہ تر سائز میں بڑی ہیں۔ اور اا ورن میں اجسام پسِ منظر کی مناسبت سے متوازن انداز میں بنائے گئے ہیں ان میں انھوں نے عام لوگوں کے مسائل کو اجاگر کیا ہے جیسے کہ ان کے فن پارے دی ریفیوجی یعنی ہجرت کرنے والے، محرم اور سیلاب وغیرہ میں لوگوں کی حالتِ زار کا اندازہ ان کی کٹی پھٹی حالت کی عکاسی سے لگایا جاسکتا ہے۔

شکل 6.33: اینا مولکا، سیلاب، بورڈ پر آئل پینٹ کا استعمال چاقو کے ساتھ، پاکستان نیشنل کونسل آف آرٹس، اسلام آباد

یہ خم دار لکیروں سے بنے اجسام کی ایک کمپوزیشن ہے۔اس میں رنگوں مثلاً نیلا، جامنی، سرمئی اور سیاہ رنگ کے ذریعے سے دُکھ اور تباہی کی عکاسی کی گئی ہے اور خم دار لکیروں کے ذریعے سے سیلاب کے پانی اور اس میں ڈوبتے لوگوں کی عکاسی غم اور پریشانی کے جذبات کو ابھارتی ہے۔ رنگوں کو رَف طریقے سے اور جلدی جلدی لگایا گیا ہے جبکہ کمپوزیشن کافی جاذبِ نظر اور متحرک ہے۔اجسام کو کسی خاص کردار میں نہیں ڈھالا گیا بلکہ وہ تمام سیلاب زدگان کے دُکھ دَرد کی عکاسی کرتے ہیں۔

موت کے بعد زندگی پر ان کا اعتقاد بہت مضبوط تھا۔اپنی زندگی کے آخری سالوں میں انھوں نے اس موضوع پر بہت بڑے سائز کے فن پاروں کو تشکیل دیا۔وہ اپنی موت سے پہلے قرآنی موضوعات پر مبنی فن پارے بنانا چاہتی تھیں اس طرح کے فن پاروں کے سلسلوں میں موت کا رقص، جہنم اور قیامت قابلِ ذکر ہیں۔ان کا فن پارہ قیامت تین پینلز پر مشتمل ہے اور ہر پینل اپنے طور پر ایک مکمل فن پارہ ہے۔ قیامت کا منظر قبروں سے نکلتے مردہ جسموں اور ڈھانچوں کے ہجوم سے تشکیل دیا گیا ہے جن کو جانبِ حدِنگاہ جاتے ہوئے دکھایا گیا ہے جہاں حساب کتاب کا عمل جاری ہے اور اس منظر کو درمیانی پینل پر بنایا گیا ہے۔

شکل نمبر 6.34: اینا مولکا، قیامت، آئل کینوس پر، پاکستان نیشنل کونسل آف آرٹس، اسلام آباد

صور پھونکے جانے کے تاثر کو پہلے اور تیسرے پینل میں بنایا گیا ہے انھوں نے قرآن کی آیات کو فن پاروں کی صورت میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ان میں چمکتے ہوئے تیز رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے، درمیان میں بنایا گیا نارنجی رنگ کا دائرہ کافی نمایاں نظر آتا ہے۔پس منظر کو نیلے رنگ کے رَف اسٹروکس سے بنایا ہے ڈھانچوں کو نیلے اور سرمئی جب کہ برہنہ اجسام کو نارنجی رنگ سے بنایا گیا ہے۔ بائیں جانب پس منظر میں چہروں کے بغیر گھڑسواروں کو بھی دیکھا جاسکتا ہے۔اس منظر میں ہر چیز حقیقی کی بجائے تصوّراتی محسوس ہوتی ہے۔یہ وہ خاتون معلم ہیں جن کے زیرِ سایہ مصوّروں کی ایک پوری نسل پروان چڑھی جن میں کولن ڈیوڈ اور خالد اقبال قابلِ ذکر ہیں۔

شکل 6.35: اینا مولکا، بین الاقوامی جنگ (1960ء)، کینوس پر آئل پینٹ کا استعمال، مسز طاہرہ ایاز کی ملکیت میں، لاہور، پاکستان

Web version of PCTB textbooks

باب 7

پاکستان کے ماہر خطّاط
(Master Calligraphists of Pakistan)

کیلی گرافی کا لفظ دو یونانی الفاظ سے اخذ کیا گیا ہے۔ کیلی کا مطلب خوب صورت اور گرافی سے مراد تحریر یعنی لکھائی ہے۔ نزولِ قرآن کے بعد قرآنی آیات کا ریکارڈ رکھنے کے لیے اسلامی فنِ خطّاطی کو ترویج و ترقی ملی۔ اسلامی خطاطی میں استعمال ہونے والی سیدھی، خم دار اور روانی سے لگائی گئی لکیریں، نقطے اور اعراب اس فن کو مسحور کُن بناتے ہیں۔ مصوری کی یہ قسم فن کار کو اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ وہ پوری آزادی سے اشکال اور لکیروں کو استعمال کر سکے۔ جنوبی ایشیا کے خطے میں اس فن کی ترقی و ترویج مغلیہ دور کی خطّاطی اور خوب صورت حاشیوں والے مُرقّع جات سے لے کر موجودہ دَور کی جدید خطّاطی کے فن پاروں تک دیکھی جاسکتی ہے۔ دورِ جدید کی خطّاطی میں قرآنی آیات کے علاوہ، شعر و شاعری اور مختلف حروف کی مشقیں بھی اہم موضوعات ہیں۔

پاکستان کی تاریخ میں کئی معروف خطّاط گزرے ہیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

7.1 صادقین (1930ء۔1982ء)

صادقین ایک مایہ ناز مصوّر تھے اور اس کے ساتھ ساتھ ان کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنھوں نے پہلی بار پاکستانی مصوّری کے منظر نامے میں فنِ خطّاطی کو فنِ مصوّری کے طور پر متعارف کروایا۔ اس کیٹیگری میں دوسرا نام شاکر علی کا ہے۔ صادقین خطّاطوں کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی خطاطی بھی انھیں خصوصیات کی حامل ہے جو ان کی فنِ مصوّری میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ عربی اور اُردو زبان کے حروف

شکل 7.1: صادقین، قرآنی آیات کی خطاطی

Master Version of PCTB textbooks

ان کی خطاطی میں نوکیلے بلیڈز (Blades) اور کانٹوں کی صورت میں ڈھالے گئے ہیں۔ خطاطی کے پس منظر میں اشعار اور آیات کی مناسبت سے منظرکشی کی گئی ہے۔

خطوط کو سیاہ یا سفید رنگ میں لکھا گیا ہے جب کہ اس کے پس منظر کو ان کے برعکس رنگوں کا استعمال کر کے ایک کنٹراسٹ (Contrast) تخلیق کیا گیا ہے تاکہ خطاطی نمایاں طور پر نظر آ سکے۔

انھوں نے سورۃ الرحمٰن، سورۃ یٰس اور اللہ کے ننانوے ناموں کو تحریر کیا۔ انھوں نے سورۃ الرحمٰن کو تین مرتبہ مختلف سطحوں پر خوب صورتی سے لکھا ان تین سطحوں میں کینوس یعنی کپڑا، سیلوفین (Cellophane) یعنی شفاف نوعیت کی پلاسٹک کی بنی ہوئی باریک شیٹ اور سنگِ مرمر کی سِلیں شامل ہیں۔ ہر سطح پر سورۃ الرحمٰن کو مختلف ڈیزائن کے ساتھ پیش کیا گیا۔

شکل 7.2: صادقین، سورۃ الرحمٰن کی آیت کی خطاطی

سورۃ یٰس کو انھوں نے دوسو ساٹھ (260) فٹ لمبے لکڑی کے ٹکڑوں پر تحریر کیا جو اب لاہور میوزیم میں آویزاں ہے جب کہ ان کے لکھے گئے اللہ کے ننانوے نام دہلی میں انڈیا کے اسلامیات کے ادارے (Indian Institute of Islamic Studies) کی دو ہزار آٹھ سو اسی (2880) مربع فٹ کی گول دیوار پر سجائے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ انھوں نے مرزا غالب، علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور فیض احمد فیض کی شاعری کو بھی خاکوں اور مصوّری کی صورت میں پیش کیا جب کہ ان کے اشعار کی سطریں ان تصویری خاکوں کے ساتھ پینلز (Panels) پر تحریر کی گئیں۔

مصور اور خطاط ہونے کے ساتھ ساتھ وہ شاعری کا شغف بھی رکھتے تھے۔ اُن کا کہنا تھا کہ مصوّری کا سفر شاعری کی طرف ہے اور شاعری فنِ خطّاطی کی طرف بڑھتی ہے جب کہ فنِ خطّاطی فنِ مصوّری کی جانب رواں دواں ہے۔

شکل 7.3: صادقین کی علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری پر مبنی پینٹنگ اور خطّاطی

اُنھوں نے رباعیات تحریر کیں اور اُنھیں تصویری شکل میں بھی ڈھالا اور اِن دونوں کو ساتھ ساتھ آویزاں کیا گیا ہے۔

شکل 7.4: صادقین کی اپنی شاعری پر مبنی ایک خاکہ

Web version PCTB textbooks

7.2 شاکر علی (1916ء-1975ء)

شاکر علی نے بھی صادقین کی طرح فنِ مصوّری کی طرز پر فنِ خطّاطی کو متعارف کروایا۔ ایک تجریدی مصوّر ہونے کے ناطے انھوں نے عربی رسم الخط کو آرکس لُوپس (Arcs and Loops) (یعنی کمان کی طرح خم دار لکیریں اور کنڈلی نُما مُڑی ہوئی شکلیں)، بیضوی شکلوں، دائروں اور عمودی یا اُفقی لکیروں کی صورت تصوّر کیا۔

Web version of PCTB textbooks

شکل 7.5: شاکر علی، آیت الکرسی کی خطّاطی اور پینٹنگ

تین عدد بڑے سائز کی خطاطی میورل (Murals) بنانے کے لیے انھوں نے خوب صورت خطِ نستعلیق کا انتخاب کیا۔ یہ میورلز مختلف عمارات جیسے پنجاب پبلک لائبریری لاہور، نیشنل بنک لاہور اور پاکستان انسٹیٹیوٹ آف نیوکلیئر ٹیکنالوجی نزد اسلام آباد میں آویزاں ہیں۔ انھوں نے الفاظ کی عمودی لکیروں کو کچھ زیادہ بڑھا بڑھا کر بنایا۔ بار بار آنے والے نیم دائروں میں ترمیم کی اور عام طور پر اپنے خود ساختہ ڈیزائن کی ضرورت کے مطابق طرزِ تحریر کو تشکیل دیا۔

انھوں نے لفظوں کے اردگرد کی سطح کو مختلف رنگوں اور ٹیکسچر سے آراستہ کیا۔ ان کی خطّاطی میں لکیروں کی ترکیب وترتیب میں پھولوں کے ڈیزائن کا استعمال کافی شاندار ہے۔ شاکر علی کی جدید طرز کی مُصوّری نُما خطّاطی انور جمال شمزہ سمیت بہت سے دوسرے فنکاروں کے لیے مشعلِ راہ ثابت ہوئی۔

شکل 7.6: شاکر علی، قرآنی آیات کی خطّاطی اور پینٹنگ

شکل 7.7: شاکر علی، قرآنی آیات کی خطّاطی اور پینٹنگ

7.3 خورشید عالم گوہرِ قلم (1956ء۔2020ء)

خورشید عالم نے ابتدائی تعلیم استاد اسماعیل دہلوی سے سرگودھا شہر میں حاصل کی۔ تاہم انھوں نے فنِ خطّاطی کی تعلیم حافظ یوسف سعدیدی سے حاصل کی جو اُس وقت پاکستان کے اُستاد خطّاط مانے جاتے تھے۔

ایک اور استاد خطّاط مرحوم نفیس قلم اور پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر غلام نظام الدّین نے انھیں گوہرِ قلم کے خطاب سے نوازا۔

ایک قرآنی نسخہ ان کے اہم کاموں میں شمار کیا جاتا ہے جو اس وقت ہماری شاہ فیصل مسجد اسلام آباد میں رکھا گیا ہے۔ اس قرآنی نسخے کو بنانے کے لیے انھوں نے چار سو چھ (406) مختلف انداز میں خطّاطی کے جوہر دکھائے۔

شکل 7.8: گوہرِ قلم، سورۃ الفاتحہ، خطّاطی اور پینٹنگ

ان کو لاہوری نستعلیق کے خط میں ماہر مانا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ جنوبی ایشیا میں لکھے جانے والے چھ مزید خطوط میں مہارت رکھتے تھے۔ ان کا نیا کام یا تو لکڑی کی چھال پر (جسے بھوج پتر کہا جاتا ہے) یا پھر وصلی پر (یعنی مغلیہ طرز کا ہاتھ سے بنا ہوا موٹا کاغذ جسے بہت سے کاغذ جوڑ کر بنایا جاتا ہے) بنایا گیا ہے۔

وہ خطاطی کے جس انداز کو استعمال کرتے رہے ہندوستانی ثلث کہلاتا ہے جو دورِ عثمانی میں لکھے گئے ثلث سے قدرے سادہ تصور کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ غباری نسخ اور ایک نایاب خط جسے مُقفّر کہا جاتا ہے، میں بھی ماہر تھے۔

شکل 7.9: گوہرِ قلم، آیت الکرسی، خطّاطی اور پینٹنگ

انھوں نے نیشنل کالج آف آرٹس میں کئی سال تک فنِ خطّاطی کے پروفیسر کے طور پر فرائض سر انجام دیے۔ گوہرِ قلم جن خطوط میں ماہر تھے ان میں لاہوری نستعلیق، ثلث، کوفک، محقّق، نسخ، تغراء، دیوانی، روقع، سمیالی، تجوید، مشاح، جلیل، ثلثِ کبیر، نرجس، اعجازہ، ثلثین اور انگلش گوتھک شامل ہیں۔ وہ کیوبسٹ (Cubist) طرز کی فنِ خطّاطی کے ماہر بھی مانے جاتے تھے۔

شکل 7.10: گوہرِ قلم، آیۃ الکرسی خطاطی پینٹنگ

Property of PCTB textbooks

7.4 گُل جی (1926ء۔2007ء)

گُل جی کا شمار سب سے باصلاحیّت اور قابل مصوّروں میں ہوتا ہے۔ وہ پیشے سے سول انجینئر تھے۔ اُنھوں نے فنِ مصوّری کی تعلیم بھی حاصل کی اور وہ بہترین پورٹریٹ، تجریدی مصوّری، موزیک خطّاطی اور فنِ خطّاطی کے مجسّمے بنانے کے لیے مشہور تھے۔ وہ کبھی بھی فنِ خطّاطی کے مصور نہیں بننا چاہتے تھے لیکن ان کا یہ سفر 1970ء میں ٹوکیو کے مقام پر منعقد ہونے والے پاکستان ایکسپو 70 سے شروع ہوا جہاں پر انھوں نے ایک دائرہ نما کاپر کی شیلڈ کو پاکستانی برآمداتی اشیا کی علامات اور خوب صورت خطاطی میں لکھی گئی تحریروں سے ڈیزائن کیا۔

1973ء میں انھوں نے باقاعدہ فنِ خطّاطی کا آغاز کیا۔ 1974ء میں لاہور میں منعقد ہونے والے اسلامی سربراہی کانفرنس کے لیے بنائی گئی خطّاطی ان کی سب سے مشہور خطّاطی مانی جاتی ہے۔ اس خطّاطی کو انھوں نے رنگین نقطوں اور دھبّوں سے بھرپور بنایا۔ یہاں تک کہ سِلور اور سُنہری رنگوں کا بھی استعمال کیا۔ انھوں نے اس نقطوں اور دھبّوں سے بھرپور سطح کے اوپر بڑی خوب صورتی سے اس قرآنی آیت کو لکھا ہے جس میں اُمّتِ مسلمہ کو اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رکھنے اور تفرقے میں نہ پڑنے کی تلقین کی گئی ہے۔

شکل 7.11: گُل جی، خطّاطی نُما ایکشن پینٹنگ

Web version of PCTB textbooks

اس آیت کو ایک قوس کی صورت نچلی دائیں جانب سے شروع کر کے اُوپر کی طرف دائیں کونے تک لکھا گیا ہے۔ اس آیت کو غالباً خطِ نسخ میں تحریر کیا گیا ہے۔

ایک اور بڑی میورل خطّاطی انھوں نے کِنگ فیصل ہسپتال الریاض کے لیے بنائی جس میں صحّت اور شفا کے متعلق قرآنی آیات کو سلور اور سُنہری رنگوں میں ترتیب دیا ہے۔

وہ فنِ مصوّری کی ایک جدید طرز جسے ایکشن پینٹنگ (Action Painting) کہا جاتا ہے، سے بھی بہت متاثر تھے جس کا اثر ان کی خطّاطی میں بھی نظر آتا ہے۔ اس طرزِ مصوّری میں خطّاطی کرتے ہوئے انھوں نے رنگوں سے بھرے ہوئے برش کے ساتھ بے باک انداز میں بَرجَستہ اور روانی سے لگائے گئے اسٹروک کا استعمال کیا۔ اسی انداز نے انھیں فنِ خطّاطی کی دنیا میں مشہور و معروف کر دیا۔ انھوں نے مختلف رنگوں سے بھرے ہوئے برش کے ساتھ پوری آزادی اور قوّت استعمال کرتے ہوئے خم دار شکلیں تشکیل دیں۔ انھوں نے اسٹروک کو سیدھی لکیر کی صورت میں نہیں لگایا بلکہ وہ پورے کینوس کی سطح پر ایک قوس کی صورت تخلیق کر دیتے تھے۔

شکل 7.12: گُل جی، خطّاطی پر مبنی لکڑی کا مجسمہ

Web version of PCTB textbooks

باب 8

ٹیکسٹائل،بُنائی، چھپائی(Printing)اور کڑھائی
(Textile: Weaving, Printing and Embriodery)

ٹیکسٹائل قدرتی اور مصنوعی ریشوں سے بنے میٹریل کی ایک قسم ہے۔اس کی متعدد اقسام ہیں جیسے حیوانات سے حاصل کردہ میٹریل اُون اور سِلک وغیرہ،نباتات سے حاصل کردہ میٹریل جیسے لینن اور کاٹن اور مصنوعی طریقے سے حاصل کردہ میٹریل جیسے پولیسٹر اور ری اون (Ryon)وغیرہ ٹیکسٹائل کپڑے اور کپڑے سے بنی اشیا سے منسلک ہے۔ٹیکسٹائل کی مختلف اقسام کو تیار کرنے کے لیے مختلف طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔ٹیکسٹائل کے مختلف طریقے ہمیشہ بُنائی (Weaving) سے وابستہ رہے ہیں۔

8.1 بنائی(Weaving)

بُنائی کی تکنیک کواس طرح بیان کیا جاسکتاہے کہ اس میں دو(2) دھاگوں کے تانوں کو بالکل ٹھیک زاویے میں اس طرح بُنا جاتا ہے کہ ایک دھاگا عمودی سمت میں ایک اور دھاگا اُفقی سمت میں بُنا جاتا ہے۔اس طرح یہ طریقہ ایک مضبوط لیکن لچک دار ڈھانچہ تیار کرتا ہے جو ہر دھاگے کو اپنی صحیح جگہ پر رکھتے ہوئے ایک بنیادی اور مضبوط قسم کا کپڑا تیار کرتا ہے۔

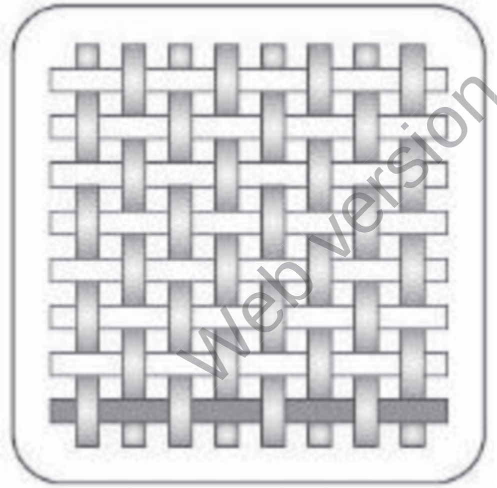

شکل 8.1: بُنائی کا بنیادی ڈھانچہ

زیادہ تر ٹیکسٹائل اشیا بُنائی کے ذریعے سے حاصل کی جاتی ہیں اور عام طور پر بُنائی کے لیے ایک مشین کا استعمال ہوتا ہے جو ایک شان دار اور مضبوط قسم کا کپڑا بناتی ہے۔ بنیادی طور پر کپڑے کی بُنائی کا یہ طریقہ روایتی طور پر ہاتھ سے کی گئی بُنائی سے ملتا جلتا ہی ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ موجودہ دور میں ہاتھ سے بنائی کے لیے بھی ایک سادہ سی لکڑی سے بنی ہوئی مشین کا استعمال ہوتا ہے جسے ہینڈ لوم (Hand Loom) یعنی ہاتھ سے چلنے والی کھڈّی کہا جاتا ہے۔ پاکستان میں روایتی انداز میں تیار کی جانے والی ٹیکسٹائل کی ایک طویل تاریخ موجود ہے اور عوام بڑے پیمانے پر ہاتھ کی کھڈّیاں (Hand Looms) استعمال کرتے ہوئے مختلف قسم کی ہاتھ سے بنی ہوئی ٹیکسٹائل مصنوعات تیار کرتے ہیں۔

ٹیکسٹائل کی صنعت پاکستان کی ایک بہت اہم صنعت ہے جس کا پیداواری سلسلہ کافی طویل ہے اس پیداواری سلسلے کا ہر مرحلہ اس صنعت میں کافی اہمیت کا حامل ہے جس میں کپاس کی پیداوار سے کٹائی تک،دھاگے کی تیاری،کپڑے کی بُنائی،رنگائی سے لے کر کپڑے کی اصل شکل تک اور اس کے بعد کپڑوں سے بنی مصنوعات اور گارمنٹس وغیرہ کی تیاری اس صنعت کے اہم سلسلے ہیں۔

Web version of PCTBtextbooks

پاکستان سوات کے مقام پر تیار کی جانے والی بُنی ہوئی ٹیکسٹائل اور خوب صورت کڑھائیوں کے لیے مشہور ہے۔ سوات کا شمار ان علاقوں میں ہوتا ہے جو بُدھ مت کے دَور سے ہاتھ کی کھڈّیوں کا مرکز ہیں اور یہاں ہاتھ سے بنے گرم کمبل تیار کیے جاتے ہیں اور بہت سارے علاقے جو ٹیکسٹائل کی پیداوار کے لیے مشہور ہیں۔ صوبہ پنجاب، بلوچستان اور سندھ میں واقع ہے۔ حیدر آباد، خیر پور، ٹھٹھہ، حالہ، بہاول پور، ملتان اور جھنگ شہر پاکستان میں تیار کردہ ہاتھ سے بُنی ہوئی ٹیکسٹائل کے مشہور مراکز ہیں۔

8.2 کھڈّی (Hand Loom)

ہاتھ کی کھڈّی لکڑی سے بنا ایک چھوٹا سا ڈھانچہ ہوتا ہے جو ہاتھ سے بُنائی کے مختلف طریقے استعمال کرتے ہوئے ہاتھ سے بنی ٹیکسٹائل مصنوعات کی تیاری میں مدد فراہم کرتا ہے۔

شکل 8.2: ہاتھ کی کھڈّیاں

ہاتھ کی کھڈّی کا روایتی استعمال پاکستان اور بھارت کے علاقوں میں کافی پرانا ہے۔ مختصراً برِصغیر میں برطانوی راج کے دوران میں ہاتھ کی کھڈّیوں کا استعمال کافی کم ہو گیا کیونکہ اس دور میں برطانوی کاٹن اور ٹیکسٹائل مصنوعات کی درآمد شروع ہو چکی تھی اور مشینوں سے بنی ٹیکسٹائل مصنوعات مقامی انڈسٹری میں زور پکڑنے لگی تھیں۔ پھر ہاتھ کی کھڈّی کی ثقافت برِصغیر کے وہی علاقوں میں چھپ کر رہ گئی لیکن بالکل ختم ہونے سے بچی رہی اور یہ سب کچھ ٹیکنالوجی کے بڑھتے رُجحان سے ہوا۔

گاندھی نے ہاتھ سے بُنی مصنوعات کو ہاتھ سے بُنے کپڑے تک محدود کر دیا جسے اس نے کھاڈی اور کھدر کا نام دیا جو بنیادی طور پر چرخے سے دھاگا کاتنے اور ہاتھ کی کھڈّی کے طریقۂ کار سے تیار کیا جاتا تھا۔

کپڑا بُننے کی یہ روایت ہاتھ سے کام کرنے والی نئی نسل کو پہنچی اور آج تک دھاگا کاتنے کا کام عام طور پر خواتین کرتی ہیں اور کپڑا بُننے کا کام مرد سر انجام دیتے ہیں اور انھیں جولاہا یعنی کپڑا بُننے والے کہا جاتا ہے۔

Web version of PCTB textbooks

تاہم پاکستان اور بھارت کی تقسیم کے بعد بھی ہاتھ کی کھڈیوں پر دری کی منفرد اقسام کی تیاری جاری رہی۔ (دری: کاٹن یا اون سے تیار کردہ نمدا یا غالیچہ) اور اس کے علاوہ چھوٹے پیمانے پر کہیں کہیں ہاتھ سے بُنے کپڑے کی مصنوعات بھی بنائی جاتی رہیں۔

ہاتھ کی کھڈّی سے بنی مصنوعات

پاکستان ہاتھ کی کھڈّی سے بنی مندرجہ ذیل مصنوعات کے لیے مشہور ہے:۔

- ٹیپسٹری Tapestry (دیواروں پر لٹکائے جانے والے کپڑے کی صورت میں ہاتھ سے بُنے نقش و نگار)
- کھاڈی کپڑا لباس بنانے کے لیے
- سُوسی کا کپڑا لباس بنانے کے لیے
- بستر کی چادریں
- کھیس
- دریاں
- قالین
- مُصلّٰی (جائے نماز)

Web version of PCTB textbooks

شکل 8.3: دیوار پر لٹکائی جانے والی ٹیپسٹری (Tapestry)

شکل 8.4: کھڈی کا کپڑا لباس کے لیے

شکل 8.5: سوسی کا کپڑا

شکل8.6:   قالین

شکل8.7:   جائے نماز(مُصلّٰی)

شکل8.8:   سوتی دری

Web version PCTB textbooks

شکل 8.9: کھیس

شکل 8.10: ہاتھ کی کھڈّی سے بنے بیڈکور

8.3 قالین

قالین کی صنعت پاکستان کی بڑی صنعتوں میں سے ایک ہے۔ موجودہ دور میں اس کا شمار پاکستان کی سرِفہرست برآمداتی مصنوعات میں ہوتا ہے۔ مقامی طور پر ہاتھ سے قالین کی بُنائی کو قالین بافی کہا جاتا ہے۔ یہ ملک کی دوسرے نمبر کی سب سے بڑی گھریلو دستکاری اور بڑے پیمانے کی صنعت کاری شمار ہوتی ہے۔

شکل 8.11: قالین بافی

Web version of PCTB textbooks

پاکستان میں تقریباً ہر قسم کے قالین تیار کیے جاتے ہیں۔ جن پر مختلف قسم کے روایتی اور جدید ڈیزائن بنائے جاتے ہیں۔ تاہم بہاول پور میں ایک نیا ادارہ اس صنعت کی ترویج و ترقی کے لیے قائم کیا گیا ہے جو دستکاروں اور نئے طالب علموں کی تربیت کے ذریعے سے ان مصنوعات کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے کوشاں ہے۔

شکل 8.12: ہاتھ سے بنے قالین

Web version of PCTB textbooks

اس خطّے میں اس دستکاری کی تاریخ کافی قدیم ہے۔ یہاں پر اُس زمانے سے اِس کام کو کیا جاتا رہا ہے جب دنیا کی دوسری تہذیبیں اس کام سے تقریباً ناواقف تھیں۔ وادیِ سندھ کی تہذیب کے آثار واضح طور پر بیان کرتے ہیں کہ یہاں کے لوگ بُنائی (weaving) کرنے کے مختلف میٹریل سے بہ خوبی واقف تھے۔ ہاتھ کی کھڈّی سے کی جانے والی قدیم ترین بُنائی قالین بافی کی صورت میں آج تک باقی ہے اور یہ پاکستان کی لوک ثقافت کا ایک اہم حصّہ ہے۔ قالینوں پر طرح طرح کے پُھول دار، جیومیٹریکل اور جدید طرز کے ڈیزائن اس خطّے میں قسم قسم کی ثقافتوں کا نتیجہ ہیں۔

قالین شروع سے ہی اسلامی ثقافت کا حصّہ رہے ہیں۔ بغداد، دمشق، کورڈوا، دہلی اور وسط ایشیائی ممالک میں اس صنعت نے بے مثال ترقی کی۔ قالین بڑے پیمانے پر مساجد اور گھروں کے فرش ڈھانپنے کے لیے استعمال ہوئے اور کبھی کبھی دیواروں پر بھی آراستہ کیے گئے۔

سولھویں صدی کا پہلا حصّہ ایرانی قالین کا سُنہری دور سمجھا جاتا ہے جب بڑے پیچیدہ ڈیزائن سے بھرپور قالین ایران میں فیکٹریوں سے باہر ہاتھوں سے بنائے جاتے تھے۔

اس کے نتیجے میں قالین بافی مشرقی ممالک خاص طور پر ایران اور ترکی میں بہترین فنونِ لطیفہ کے معیار کو پہنچی اور پہلی بار دنیا میں اسلامی قالین کے نام سے جانی گئی۔

مغلیہ دورِ حکومت میں قالین بافی کی نہایت عمدہ مثالیں قائم ہوئیں۔ مغل بادشاہ جہانگیر اور شاہ جہان نے قالین بافی کی بڑے پیمانے پر سرپرستی کی۔ قالین بافی میں ایرانی اور ہندوستانی روایات اور ذوق کا حسین امتزاج مغلیہ دورِ حکومت میں پروان چڑھا اور اس طرح بھارت میں اس صنعت کا کلاسیکل انداز متعارف ہوا۔

مذہبی اور مختلف قسم کی سماجی عمارات میں قالینوں کے بڑے پیمانے پر استعمال کی وجہ سے یہ خطّے کی مشہور دستکاری کے طور پر سامنے آئی۔

1947ء میں جب برِصغیر دو نئے ممالک پاکستان اور بھارت میں تقسیم ہو گیا تب بہت سارے ماہر دستکار اور مسلم قالین ساز ہجرت کر کے بھارت سے پاکستان منتقل ہو گئے اور بڑے شہروں جیسے کراچی اور لاہور کے مضافات میں رہائش پذیر ہوئے اور اس طرح یہ بڑے شہر قالین بنانے والے بڑے مراکز بن گئے اور یہی مہاجرین بعد میں قالین کی صنعت کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی مانند ثابت ہوئے۔

Web version of PCTB textbooks

8.4 چھپائی (Printing)

ٹیکسٹائل کے میدان میں چھپائی کپڑا رنگنے کے کئی ایک مختلف طریقوں کو کہتے ہیں جس میں کپڑے کو مختلف رنگوں میں رنگا جاتا ہے یا ڈیزائن کے مختلف نمونوں سے آراستہ کیا جاتا ہے۔ اس کام کے لیے بہت سی اقسام کا میٹیریل اور خشک رنگوں کا استعمال ہوتا ہے۔ اس کام کی مقدار اور معیار اور بڑے پیمانے پر چھپائی کے کام کے لیے متعدد مشینی اور جدید ٹیکنالوجی کے طریقے کار موجود ہیں۔ اس کے باوجود ہاتھ سے کی جانے والی چھپائی مشہور ہے اور اس کا معیار بھی بہترین ہے۔ پاکستان اور بھارت میں کپڑے پر ہاتھ کی چھپائی کی تاریخ کافی پرانی ہے۔ یہاں پر چوتھی صدی قبل مسیح میں چھپائی ہونے کے شواہد موجود ہیں۔

اس کے علاوہ دنیا کے مختلف حصّوں میں جیسے 300 عیسوی کا ایک بلاک پرنٹ بالائی مصر میں اخمین کے مدفن سے دریافت ہوا۔ کولمبیا کی تہذیب سے پہلے کے کپڑے پر چھپائی کے نمونے میکسیکو اور پیرو سے ملے ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ٹیکسٹائل میں چھپائی کے کئی نفیس نوعیت کے طریقے پروان چڑھے جن میں فنکاروں اور ہنرمندوں کی صلاحیتیں بھی معاون و مددگار رہیں۔ ٹیکسٹائل میں کپڑے کی چھپائی کے بنیادی طور پر چار طریقے ہیں۔ جن میں سکرین پرنٹنگ (Screen Printing)، بلاک پرنٹنگ (Block Printing)، رولر پرنٹنگ (Roller Printing) اور ہیٹ ٹرانسفر پرنٹنگ (Heat Transfer Printing) شامل ہیں ان طریقوں میں رنگوں کا گاڑھا محلول کپڑے کی سطح پر لگایا جاتا ہے اور رنگوں کو کپڑے پر گرمائش اور بھاپ کے ذریعے سے پکّا کیا جاتا ہے اور کپڑے کی دھلائی کے ذریعے سے زائد رنگ کو صاف کیا جاتا ہے۔ مزید برآں پرنٹنگ کے طریقوں کو استعمال کرنے کے کئی ایک انداز ہیں ان میں سے کچھ کافی مشہور ہیں جیسے ڈائریکٹ پرنٹنگ (Direct Printing)، ریزسٹ پرنٹنگ (Resist Printing)، اور ڈسچارج پرنٹنگ (Discharge Printing) وغیرہ۔

ڈائریکٹ پرنٹنگ میں رنگوں کو براہِ راست کپڑے پر لگایا جاتا ہے ریزسٹ پرنٹنگ میں رنگوں کو کپڑے پر ڈیزائن کے نمونوں کے

حساب سے ایک مواد لگایا جاتا ہے جسے کلر ریزسٹ (Colour Resist) کہا جاتا ہے۔کلر ریزسٹ کپڑے پر رنگوں کو جذب ہونے سے روکتا ہے اس طریقۂ کار میں کپڑے پر رنگ صرف اس جگہ پر لگتا ہے جہاں جہاں کلر ریزسٹ نہیں لگایا گیا ہوتا۔ یہ تکنیک نہایت عمدہ اور نفیس نوعیت کی ہوتی ہے جس میں زیادہ مشق اور مہارت کے بل بوتے پر معیاری چھپائی کی جاسکتی ہے۔

ڈسچارج پرنٹنگ میں بُنیادی طور پر سارے کپڑے کو کسی ایک رنگ میں رنگا جاتا ہے اور پھر اس کپڑے کی سطح پر رنگ کاٹ یا رنگوں کو ختم کرنے والے مادے کو پرنٹنگ پیسٹ کے ساتھ ملا کر کپڑے پر ڈیزائن بنائے جاتے ہیں۔ پھر اس کپڑے کو دھویا جاتا ہے ایسا کرنے سے رنگے ہوئے کپڑے کے اُوپر ڈیزائن سفید رنگ میں اُبھرتے ہیں۔

بلاک پرنٹنگ

بلاک پرنٹنگ ٹیکسٹائل میں پرنٹنگ کی ایک قسم ہے جو درحقیقت پرنٹنگ کا براہِ راست طریقہ ہے۔ بلاک پرنٹنگ میں کپڑے پر ڈیزائن اور نمونوں کے پرنٹ حاصل کرنے کے لیے رنگوں کے براہِ راست اطلاق کے لیے لکڑی کا ایک بلاک تیار کیا جاتا ہے۔ بلاک پرنٹنگ کے لیے لازمی طور پر تین اجزا درکار ہیں۔

شکل 8.13: ایک بلاک سے چھپائی کا طریقہ

بلاک پرنٹنگ کی قدیم ترین مثالیں دو ہزار سال پہلے چین سے ملتی ہیں جہاں سے یہ کاریگری ہندوستان تک پہنچ گئی لیکن سو سال بعد بھی یورپ تک نہیں پہنچی۔ انیسویں صدی تک ایشیا میں بلاک پرنٹنگ کا استعمال عام ہو گیا اس کے بعد اس میں جدید ترقیاتی اصطلاحات نے جنم لیا پہلے پرنٹنگ کا یہ طریقہ کپڑے تک محدود تھا بعد میں کاغذ پر بھی استعمال ہونے لگا۔

لکڑی کی مختلف اقسام پرنٹنگ بلاک بنانے کے لیے استعمال کی جاسکتی ہیں جیسے نرم لکڑی، سخت لکڑی، پلائی لکڑی اور درمیانی کثافت

Web version of PCTB textbooks

والے فائبر بورڈ پینل۔ روایتی طور پر لکڑی کے بلاک اس پر ڈیزائن پیٹرن کو تراشنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں ۔لیکن دورِ جدید میں مصنوعی نرم شیٹ جِسے لائنوکٹ(Lino Cut) شیٹ کہا جاتا ہے استعمال کی جاتی ہے۔لکڑی کے بلاک عام طور پر لائنوکٹ شیٹ کے مقابلے میں مضبوط ہوتے ہیں جو کہ کچھ عرصے بعد استعمال کے بعد خراب ہوسکتی ہے۔ اس تکنیک میں ڈیزائن کو مختلف قسم کے کپڑے پر کئی بار لگایا جاتا ہے ایک پیچیدہ پیٹرن اور رنگ دار ڈیزائن بنانے کے لیے ایک سے زیادہ بلاک استعمال کیے جاتے ہیں۔

1۔ لکڑی کی کھدائی کر کے ایک بلاک تیار کریں جس پر ایک پھول دار ڈیزائن واضح ہو جائے۔

2۔ اب رولر یا فوم کے ٹکڑے کے ساتھ لکڑی کے بلاک پر رنگ لگائیں۔

Web version of PCTB textbooks

3۔ اب اس رنگ سے بھرے بلاک کے ذریعے سے کسی کپڑے پر چھپائی کریں۔

4۔ ایک سے زیادہ رنگ کی چھپائی کے لیے دو یا تین بلاک کے ساتھ بھی چھپائی کی جاتی ہے۔

بلاک پرنٹنگ کی مصنوعات

پاکستانی بازاروں میں کئی ایسی مصنوعات دستیاب ہیں جو بلاک پرنٹنگ کے روایتی انداز کے لیے مشہور ہیں مثلاً ہینڈ بیگ، ٹیبل کلاتھ، بیڈ شیٹ، کشن کور، کپڑے اور گھر کی سجاوٹ کے لوازمات وغیرہ۔

Web version of PCTB textbooks

شکل 8.14: بلاک پرنٹنگ کی مصنوعات

اَجرک بلاک پرنٹنگ:

اجرک بلاک پرنٹنگ کا ایک منفرد انداز ہے جو پاکستان کے صوبہ سندھ میں مخصوص ڈیزائن بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اجرک سندھی ثقافت کی ایک خاص علامت بن گئی ہے، اب اجرک کی چادریں، شالیں اور کپڑے پاکستان میں بے حد مشہور ہیں اور بین الاقوامی سیاحوں کے لیے بھی باعثِ کشش ہیں جو صوبہ سندھ کا دورہ کرتے ہیں اور ثقافتی مصنوعات دیکھتے ہیں۔

شکل نمبر 8.15: اَجرک کا پرنٹ

پاکستان میں اَجرک کی تاریخ بہت قدیم ہے جس کا پتا ابتدائی زمانے کی تہذیبوں سے ملتا ہے۔ وادیِ سندھ کے لوگوں نے کپاس اُگانے اور کپڑے بنانے کے طریقے کو فروغ دیا۔ درحقیقت قدیم تہذیبوں کے لوگ کپاس سے کپڑے بنانے کے فن میں مہارت رکھتے تھے۔

شکل نمبر 8.16: اَجرک کا پرنٹ

Web version of PCTB Textbooks

وادیِ سندھ کی تہذیب کے باقیات سے ملنے والے پریسٹ کنگ کے مجسمے کا ایک کندھا اجرک جیسی شال سے ڈھکا ہوا ہے اور اس کا یہ انداز آج کے دور کے سندھی لوگوں کے اجرک کی شال پہننے کے طریقے سے کافی ملتا جلتا ہے۔

دورِ حاضر میں اجرک کے روایتی استعمال کے ساتھ قدیمی ڈیزائن سے مماثلت اس کے قدیمی ہونے کی تصدیق کرتی ہے۔ مصریوں سمیت قدیم لوگوں کے اجرک کے بارے میں کچھ دل چسپ حقائق بھی ہیں وہ اپنے مردوں کو سندھ سے درآمد شدہ اجرک پہناتے تھے جسے وہ سندھین کہتے تھے۔ پانچ سو سال قبلِ مسیح میں، اجرک ایران کے بادشاہ دارا ''اوّل'' کو اس کی تاج پوشی کی تقریب میں پیش کی گئی۔

شکل 8.17: وادیِ سندھ سے تعلق رکھنے والا پریسٹ کنگ کا مجسمہ

شکل 8.18: اَجرک بنانے کا روایتی انداز

Web version of PCTB textbooks

اَجرک کی تیاری اب بھی بہت پرانے اور روایتی انداز میں کی جاتی ہے۔ سندھ کے مقامی لوگوں کے مطابق اجرک کی تیاری کے لیے چار بنیادی انداز ہیں صابونی اجرک، تیلی اجرک، دورنگی اجرک اور کوری اجرک۔

اَجرک بنانے کا عمل

شکل 8.19: لکڑی کے بلاک سے اجرک کی پرنٹنگ

اَجرک کی تیاری جسے مقامی کاری گر چرائی کہتے ہیں اس کا آغاز کپڑے کی دھلائی سے ہوتا ہے۔ دھلائی کے دوران میں کپڑے کو صاف کرنے کے لیے اس کو زمین پر پٹخا جاتا ہے۔ پھر کپڑے کو پانی، تیل، اور سوڈیم بائی کاربونیٹ کے آمیزے میں سات دن تک بھگو دیا جاتا ہے۔ اگلا مرحلہ کپڑے پر چھپائی کا ہے۔ چھپائی کا روایتی انداز رزسٹ پرنٹنگ (Resist Printing) کا قدیمی طریقۂ کار ہے جس میں بہترین رنگ لانے کے لیے اجرک کی چھپائی کپڑے کے دونوں اطراف میں کی جاتی ہے۔ چھپائی لکڑی کے کُھدے ہوئے بلاک کی مدد سے ہاتھوں سے محتاط انداز میں کی جاتی ہے، رنگ خشک ہونے کے بعد اجرک کو سوڈا، واٹر بلیچنگ آمیزے میں دوبارہ دھویا جاتا ہے تاکہ ضرورت سے زیادہ رنگ ختم ہوجائے اور کپڑے میں چمک آجائے۔

8.5 کڑھائی

کڑھائی کے فن کو دستکاری سمجھا جاتا ہے کسی بھی کپڑے کی سطح کو سجانے کا ایک طریقہ ہے خاص طور پر سوئی اور دھاگے کے استعمال سے، یہ بھی مرد اور عورت کے لباس کو سجانے کے قدیم ترین طریقوں میں سے ایک ہے۔ پاکستان میں مختلف علاقوں کی مقامی ثقافت سے جڑی کڑھائی کے کئی انداز ہیں۔ پاکستان اس ہنر کے لیے ہندوستان کی تاریخی وراثت میں حصہ دار ہے لیکن پاکستانی علاقوں کی اپنی انفرادیت اور خوبیاں ہیں۔ مغلوں نے ہندوستان میں کڑھائی کے فن کو نکھارنے میں بے حد تعاون کیا۔ مغلوں نے ہندوستانی ثقافت میں ایرانی انداز کو متعارف کروایا۔ انھوں نے کپڑے کو سجانے کے کئی انداز متعارف کروائے جو مختلف ممالک مثلاً دمشق، استنبول، قاہرہ، بلادِ فارس اور دیگر مسلم ممالک میں پروان چڑھے۔ مغل بادشاہ اکبر کے دربار سے تعلق رکھنے والے سولھویں صدی کے مشہور مؤرخ ابوالفضل نے آئینِ اکبری میں لکھا ہے۔

Web version of PCTB textbooks

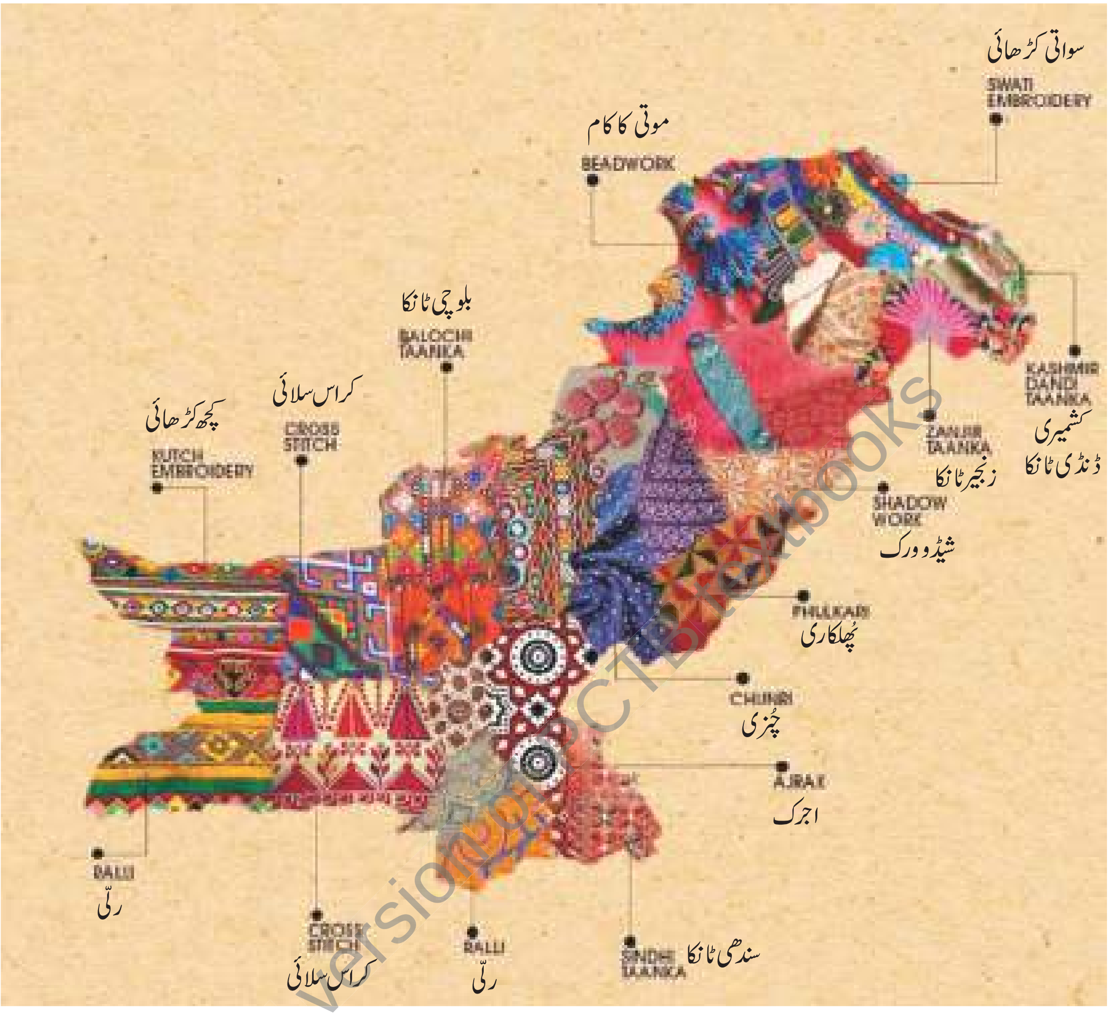

شکل 8.20: پاکستان کے مختلف علاقوں کی مشہور کڑھائیوں پر مبنی نقشہ

Web version of PCTB textbooks

شہنشاہِ اعظم کی توجُّہ کچھ چیزوں پر بہت خاص تھی ان کے پاس ایرانی، عثمانی اور منگول لباسوں کی بہتات تھی خاص طور پر نقشی، سعدی، زردوزی، گوٹا اور کوہرا کے نمونوں پر کڑھائی کے بہترین کام تھے۔

لاہور آگرہ، فتح پور، اور احمد آباد کی شاہی ورکشاپوں میں کپڑوں میں کاریگری کے ایسے عمدہ شاہکار تیار کیے گئے جو آج کے تجربہ کار افراد کو بھی حیرت میں ڈال دیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ عمدہ کپڑے اور لباس کا استعمال اس کے بعد عام ہو گیا، اور ضیافتوں میں خوبصورت کڑھائی والے کپڑے پہننے کا رواج عام ہو گیا۔

کڑھائی کا ہُنر پاکستان کے تقریباً تمام علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ ہندوستان سے کڑھائی کے مختلف انداز اپنانے کے علاوہ پاکستان نے چین، ایران اور افغانستان سے بھی کئی انداز اپنائے ہیں۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان میں کڑھائی کے رجحانات ان چار پڑوسی ممالک کی

روایات کا امتزاج ہیں۔ ہر علاقے کے کام کی اپنی الگ خاصیت ہے۔ اگر ہم دستکاری کی ترقی کا باریک بینی سے مشاہدہ کریں تو ہم دیکھ سکتے ہیں کہ کڑھائی کے مختلف انداز قدیم قبائلی گروہوں میں اپنی شناخت اور انفرادیت کو فروغ دینے کے لیے مقبول ہیں۔ مختلف قبائل نے الگ الگ انداز اپنائے جدید دور میں ان انداز کو مختلف طریقوں سے دیکھا جا سکتا ہے۔ پاکستان میں کڑھائی کے نام بھی علاقوں کی مناسبت سے رکھے گئے ہیں۔

عام طور پر مختلف قسم کے دھاگے کے کام کو کڑھائی اور مقامی انداز میں ٹانکا کہا جاتا ہے۔ درج ذیل میں مشہور ٹانکے دیے گئے ہیں جو مختلف خطوں میں بنائے جاتے ہیں مثلاً:

- سندھی ٹانکا
- بلوچی ٹانکا
- کشمیری ٹانکا
- سواتی ٹانکا

Web version of PCTB textbooks

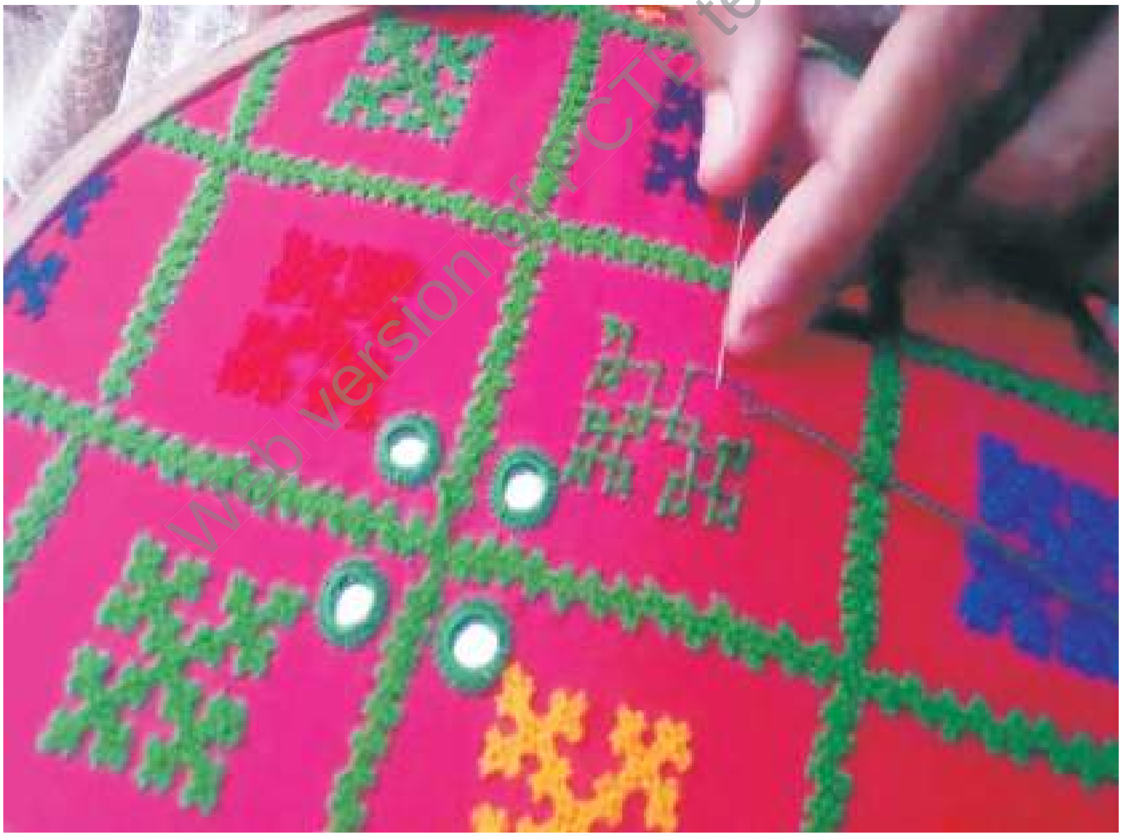

شکل 8.21: سندھی ٹانکا

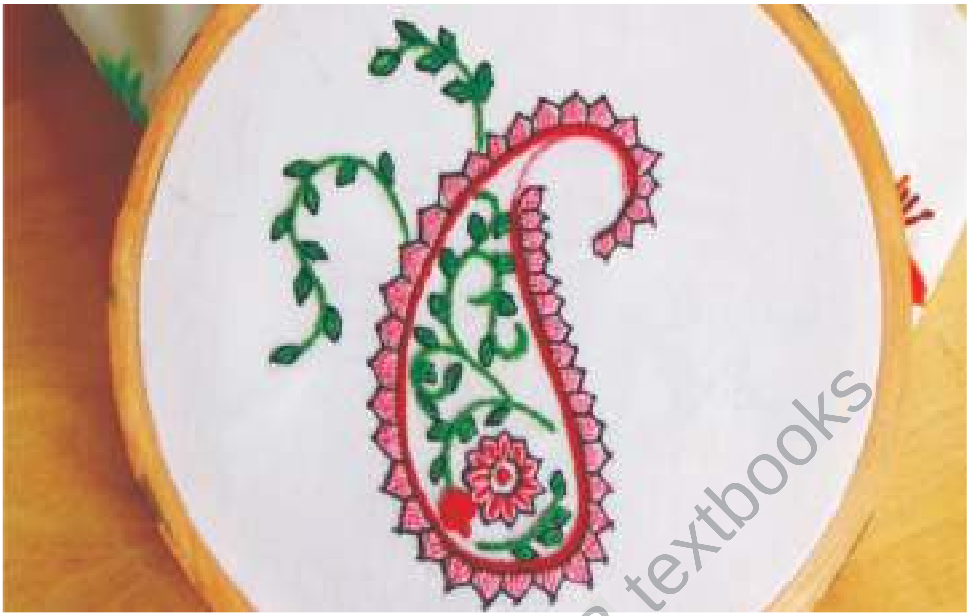

شکل 8.22: کشمیری ٹانکا

شکل 8.23: بلوچی ٹانکا

Web version of PCTB textbooks

مذکورہ بالا کے علاوہ کڑھائی کے متعدد انداز ہیں جو پڑوسی ممالک سے اپنائے گئے ہیں اور مقامی ثقافتوں کے اثر میں تیار کیے گئے ہیں۔مثلاً:

1۔ **پُھل کاری:** پھولوں کو دوپٹوں پر ٹانکنے کا رجحان جو کہ پاکستان اور ہندوستان میں پنجاب کی علاقائی ثقافت سے متاثر ہے۔

2۔ **زردوزی:** ایک قسم کی دھاتی کڑھائی جس میں موتیوں، پتھّروں، سونے اور چاندی کے تاروں کا استعمال شامل ہے۔

3۔ **رلّی:** یہ ایک قسم کا پیچ ورک (Patch Work) ہے جو عام طور پر دوبارہ کارآمد بنائے گئے اور ہاتھ سے رنگے گئے سوتی کپڑے کے ٹکڑوں سے کیا جاتا ہے، صوبہ سندھ رلی کی مصنوعات کے لیے مشہور ہے۔

4۔ **چکن کاری:** لکھنؤ ہندوستان سے شیڈو ورک کڑھائی کی عمدہ قسم۔

5۔ **کراس سلائی:** کڑھائی کے قدیم ترین طریقوں میں سے ایک قسم۔

شکل 8.24: پُھلکاری

Web version of PCTB textbooks

شکل 8.25: زردوزی

شکل 8.26: چکن کاری

Web version of PCTB textbooks

شکل 8.27: رلّی

Web version of PCTB textbooks

8.6 رلّی

رلّی کا لفظ بنیادی طور پر مقامی زبانوں خصوصاً پنجابی سے نکلا ہے۔اس کا مطلب ہے ملانا یا جمع کرنا۔رلّی بنانا روایت کا حصہ ہے اور پاکستان میں سندھی ثقافت کا حصّہ ہے۔ پورے جنوبی ایشیا میں مختلف قبیلوں، دیہاتوں اور قصبوں اور یہاں تک کہ خانہ بدوش علاقوں سے تعلق رکھنے والی ہندو اور مسلم خواتین خصوصی طور پر اس پیچیدہ کام کو تیار کرتی ہیں۔ روایتی طور پر رلّی کو دوبارہ کارآمد بنائے گئے اور ہاتھ سے رنگے گئے سوتی کپڑے کے ٹکڑوں سے کیا جاتا ہے۔

Web version of PCTB textbooks

شکل 8.28: رلی ورک

وادیِ سندھ پاکستان میں رلّی کے بنے ہوئے لحاف کے لیے مشہور ہے اور یہ روایتی دستکاری مغربی ہندوستانی علاقوں میں بھی اتنی ہی مشہور ہے اور ان خطوں کی ثقافتی علامت بن گئی ہے جہاں اسے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ منفرد دستکاری بین الاقوامی سطح پر مقبولیت حاصل کر رہی ہے۔ اب یہ عام طور پر بیڈکور، ہینڈ بیگ، ٹیبل کور اور دوسری مصنوعات کی شکل میں نظر آتی ہے۔ بہت سی جگہوں میں اسے گھروں میں بنایا جاتا ہے لیکن پاکستان میں چھوٹی صنعت کے منصوبوں کی ترقّی اور اس ثقافتی ہُنر سے آگاہی کے ساتھ ہی روایتی دستکاری کے کئی مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ اب کمرشل سیکٹر میں رنگ برنگے ٹیبل رنرز، بیڈکور، لحاف کشن اور تکیوں کی مانگ ہے۔ تجارتی بنیادوں پر رلّی کی پیداوار سندھ پاکستان میں عمرکوٹ اور تھرپارکر کے علاقوں اور بھارت میں گجرات اور راجستھان میں نمایاں ہے۔

پاکستان میں بنیادی طور پر رلّی کی تین مخصوص اقسام ہیں:۔

پیچ ورک(Patch Work)رلّی

یہ ہاتھ سے رنگے ہوئے سوتی کپڑے کے ٹکڑوں سے بنی ہوتی ہے جسے پھاڑ کر چھوٹے مثلث اور چوکور ٹکڑے ایک ساتھ سلائی کیے جاتے ہیں۔ یہ رلّی کی سب سے پرانی اور روایتی قسم ہے اور پورے سندھ میں پائی جاتی ہے۔شاندار رنگوں میں مثلث اور چوکور اشکال ہندسی نمونوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔اس قسم کو مقامی طور پر فرشی رلّی کہا جاتا ہے۔جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ فرش کے لیے ہے۔

شکل 8.29: پیچ ورک رلی

شکل 8.30: پیچ ورک رلی کی تفصیل

Web version of PCTB textbooks

اپلیک (Applique) رلّی

پنجاب کے علاقے میں اپلیک رلّی نے سندھی پیچ ورک رلّی کی جگہ لے لی۔ رلی کی اِس قسم میں سوتی کپڑے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو مختلف پھولوں اور جیومیٹریکل نمونوں کی شکل دی جاتی ہے۔ پھر پیٹرن بنانے کے لیے کپڑے پر سلائی کی جاتی ہے، اگرچہ چمکدار رنگوں کا انتخاب اتنا ہی اہم ہے جیسا کہ ہم سندھی رلّی کے پیچ ورک میں دیکھ سکتے ہیں۔

Web version of PCTB textbooks

شکل 8.31: اپلیک رلّی

کڑھائی والی رلّی:

یہ رلّی کی سب سے وسیع قسم ہے۔ اس کی پیداوار کے مشہور مراکز سندھ کے زرّیں علاقوں میں ہیں جہاں جوگی اور سامی جیسے خانہ بدوش قبائل رہتے ہیں۔ یہ قبائل عموماً پورے پاکستان کا سفر کرتے ہیں اور ہر سال اپنے سامان اور جانوروں کے ساتھ ہندوستان سے ایران ہجرت کرتے ہیں۔ وہ رنگین دھاگوں کے ساتھ سیاہ اور بھورے کپڑے پر مختلف شکلوں اور ڈیزائنوں کے ساتھ کڑھائی والا نمونہ بناتے ہیں۔ یہ دھاگے، پینٹ یا پرنٹ شدہ ڈیزائن کے نمونوں کا تاثر دیتے ہیں۔

شکل 8.23: کڑھائی والی رلّی

Web version of ...

کتابیات

☆ امجد، ایس علی، پینٹرز آف پاکستان، پہلا ایڈ۔(اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، 2000)

☆ آرٹ، https://en.wikipedia.org/wiki/Art#cite_ref-17 ، (20جولائی 2018ء کو رسائی)

☆ پاکستان میں قالین کی ویونگ کی مختصر تاریخ، /https://alrug.com/introduction-carpet-weaving-history-pakistan ، (28 ستمبر 2018ء کو رسائی حاصل کی گئی)

☆ ایک سیکنڈ لیڈی برڈ بک آف نرسری رائمز جس میں فرینک ہیمپسن، ولز اینڈ ہیپ ورتھ لمیٹڈ، لوفبر و، 1996 کی مثالیں ہیں۔

☆ براؤن، پرسی۔ ہندوستانی فنِ تعمیر: اسلامی دور (بمبئی: تاراپوروالا سنز، 1943ء)

☆ بُدھ مت کا سفر، جولیان بودھ اسٹوپا اور خانقاہ، http://www.buddhistravel.com/index.php?id=61,268,0,0,1,0 (رسائی 6 اکتوبر 2018ء)

☆ بلاک پرنٹنگ: تاریخ اور تکنیک، https://study.com/academy/lesson/block-printing-history-techniques-quiz.html ، (یکم اکتوبر 2018ء کو رسائی)

☆ کیری، ڈبلیو سٹورٹ، امپیریل مغل پینٹنگ، (نیو یارک: جارج براز یلر، 1978ء)

☆ داوانی، پوجا "ویونگ ہسٹری"، دی نیوز، https://www.thenews.com.pk/magazine/money-matters/271282-weaving-history (4 اکتوبر 2018ء کو رسائی حاصل کی گئی)

☆ کڑھائی، https://en.wikipedia.org/wiki/Embroidery#cite_note-11 ، (3 اکتوبر 2018ء کو رسائی)

☆ https://www.indus-crafts.com/types-of-rilli.html ، (یکم اکتوبر 2018ء کو رسائی حاصل کی گئی)

☆ فریدہ ایم نے کہا؟ "مرل ایکسٹرا ڈورڈ ینیر"، ڈان، 29 مئی 2016، https://www.dawn.com/news/1260991 (2 اکتوبر 2018ء تک رسائی حاصل کی)۔

☆ حسین، ایس، ایس رحمان، اے ولی، اے گلزار اور ایس جے رحمان۔ "اردو کے نسطلیک لکھنے کے انداز کا گرامر تجزیہ" سینٹر فار ریسرچ اِن اردو لینگوئج پروسیسنگ، فاسٹ نو، لاہور، پاکستان (2002ء)۔

☆ https://archnet.org/sites/2749 (2 اکتوبر 2018ء تک رسائی)

☆ https://archnet.org/sites/2747 (2 اکتوبر 2018ء تک رسائی)

☆ https://walledcitylahore.gop.pk/picture-wall-lahore-fort (رسائی 2 اکتوبر 2018ء)

Web version of PCTB textbooks

☆ http://calligraphykhurshidgohar.com (7 اکتوبر 2018ء تک رسائی)

☆ http://calligraphykhurshidgohar.com/about-us (7 اکتوبر 2018ء تک رسائی)

☆ مارسیلا نیسوم سرہندی، پاکستان میں معاصر پینٹنگ (لاہور: فیروزسنز، 2006ء)

☆ ایم سعید، فریدہ۔"مرل ایکسٹراڈورڈینیر"، ڈان، 29 مئی 2016، http://www.dawn.com/news/1260991 (2 اکتوبر 2018 تک رسائی)

☆ مزارِ قائد مقام، http://www.pakpedia.pk/mazar-e-quaid#ref-link-dt-2، (6 اکتوبر 2018ء کو رسائی حاصل کی گئی)

☆ مینارِ پاکستان: ایک آرکیٹیکچر مارول اینڈ سمبل آف فریڈم، http://www.ameradnan.com/blog/minar-e-pakistan-an-architecture-marvel-and-symbol-of-freedom (15 ستمبر 2018ء کو رسائی حاصل کی گئی)

☆ مَرے، ولیم۔ میرے ساتھ پڑھیں: کھیلوں کا دن، لیڈی برڈ کی کتابیں یو ایس اے، 1993ء

☆ سرفراز، ایمانویل۔ 26 جون 2017ء دی نیشن نے https://nation.com.pk/26-Jun-2017/the-sacred-art-of-calligraphy (7 اکتوبر 2018ء تک رسائی حاصل کی)

☆ سیڈاوے، ایان۔ اب بھی زندگی کیسے کھینچیں: 10 پروجیکٹوں کے ساتھ ابتدائی افراد کے لیے ایک قدم بہ قدم رہنمائی، نیا ہولینڈ پبلشرز برطانیہ، 2003ء

☆ شاہ، دانیال۔ دی ایجلیس اجرک، دی ایکسپریس ٹریبون میگزین، شائع: 27 اپریل 2014ء، https://tribune.com.pk/story/699308/the-ageless-ajrak/، (یکم اکتوبر 2018ء کو رسائی حاصل کی)

☆ ٹیکسٹائل، http://www.businessdictionary.com/definition/textile.html، (15 ستمبر 2018ء کو رسائی حاصل)

☆ جنوبی ایشیائی ہینڈ لومز اور قدرتی رنگ، http://www.the-south-asian.com/jan2005/South_Asian_handlooms.htm (4 اکتوبر 2018ء کو رسائی حاصل کی)

☆ اجرک کی کہانی: تاریخ اور بنانے کا طریقہ، http://www.houseofpakistan.com/2013/09/the-story-of-ajrak-history-and-making، (یکم اکتوبر 2018ء کو رسائی حاصل کی)

☆ ولیمز، رابرٹ۔ راؤنڈ ہینڈ اسکرپٹ خطاطی، https://www.britannica.com/topic/round-hand-script (20 جولائی 2018ء کو رسائی)

☆ کیری، ڈبلیو سٹورٹ، امپیریل مغل پینٹنگ، (نیویارک: جارج براز یلر، 1978ء)

Web version of PCTB textbooks

امتحانات کل نمبر: 100

1۔ تحریری امتحانات

تحریری امتحان کل مختص نمبروں کا 30 فی صد ہوگا۔ سوالات باب نمبر 8،7،6،5، میں سے بنائے جا سکتے ہیں۔ امتحانات یا ٹیسٹ دو طرح کے حصوں پر مشتمل ہو سکتے ہیں ایک حصّہ معروضی (MCQs) یا مختصر سوالات پر مبنی ہوگا۔ دوسرا حصّہ انشائیہ مضامین اور مختصر یا جامع نوٹ پر ہوسکتا ہے۔ تحریری امتحان کے لیے دو گھنٹے کا وقت مختص کیا جاسکتا ہے۔

2۔ عملی کارکردگی کا امتحان/ پریکٹیکل:

عملی/ کارکردگی کا امتحان: عملی امتحان کل مختص کردہ نمبروں کا 70 فی صد (25 فی صد + 25 فی صد + 20 فی صد) لے گا۔ عملی امتحانات کے لیے باب 2، 3، اور 4 پر توجّہ دی جاسکتی ہے۔ اس امتحان کو تین شعبوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

3۔ پینٹنگ/ ڈرائنگ: 25 فی صد (امتحان کا وقت 2 گھنٹے)

4۔ ڈیزائن: 25 فی صد (امتحان کا وقت 2 گھنٹے)

ایک سال کا پورٹ فولیو:

20 فی صد (طلبہ سیشن کے اختتام پر اپنے پورٹ فولیو (Portfolio) پیش کریں گے۔ انھیں چاہیے کہ کام کو محفوظ رکھیں۔ ہر کام پر کلاس ٹیچر کے دستخط ہونے چاہییں۔ اس میں پورے سال کی مشق میں سے بہترین کام ہونا چاہیے۔ (طلبہ مندرجہ ذیل کے مطابق اپنا حتمی پورٹ فولیو تیار کر سکتے ہیں:

10 بہترین ڈرائنگ پریکٹس، 10 بہترین پینٹنگ پریکٹس، 10 بہترین ڈیزائن ورکس۔

Web version of PCTB textbooks

امتحانی سوالات کا نمونہ

باب نمبر 1: آرٹ اور ڈرائنگ کا تعارف

1۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

(i) آرٹ کیا ہے؟

(ii) آرٹ کے عناصر کیا ہیں؟

(iii) آرٹ کے اصول کیا ہیں؟

(iv) آرٹ کے عناصر اور آرٹ کے اصولوں میں کیا فرق ہے؟

(v) آرٹ کی بنیادی شکلیں اور فارمز کیا ہیں؟

2۔ خالی جگہوں کو پُر کرنے کے لیے نیچے دیے گئے آپشن میں سے کوئی ایک جواب منتخب کریں:

(i) فن کئی طرح کی ---------- کا نام ہے۔

(الف) انسانی سرگرمیوں (ب) خطرناک سرگرمیاں (ج) مشکوک سرگرمیاں (د) نصابی سرگرمیاں

(ii) زیادہ تر ڈرائنگ میٹریل یا ٹولز اس سے کہیں زیادہ آسانی سے ---------- بناتے ہیں جتنا کہ وہ ٹون کو بناتے ہیں۔

(الف) لکیری نشان (ب) سرکلر نشانات (ج) مسخ شدہ نشانات (د) عمودی نشانات

(iii) رنگ آرٹ کے سب سے طاقتور ---------- میں سے ایک ہے۔

(الف) تاریخ (ب) عناصر (ج) اصول (د) دلائل

(iv) تین بنیادی رنگ ہیں ----------، ---------- اور ----------

(الف) نیلا، سُرخ اور جامنی (ب) سُرخ، نیلا اور پیلا (ج) پیلا، سبز اور سُرخ (د) بُھورا، سفید، سیاہ

(v) ---------- کسی چیز کی سطح کی خصوصیات کو بیان کرتا ہے۔

(الف) لائن (ب) قدر (ج) بناوٹ یا ٹیکسچر (د) نقطہ

(vi) بنیادی شکلیں دائرہ، مثلث، اور ---------- ہیں۔

(الف) مربع (ب) مستطیل (ج) مکعب (د) تکون

(vii) بنیادی شکلیں ---------- شکلیں ہیں۔

(الف) دو جہتی (ب) تین جہتی (ج) چار جہتی (د) چھ جہتی

(viii) بنیادی فارم ---------- ہیں۔

(الف) تین جہتی (ب) دو جہتی (ج) چار جہتی (د) پانچ جہتی

Web version of PCTB textbooks

(ix) بنیادی شکلیں اسفیئر، کیوب، سلنڈر اور ------------ ہیں۔

(الف) مستطیل (ب) مخروط (ج) مربع (د) مثلث

باب 2: ڈرائنگ اور اسکیچنگ

1۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

(i) ڈرائنگ کی اقسام پر ایک مختصر نوٹ لکھیں؟

(ii) ڈرائنگ میں استعمال ہونے والے سامان کے نام لکھیں۔

2۔ ڈرائنگ کے عملی امتحان کے سوالات:

(i) درج ذیل تصویروں میں سے کسی ایک کی بنیادی شکل بنائیں:

(الف) سیب (ب) فٹ بال (ج) پنسل

(ii) درج ذیل میں سے ایک کی مکمل ڈرائنگ بنائیں:

(الف) میز پر سبزیوں کی ٹوکری (ب) ایک میز پر ایک پیالا یا گلاس (ج) میز پر ایک سیب، ایک کیلا اور سنترا

3۔ ایک کپ کے ساتھ بوتل کی تصویر بنائیں۔

باب 3: پینٹنگ کی مشق

1۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

(i) پینٹنگز کی اقسام پر ایک مختصر نوٹ لکھیں؟ (ii) مکس میڈیا کیا ہے؟

(iii) ڈیجیٹل پینٹنگ کیا ہے؟

2۔ پینٹنگ کے عملی امتحان کے سوالات:

(i) مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک کی آبی رنگوں (Watercolor) سے اسٹل لائف (Still Life) پینٹ کریں:

(الف) چائے کے برتن اور کپ (ب) سیب اور بوتلیں (ج) میز پر گل دستہ

(ii) مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک کا استعمال کرتے ہوئے آبی رنگوں اور سیاہی اور قلم کا استعمال کرتے ہوئے اسٹل لائف کو پینٹ کریں:

(الف) میز پر سرخ کپڑے کے ساتھ گل دستہ

(ب) پیلے کپڑے سے ڈھکے ہوئے میز پر مالٹے کے ساتھ پانی کا گلاس

(ج) نارنجی کپڑے سے ڈھکی میز پر ایک گل دستہ، پانی کا سیٹ اور ایک جگ

(iii) آبی رنگوں کا استعمال کرتے ہوئے پینٹنگز بنائیں یا درج ذیل میں سے کسی ایک میں سے اپنی پسند کا مکس میڈیا کریں:

(الف) باغ میں پھولوں کے گملے (ب) پھولوں کے پودوں کے ساتھ باغ کا منظر

(ج) آپ کی اپنی پسند کا منظر

Web version of PCTB textbooks

باب 4: گرافک ڈیزائن کا تعارف

1۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

(i) آپ گرافک ڈیزائن کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

(ii) خطّاطی کی اصطلاح اور اس کے استعمال کے بارے میں آپ کی کیا سمجھ ہے؟

2۔ ڈیزائن کے عملی امتحان کے سوالات:

(i) اقبال کی شاعری کا کوئی شعر اُردو نستعلیق میں لکھیں؟

(ii) گول اسکرپٹ (Round Script) میں انگریزی محاورہ لکھیں؟

(iii) درج ذیل میں سے کسی ایک عنوان کے بارے میں پوسٹر بنائیں (اپنی پسند کی کسی بھی تکنیک یا مواد کا استعمال کرتے ہوئے)

(الف) COVID-19 سے آگاہی (ب) کالج یا سکول میں کوئی بھی تقریب

(ج) بسنت کا تہوار (د) انسانی حقوق

(iv) مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک طریقہ کے مطابق ٹیکسٹائل ڈیزائن کے لیے ریپیٹ پیٹرن بنائیں؟

(الف) بلاک ریپیٹ جیومیٹریکل (ب) مرر ریپیٹ (ج) افقی ریپیٹ

باب 5: پاکستان میں فنِ تعمیر کی تاریخ

1۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

(i) موہنجوداڑو میں عظیم حمام پر ایک مختصر نوٹ لکھیں؟ (ii) آپ جولین خانقاہ کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

(iii) قلعۂ لاہور کی مختصر تفصیل لکھیں؟

(iv) درج ذیل میں سے کسی پر ایک نوٹ لکھیں؟

(الف) تصویری دیوار (ب) شیش محل (ج) نولکھا پویلین

(v) بادشاہی مسجد لاہور پر ایک نوٹ لکھیں؟

(vi) آپ محمد علی جناح (رحمۃ اللہ علیہ) کے مزار کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

(vii) مینار پاکستان پر ایک مختصر نوٹ لکھیں؟

2۔ خالی جگہوں کو پر کرنے کے لیے نیچے دیے گئے آپشن میں سے کوئی ایک جواب منتخب کریں:

(i) مہرگڑھ، ہڑپہ اور موہنجوداڑو کا شمار ـــــــــــــــــــــــ کے قدیم ترین شہروں میں ہوتا ہے۔

(الف) وادی سندھ کی تہذیب (ب) یونانی تہذیب (ج) میسوپوٹیمیا تہذیب (د) مصری تہذیب

(ii) عظیم غسل خانہ (Great Bath) ـــــــــــــــــــــــ کے لیے بہت اہمیّت کی حامل عمارت ہے۔

(الف) وادیِ سندھ کی تہذیب (ب) رومی تہذیب (ج) میسوپوٹیمیا تہذیب (د) مصری تہذیب

Web version of PCTB textbooks

(iii) مہرگڑھ، ہڑپہ اور موہنجوداڑو ــــــــــــــــ کے قدیم ترین شہروں میں شمار ہوتے ہیں۔

(الف) وادیِ سندھ کی تہذیب (ب) یونانی تہذیب (ج) میسوپوٹیمیا تہذیب (د) مصری تہذیب

(v) جولین خانقاہ بدھ مت کا ایک اہم مقام ہے جو ــــــــــــــــ میں واقع ہے۔

(الف) راولپنڈی (ب) ہری پور، ٹیکسلا (ج) پرانا شہر، لاہور (د) اسلام آباد

(vi) مغل بادشاہ اکبر نے حکمتِ عملی کی وجہ سے اپنا دربار فتح پور سیکری سے ــــــــــــــــ منتقل کر دیا۔

(الف) لاہور (ب) ملتان (ج) آگرہ (د) دہلی

(vii) لاہور قلعہ لاہور کے ــــــــــــــــ میں واقع ہے۔

(الف) انارکلی بازار (ب) فصیلِ شہر (Walled City)، لاہور (ج) منٹو پارک لاہور (د) مضافات

(viii) تصویری دیوار جہانگیر نے 1624ء میں بنائی اور 1631ء میں ــــــــــــــــ کے دور میں مکمل ہوئی۔

(الف) اکبر (ب) شاہ جہاں (ج) بابر (د) امیر تیمور

(ix) نولکھا پویلین مکمل طور پر سنگِ مرمر سے بنایا گیا ہے، اور اپنی ــــــــــــــــ کے لیے قابلِ ذکر ہے۔

(الف) فلیٹ چھت (ب) گہری خم دار چھت (ج) نوکیلی چھت (د) اونچی چھت

(x) موتی مسجد کو ــــــــــــــــ بھی کہا جاتا ہے۔

(الف) پرل مسجد (ب) جامع مسجد (ج) نئی مسجد (د) بڑی مسجد

(xi) لاہور کی بادشاہی مسجد ــــــــــــــــ نے بنائی تھی۔

(الف) جلال الدین اکبر (ب) اورنگ زیب عالم گیر (ج) شاہ جہاں (د) ہمایوں

(xii) بادشاہی مسجد تک رسائی ایک باغ سے ہوتی ہے جسے ــــــــــــــــ کہا جاتا ہے۔

(الف) بادامی باغ (ب) حضوری باغ (ج) شالامار باغ (د) جناح باغ

(xiii) ــــــــــــــــ میں پاکستان کے صدر محمد ایوب خان نے محمد علی جناح (رحمۃ اللہ علیہ) کے مزار کی بُنیاد رکھی۔

(الف) 1970ء (ب) 1980ء (ج) 1960ء (د) 1990ء

(xiv) محمد علی جناح (رحمۃ اللہ علیہ) کے مزار کا آرکیٹیکچرل ڈیزائن ایک ــــــــــــــــ نے تیار کیا تھا۔

(الف) ترک معمار ویدات ٹیک (ب) ہندوستانی ماہر تعمیرات مسٹر یحییٰ مرچنٹ

(ج) پاکستانی معمار نیئر علی دادا (د) انگلش معمار

(xv) محمد علی جناح (رحمۃ اللہ علیہ) کے مزار میں ــــــــــــــــ قبریں ہیں۔

(الف) چھ (ب) پانچ (ج) چار (د) تین

(xvi) مینارِ پاکستان ایک ــــــــــــــــ ہے جو 23 مارچ 1940ء کے دن کی یاد میں تعمیر کیا گیا تھا۔

(الف) سادہ مینار (ب) منفرد مینار (ج) چھوٹا مینار (د) قطب مینار

Web version of PCTB textbooks

(xvii) مینا پاکستان کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں معمار ناصر الدین مورت خان، سٹرکچرل انجینئر اے رحمان نیازی اور میاں عبدالخالق کی کنٹریکٹ کمپنی نے بنایا تھا۔

(الف) 1960ء سے 1968ء (ب) 1970ء سے 1978ء (ج) 1950ء سے 1955ء (د) 1990ء سے 1995ء

(xviii) مینار پاکستان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فٹ اونچے گول شکل کے پلیٹ فارم پر کھڑا ہے۔

(الف) 15.100فٹ (ب) 24.26فٹ (ج) 24.30فٹ (د) 25.2فٹ

باب 6: جنوبی ایشیا میں پینٹنگ کی تاریخ

1۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

(i) اجنتا غاروں کی دریافت پر ایک مختصر نوٹ لکھیں؟

(ii) اجنتا غاروں میں دیواری پینٹنگز پر ایک نوٹ لکھیں؟

(iii) مغل پینٹنگز پر ایک وضاحتی نوٹ لکھیں؟

(iv) مغل مصوری کے درج ذیل دور میں سے کسی ایک پر نوٹ لکھیں؟

(الف) اکبر کا دور (ب) جہانگیر کا دور (ج) شاہ جہاں کا دور

(v) آپ حاجی محمد شریف کی پینٹنگز کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

(vi) عبدالرحمن چغتائی کی پینٹنگز پر نوٹ لکھیں؟

(vii) پاکستانی مصور اللہ بخش پر ایک نوٹ لکھیں؟

(viii) شاکر علی کی تجریدی پینٹنگز پر ایک مختصر نوٹ لکھیں؟

(ix) صادقین کی مشہور پینٹنگز پر ایک نوٹ لکھیں؟

(x) درج ذیل میں سے کسی ایک فنکار کے بارے میں مختصر نوٹ لکھیں؟

(الف) ظہور الاخلاق (ب) اینا مولکا احمد

2۔ خالی جگہوں کو پُر کرنے کے لیے نیچے دیے گئے آپشن میں سے کوئی ایک جواب منتخب کریں:

(i) اجنتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کا ایک مشہور مقام ہے۔

(الف) چھوٹے غاروں (ب) چٹانوں سے کٹے ہوئے غاروں (ج) مٹّی کے غاروں (د) قدرتی غاروں

(ii) اجنتا غار کی پینٹنگز ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے مختلف ادوار کو پیش کرتی ہیں۔

(الف) گوتم بدھ کی زندگی (ب) شکار کے مناظر (ج) مغلوں کی زندگی (د) کیلی گرافی

(iii) مغل مصوری مصوری کا ایک خاص انداز ہے جسے عام طور پر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

(الف) منی ایچرز (ب) میورلز (ج) فریسکوز (د) موزیک

Web version of PCTB textbooks

(iv) جب ہمایوں ہندوستان واپس آیا تو وہ اپنے ساتھ فارسی کے دو ماہر فنکاروں ـــــــــــــــــــــــــــ کو لے کر آیا

(الف) شیریں قلم اور نادرالزماں (ب) میر سید علی اور خواجہ عبدالصمد

(ج) ابوالحسن اور بساون (د) منصور اور منوہر

(v) ـــــــــــــــــــــــــــ کے دور کو مغل مصوری کا سنہری دور سمجھا جاتا ہے۔

(الف) بابر (ب) جہانگیر (ج) اورنگ زیب (د) ہمایوں

(vi) چغتائی کا مرقّع چغتائی ـــــــــــــــــــــــــــ کا تصویری ایڈیشن تھا۔

(الف) ابنِ انشاء کی شاعری (ب) دیوانِ غالب (ج) کلیاتِ جامی (د) بوستان

(vii) 1968 میں چغتائی کی ایک اور اشاعت ـــــــــــــــــــــــــــ سامنے آئی جو علامہ اقبال کے اشعار پر مشتمل تھی۔

(الف) عمل چغتائی (ب) داستانِ امیر حمزہ (ج) طوطی نامہ (د) داراب نامہ

(viii) ـــــــــــــــــــــــــــ بیسویں صدی کے وسط میں پاکستان میں جدید فن کے علمبردار کے طور پر ابھرے۔

(الف) اللہ بخش (ب) شاکر علی (ج) حاجی شریف (د) گُل جی

(ix) ـــــــــــــــــــــــــــ مختلف سرکاری عمارتوں میں نصب بڑے میورل کے لیے مشہور ہیں، جیسے منگلا میں ان کا ٹائمز ٹریژر میورل اور لاہور میوزیم کی چھت۔

(الف) شاکر علی (ب) صادقین (ج) معظّم علی (د) حاجی شریف

(x) ـــــــــــــــــــــــــــ شاکر علی سے متاثر ہو کر ان کے فن کے ایک بڑے پیروکار بنے۔

(الف) ظہورالاخلاق (ب) اللہ بخش (ج) چغتائی (د) خورشید گوہرِ قلم

(xi) ـــــــــــــــــــــــــــ کی پینٹنگز میں کھردرے اور موٹے برش اسٹروک ہیں جو دوسرے رنگوں کے ساتھ ملائے بغیر پیلیٹ نائف کے ساتھ لگائے جاتے ہیں۔

(الف) زبیدہ آغا (ب) اینا مولکا احمد (ج) حاجی شریف (د) اللہ بخش

باب 7: پاکستان کے ماسٹر خطّاط

1۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

(i) صادقین کی خطّاطی کے بارے میں ایک مختصر نوٹ لکھیں؟

(ii) آپ شاکر علی کی مصوّرانہ خطّاطی کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

(iii) خورشید عالم گوہرِ قلم کا فنِ خطّاطی کے بارے میں ایک مختصر مضمون لکھیں؟

(iv) گُل جی کی خطّاطی پر ایک وضاحتی نوٹ لکھیں؟

Web version of PCTB textbooks

2۔ خالی جگہوں کو پُر کرنے کے لیے نیچے دیے گئے آپشن میں سے کوئی ایک جواب منتخب کریں:

(i) عربی اور اُردو حروف ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کی خطّاطی میں نوک دار بلیڈ اور اسپائکس کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

(الف) گُل جی (ب) صادقین (ج) اللہ بخش (د) اینا مولکا احمد

(ii) صادقین کے ساتھ ساتھ، ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نے مصوری کی طرز پر خطاطی کو متعارف کرایا۔

(الف) اللہ بخش (ب) شاکر علی (ج) حاجی شریف (د) چغتائی

(iii) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کا خطاب خورشید عالم کو پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر غلام نظام الدّین نے عطا کیا۔

(الف) گوہر قلم (ب) شیریں قلم (ج) نادرالزّماں (د) وقار ملک

(iv) گُل جی پیشے کے اعتبار سے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تھے۔

(الف) ڈاکٹر (ب) سول انجینئر (ج) الیکٹرک انجینئر (د) وکیل

(v) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نے نیشنل کالج آف آرٹ میں خطّاطی کے پروفیسر کے طور پر کئی سال تک پڑھایا۔

(الف) گُل جی (ب) گوہر قلم (ج) چغتائی (د) حاجی شریف

باب 8: ٹیکسٹائل: بُنائی، پرنٹنگ اور کڑھائی

1۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

(i) بُنائی کیا ہے؟

(ii) ہینڈلوم (Handlooms) اور اس کی مصنوعات پر مختصر نوٹ لکھیں؟

(iii) بلاک پرنٹنگ کیا ہے؟

(iv) اَجرک کیا ہے؟

(v) مختلف قسم کی کڑھائی اور ٹانکوں کے نام لکھیں۔

(vi) آپ رلّی کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

کثیرالانتخابی سوالات (MCQs):

2۔ خالی جگہوں کو پُر کرنے کے لیے نیچے دیے گئے آپشن میں سے کوئی ایک جواب منتخب کریں:

(i) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کا تعلق کپڑے یا کپڑوں کی تیاری سے ہے۔

(الف) پرنٹنگ (ب) ٹیکسٹائل (ج) پینٹنگ (د) ڈرائنگ

(ii) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کا طریقہ تکنیکی طور پر درست زاویے میں دو تاروں یا دھاگوں کو آپس میں ملانے کے طور پر بیان کیا جاتا ہے: ایک عمودی اور ایک اُفقی دھاگا۔

(الف) بلاک پرنٹنگ (ب) بُنائی (Weaving) (ج) نقش و نگار (د) منی ایچر

Web version of PCTB textbooks

(iii) بُدھ مت کے دور سے ہینڈلوم اور ہاتھ سے بنے ہوئے کمبل کے مرکز کے طور پر جانا جاتا ہے۔

(الف) سوات (ب) ملتان (ج) کراچی (د) لاہور

(iv) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لکڑی کا ایک چھوٹا سا ڈھانچہ ہے جو ہاتھ سے بنے ہوئے ٹیکسٹائل کی مصنوعات کو ہاتھ سے بنائی کے مختلف طریقوں سے بنانے میں مدد کرتا ہے۔

(الف) ٹیکسٹائل (ب) ہینڈلوم (ج) بھٹہ (د) رلّی

(v) گاندھی نے ہاتھ سے بنے ہوئے کپڑے کو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے نام سے زندہ کیا۔

(الف) کپاس (ب) کھادی یا کھدر (ج) کھیس (د) درّی

(vi) مندرجہ ذیل سے کون سا ہینڈلوم پروڈکٹ ہے؟

(الف) لباس کے لیے سوتی کپڑا (ب) جاماوار (ج) زردوزی (د) پُھل کاری

(vii) ہاتھ سے بنے ہوئے قالین کی تیاری کو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہا جاتا ہے۔

(الف) نقاشی (ب) قالین بافی (ج) موزیک (د) رلّی

(viii) ٹیکسٹائل میں، ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مختلف تکنیکوں کے ایک سیٹ کا نام ہے جس کے ذریعے سے کسی کپڑے کو رنگ روغن یا ڈیزائن کے نمونوں سے سجایا جاسکتا ہے۔

(الف) پینٹنگ (ب) پرنٹنگ، چھپائی (ج) سلائی (د) کڑھائی

(ix) بلاک پرنٹنگ میں، ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کپڑے پر ڈیزائن اور پیٹرن کے پرنٹس حاصل کرنے کے لیے رنگوں کو براہِ راست لگانے کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔

(الف) ایک لکڑی کا بلاک (ب) ایک لکڑی کی چھڑی (ج) کاغذ کا ایک بلاک (د) ایک پلاسٹک کا ٹکڑا

(x) سندھ کے مقامی لوگوں کے مطابق ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کی تیاری کے لیے چار بنیادی طریقے ہیں۔ صابونی، تیلی، دورنگی اور کوری

(الف) رلّی (ب) اجرک (ج) سوسی (د) پھلکاری

Web version of PCTBtextbooks

فرہنگ

آثارِ قدیمہ	ماضی کی انسانی زندگی، سرگرمیوں اور نوادرات اور پرانی عمارتوں کا مطالعہ
آئینہ کاری	شیشے یا آئینے کو کاٹ کر کسی سطح پر نقش و نگار بنانا
اسٹائلائزڈ (stylized)	سجاوٹی اور غیر حقیقی
اسٹوپا (Stupa)	ایک ٹیلے کی طرح یا ہیمیسیفیریکل ڈھانچہ کی عمارت جسے بدھ مت مذہب کے پیروکاروں نے ایک مقدس مقام یا عبادت گاہ کے طور پر بنایا
ایوان	بڑا اور اونچا دروازہ
سیبل ہیر برش (Sable hair brush)	جانوروں کے بالوں سے بنائے گئے برش
بریکیٹ (Bracket)	عمارتوں میں بنائے گئے چھجے یا شیڈز کے نیچے ایک ایسا حصہ جو چھجے کو سہارا دیتا ہے بریکیٹ کہلاتا ہے۔
بیم (Beam)	چھتوں کی تعمیر میں استعمال ہونے والے شہتیر
پناہ گاہ	چھپنے کی جگہ یا محفوظ جگہ
پرچین کاری / پیٹرا ڈیورا (Petra Dura)	پتھر یا لکڑی کی سطح کو کاٹ کر کسی قیمتی پتھر یا دھات کا جڑاؤ کام
تجریدی مصوری	مصوری کی وہ قسم جس میں بصری حقیقت سے دور تصویر کشی کی جاتی ہے اور اس کے حصول کے لیے شکلوں، رنگوں، نشانات اور اشاروں کنایوں کا استعمال نظر آتا ہے۔
ٹریٹ (Turret)	عمارتوں کی چھتوں کے اوپر بنائی جانے والی چھوٹی دیواروں کے اوپر محرابی یا مستطیلی ڈھانچے جو عام طور پر پرانی عمارات یا قلعوں وغیرہ میں بنائے جاتے تھے۔
ٹیمپرا (Tempera)	پینٹنگ کرنے کا ایک پرانا طریقہ جس میں انڈے کی زردی کو استعمال کرتے ہوئے جلد خشک ہونے والے مبہم آبی رنگوں کو پکا کیا جاتا تھا۔
جمالیات (Aesthetic)	فلسفہ کی وہ شاخ جو خوبصورتی اور فنی ذوق کے اصولوں سے متعلق ہے۔
خانقاہ (Monastery)	مذہبی منتوں کے تحت رہنے والے راہبوں کی ایک جماعت کے زیر قبضہ عمارت یا عمارات
سارکوفیگس (Sarcophagus)	ایک پتھر کا تابوت، جو عام طور پر مجسمہ یا نوشتہ سے آراستہ ہوتا ہے۔
سنگِ ابری	سنگِ مرمر کی چمکتی ہوئی ایک قسم
سینوٹاف (Cenotaph)	کسی اور جگہ دفن ہونے والے کی یادگار یا خالی قبر، خاص طور پر جنگ میں مرنے والے لوگوں کی یادگار

Web version of PCTB textbooks

صور	آواز پیدا کرنے کا ایک خدائی آلہ جس سے حضرت اسرافیل قیامت کے روز پھونکیں گے
فکسٹیو (Fixativ)	خاکہ کشی یا پینٹنگ کے رنگوں کو پکا کرنے یا محفوظ کرنے کا مواد
فریسکو (Fresco)	دیوار یا چھت پر گیلے پلاسٹر پر آبی رنگ کی مدد سے تیزی سے کی جانے والی پینٹنگ
فینیئل یا قبہ (Finial)	کسی گنبد کی چھت یا چوٹی پر نصب کیا جانے والا سجاوٹی حصہ
کپولا (Copula)	چھوٹے میناروں کے اوپر بنائے جانے والے چھوٹے چھوٹے گنبد اور چھجے
کرنتھین (Corinthian)	اکینتھس کے پتوں کی شکل کے نقش و نگار جو قدیم یونانی شہر کورنتھ Corinth میں عمارتوں کے ستونوں کی سجاوٹ کے لیے بنائے گئے۔
محراب (Arch)	عمارتوں کے گول ماتھا دروازے اور کھڑکیاں/محراب عمارتوں میں بنائی جانے والی ایک ایسی ساخت ہوتی ہے جو اوپر کی طرف سے خم دار یا نوک دار ہوتی ہے اور اس کے نیچے دونوں طرف ایک ایک ستون یا پوسٹ کا سہارا ہوتا ہے
گرافک آرٹ (Graphic Art)	فائن آرٹ کا ایک شعبہ، گرافک آرٹ بصری فنکارانہ اظہار کی ایک وسیع رینج کا احاطہ کرتا ہے، عام طور پر دو جہتی سطح پر تیار کیا جاتا ہے جیسے پوسٹر اور اشتہار سازی، وغیرہ۔
گلیز (Glaze)	مٹی کے برتنوں یا دیگر اشیا کی اوپری سطح پر شیشے کے پاوڈر سے حاصل کی گئی چمکدار تہہ
گوندعربی (Gum Arabic)	درختوں کی چھال سے حاصل کی گئی قدرتی گوند
مخطوطہ	ایک کتاب یا دستاویز، جو ہاتھ سے لکھی گئی ہو۔
میورل (Mural)	بڑے سائز کی پینٹینگ
موزیک (Mosaic)	چھوٹے چھوٹے پتھروں، ٹائلوں، شیشے یا پلاسٹک کے ٹکڑوں کو جوڑ کر بنائے جانے والے نقش و نگار یا تصاویر
مونوکروم (Monochrome)	کسی ایک ہی رنگ کی مختلف شیڈز
پرسپیکٹیو (Perspective)	کسی فلیٹ یا دو جہتی سطح پر گہرائی کا تاثر
نوادرات	ہاتھ سے بنی ثقافتی چیز، خاص طور پر آثار قدیمہ کی کھدائی سے ملنے والی شے۔
وصلی	ہاتھ سے بنایا جانے والا ایک روایتی کاغذ جو بہت سے کاغذوں کو جوڑ کر بنایا جاتا ہے۔
ہیو (Hue)	رنگ

Web version of PCTB textbooks